لننزعن من کل شیعۃ ایہم اشد علی الرحمن عتیا

الحمد للہ کہ رسالۂ قاصمۂ [illegible] مقالۂ حاسمۂ مواد اقشاب موسومہ

[illegible]

۱۲۷۹

بفرمایش بعضی احباب و بخواہش برخی اولی الالباب

در شہر لکھنؤ بمطبع علوی علی بخش خان بحلیۂ [illegible] پوشید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللهم انی اصول وبك احول فانصرنا علی القوم الکافرین وأصل علی افضل رسلك محمد خیر البریة
وآلہ الطیبین وصحبہ البررة غزاة الکفرة والمشرکین پستر از باب تفضل و مہر بستر نہیں کہ مطابق دفعہ
۲۹۸ مندرجہ باب پانزدہم تعزیرات ہند حکام عالیمقام کو اہتمام تمام ہی کہ کوئی دین اور مذہب کے علت کسی
اہل نحلت یا اصحاب ملت سے نہ الجھی کیونکہ محال ہی کہ بجز تائید غیبی یہ مقدمہ سلجھی با وصف اوسکے یہ ہر نیکی تعالی خلاف حال
اظہر من الشمس او ابین من الامس ہی الحکم ؎ بنیم بیضہ کہ سلطان ستم روا دارد زنند لشکریانش ہزار مرغ بسیخ
انکا دیکھا دیکھی ملا زمان قبلہ متشیعین کعبہ متمتعین یعنی یہ علمای کینہ و فتنہ [illegible] اہلبیت نظام یا حب الشر امام ثالث عشر
جامع بین الظہر والعصر جناب مجتہد الزمان والعصر اذاقہ اللہ حلاوة الانصاف واناقہ عن مرارة الاعتساف نے کچھ اوراق پریشان
مبحث وطی ادبار نسوان مین بفرمایش بعض عمائد زمان مسامی الدخود شان چھپوائی کینہ سینہ کو کہ نسبت باہل سنت دیرینہ ہی بضمن
تعریضات شنیعہ اور تشنیعات فظیعہ ظہور مین لائی فالحمد للہ ؎ ذکر میرا مجھسے بہتر ہی کہ اوس محفل مین ہی [illegible] رتبہ کہنے کا
میری دیکھو کہ اونکی دل مین ہائے پو اوسکی جسارت پھر بھی بجا ہی کہ حاکم انکا آشنا ہی ؎ صد کہنہ گردم باین
جرأت کہ حاکم آشناست؛ پر حیرت ہی کہ ذات شریف کس طمانیت پر یہ دلیریان فرما رہی ہین دال مین کچھ کالا
نظر آتا ہی ؎ ل ہمانروز ترا دشمن جانی دانست؛ کہ ترا دوست فلانی و فلان دانست؛ بہر حال
بعد شیوع [illegible] مجموعہ بعض خواص [illegible] اکثر عوام کالانعام کو تردد پیش آیا کہ امر لایعنی بالعکس کیا بمعنی
بتکلیف [illegible] رخصت دفع اوہام اور رفع اتہام ناگزیر اور ناکام ہوا ؎ ساقیا گو لگ
رہا ہی چل چلاؤ [illegible] ملک بس چل سکی ساغر چلی؛ ہر چند عدم حلفی سرکار متصور اور متخیل ہی لیکن بادی کا نہ بادی ہے

هنگام گیر ودار بہلی وہ خطا وار ہی پہر آخر کار ع گو مشت خاک ما ہم برباد رفتہ باشد؛ اب کارپردازان کارگاہ جہان
اور تاریابان بارگاہ ذات العماد کی حضور مین گذارش ہی کہ اگرچہ داب و آداب ملازمان عالیجناب سے معلوم ہی کہ یہ چالاک و چابک
کسی [illegible] کی سہام کا نشانہ ہی ؎ بہر رنگیکہ خواہی جامہ می پوش ؛ من انداز قدت را می شناسم ؛ پر مضمون عبرت مشحون ع
کہ زر قلب ہر کس کہ دہی باز دہد ؛ یاد رہی تلافی آیندہ باعث تکدر نہو ؎ عوض یوسفکی ہمنی گالیان دین یا کہ حساب نی ؛ ذرا
انصاف تو کیجیے کالا کسنی شروع کیا پہلے ؛ پہر حضرات ملتشیعین کے خدمات مین التماس ہے کہ اس عجالہ کو بغور مطالعہ مین لائین اور الا انصاف
خیر الاوصاف کو کار فرمائین ع الا اگر جان انصاف پر ظلم کی بار آئیگی کہو نٹیکی بلا بندر کی سر جائیگی زمانہ اور ہی اور قانون بطور ؎
حاکم کیا خدائی ہی اب ہمیتہ تیر اور پنجہ لکہنؤ ہی آج وہی کانپور ہے؛ تمکو اگر نکالیگا در گنگ جاؤ گی مین نکلونگا تو خانہ کعبہ حضور ہے؛ ہجرت کرونگا
وہان بہی مہاجر کہاؤنگا؛ لعنت بلکہنؤ کہ وہ دار الشرور ہے؛ ہہنا قد تم العرض فالآن اشرع فی المقصود والغرض مسمیا
للرسالۃ بالعقاب لآل الکذاب متوکلا علی رب کریم ولا حول ولا قوۃ الا بفضلہ العظیم اعوذ باللہ من
الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم قال المجتہد المعزول مخفی نماند کہ مسئلہ مذکورہ در طریق ہر دو فریق خلافی ست
بعضے از علمای ما مانند قمیین و ابن حمزہ و شیخ ابو الفتوح رازی و راوندی در کتاب لباب سید ابو المکارم صاحب بلابل القلاقل و فاضل آبی
تلمیذ محقق و غیر ایشان حرام میدانند و برخی از فقہای ما آنرا مکروہ بکراہت شدیدہ مغلظہ دانستہ اند ؛ و بحول اللہ اقول
مسئلہ مذکورہ عبارت ہی وطی فی الادبار سے اور مراد فریقین سے دو فرقہ ہین ایک شیعہ نیک ذات دوسرا اہلسنت صاحب نجات کہ
باتفاق محققین چار مین منحصر ہی اسیوطی و دران حق انہین چار و نمین مسلم اور منحصر ہی و لو بالتشکیک الموجب فی الحقیقۃ الاولیۃ
والاولویۃ بالنسبۃ الی الآخر کما تقرر فی صنعۃ بناء علی ما استمر پس ظاہر ہی کہ مسئلہ مذکورہ کی حرمت مین کسی اہلسنت کا اختلاف نہین بلکہ
تحاشی اس فرقہ حقہ کے بدلائل قطعیہ قاطعہ ثابت ہے کما سیاتی فیما یاتی ہان شیعہ کی نزدیک مسئلہ مختلف فیہا ہی دو اختلاف ہی جو
چکیدہ خامہ ملازمان علامہ ہوا لیکن لفظ البعض اور برخی کی فحوی سے اصح ہوتا ہی کہ یہ مذہب مستند [illegible] اور ما اتفق علیہ شیعہ سے دور ہے
فقط بنا سنی اہلسنت ان بعض کو منظور پڑا مذہب اکثر اور جمہور کا مقام مین اور کہ بملاحظہ مضحکہ و محافظہ تقریب [illegible] انداز ہوا وہ باجود
کراہت ہے بلا قید جیسا منہج الصادقین مین موجود ہے کہ اکثر علمای امامیہ بر آنند کہ این آیہ دلالت است بر جواز وطی در دبر ایشان کراہت
و مخالفین را منع کردہ اند انتہی یا حلال مطلق جیسا مجمع البیان مین مشہور ہے کہ ان النساء وانکن لنا حرثا فقد ابیح لنا
وطیہن بلا خلاف فی غیر موضع الحرث کالوطی فیما دون الفرج وما اشبہہ انتہی یعنی عورات اگرچہ حرث ہین
پر غیر موضع حرث یعنی دبر وغیرہ مین اونکی ساتہہ مباشرت درست ہے بلا خلاف و فی الارشاد الوطی فی الدبر کالوطی فی القبل
فی جمیع الاحکام حتی فی لحوق النسب یعنی جماع دبر اور قبل تمامی احکام حتی کہ نسب مین یکسان [illegible] رنگ ہی اور
تذکرہ مین اسکی جواز پر امامیہ کا اجماع نقل کیا و کیف لا ان امامیہ کی مویدات مدعا احادیث ائمہ [illegible]
وغیرہ پر پوشیدہ نہین عن عبد اللہ ابن ابی یعفور قال سالت ابا عبد اللہ ع عن الرجل یاتی المراۃ فی دبرہا

قال لا باس اذا رضیت قلت فاین قول الله تعالی فأتوهن من حیث امرکم الله فقال هذا فی طلب الولد فاطلبوا الولد من حیث امرکم الله ان الله تعالی یقول نساؤکم حرث لکم فأتوا حرثکم انی شئتم یعنی ابن ابی یعفور نے حضرت امام جعفر سے پوچھا کہ ایک مرد اپنی عورت کی دبر میں جماع کرتا ہے فرمایا اگر عورت راضی ہے تو کیا مضائقہ راوی کہتا ہے پس ارشاد خدا کہاں ہے کہ آو عورتوں پاس جدہر سے تمکو حکم ملا فرمایا یہ حکم طلب فرزند میں ہے پس طلب کرو فرزند کی جہانسے تمکو حکم ملا حق تعالی فرماتا ہے تمہاری عورتیں تمہاری کہیتی ہیں آو اپنی کہیتی میں جدہر سے چاہو وعن حفص ابن سوقة عمن اخبره قال سالت ابا عبد الله ع عن الرجل آتی اهله من خلفها قال هو احد المأتیین فیه الغسل یعنی ابن سوقہ نے اپنی مخبر وں سے روایت کی کہ اونہوں نے امام صادق سے پوچہا کہ فلانی نے اپنی عورت کی فلان کی فرمایا وہ وطی کی دو راہوں سے ایک راہ ہے اسمیں غسل چاہیے وعن ابن ابی یعفور قال سالت ابا عبد الله عن الرجل یاتی المرأة فی دبرها قال لا باس به یعنی ابن ابی یعفور کہتا ہے میں نے امام صادق سے پوچہا کہ ایک مرد اپنی عورت کی دبر میں وطی کرتا ہے فرمایا کیا اندیشہ ہے وعن ابن عبد الملک عن رجل قال سالت ابا الحسن الرضا ع عن اتیان الرجل من خلفها فقال احلتها آیة من کتاب الله قول لوط ع هؤلاء بناتی هن اطهر لکم وقد علم انهم لا یریدون الفرج ابو الکلب برادر ملا دمان نے اپنی تفسیر توضیح مجید میں اسکا ترجمہ یوں عبارت فرمایا کہ ایک شخص نے امام رضا سے سوال کیا دبر زوجہ سے حضرت نے فرمایا کہ حلال کیا ہے اس وطی کو ایک آیہ نے کتاب خدا سے کہ وہ قول لوط کا هؤلاء بناتی هن اطهر لکم اسواسطے کہ لوط جانتے تہے کہ وہ خواہش زن کی نہیں رکہتے ہیں باوجود اسکی ترغیب کرنا قوم اپنی کو ساتہہ نکاح بنات کی دال اسپر ہے کہ وطی دبر زن حلال ہے انتہی بلفظہ السخیف وعن علی ابن الحکم سمعت صفوان یقول قلت للرضا ع ان رجلا من موالیک امرنی ان اسألک عن مسئلة فهابک واستحیی منک ان یسألک قال ما هی قال قلت للرجل ان یاتی امراته فی دبرها قال نعم ذلک له قال قلت فانت تفعل ذلک قال لا انا لا نفعل ذلک یعنی صفوان کہتا ہے میں نے امام رضا کی خدمت میں عرض کیا کہ آپکا غلام وطی فی الدبر کی مسئلہ پوچہنے میں شرماتا ہے مجہسے پچہوایا ہے فرمایا درست ہے صفوان کہتا ہے میں نے کہا یا حضرت آپ بہی یوں کرتے ہیں فرمایا نہیں وعلی ہذا القیاس اور بہت احادیث اس مضمون کی کتاب مذکور اور تہذیب میں مسطور ہیں کہ صریح اس حلت فعل قوم لوط پر گواہ ہیں [illegible] حدیث حرمتکی جو مشہور ہیں خواہ باخبار پیغمبر جیسی محاش النساء علی امتی حرام خواہ با آثار امام جعفر جیسی لا الفرث امام [illegible] ابو جعفر طوسی کتاب مذکور میں بنا بر فرط صدق انصاف او نمیں ضرب من الکراہة [illegible] بحلال اور تقیہ کا احتمال پیدا کرتا با بدلیل لان احدا من الفقهاء لا یجیز الا ما یحکی عن مالک وجماعت عنه اصحابه پس اعتراف صریح [illegible] باذان ہے دو نو امام عالیمقام اس عمل کی قائل اور اس فعل کی فاعل تہے انکار ظاہری بنا بر تقیہ تہا اب انکار حلت اس سے تدبیر اور تزویر سے ممکن نہیں مجبض سد باب بحث کا اور رابطہ فریبی کی لیے مسطور ہوا ہے مگر جاننا قائل نے نرالا مذہب [illegible] دور تک اسکی باتوں نے ہنسا کر مار ڈالا ہے و بالجملہ اس اطناب غیر مجمل سے کچہ فائدہ ہاتہہ آتے

ایک یہ کہ بواسطہ صغری فضلاً عن الکبریٰ اہلسنت کی نزدیک حرام مطلق ہی اور مالک کی حکایت بصیغہ تمریض ہی بصیغہ
تصحیح وسیاتی الکلام فیہ انشاءاللہ ہی بجمیل التوضیح دوسری یہ کہ امامیہ کی طور پر گاہی حرام کا اطلاق مکروہ پر بھی آتا ہی
تیسری یہ کہ مجموع اقوال شیعہ چہ ملازمین چہ متقدمین سی ہویدا ہوا کہ مسئلہ مذکورہ مین چار قول ہین ایک حرام وہو الاضعف
بل الاسقط دوسرا مکروہ مقید بشدت وغلظ وہو الاقرب بالحرام تیسرا مکروہ فی الجملہ وہو الاشبہ بالحلال چوتھا حلال وہو الاقوی
بل الاحوط اب استفسار ہوتا ہی کہ ملازمان کی لفظ حرام سی کیا مراد ہی مقابل حلال یا کراہت مطلقہ ثانی منافی تقریب ہو اسلیئے کہ شبیہ
بحلال ہی اور اول اگرچہ مناسب تقریب ہے لیکن یہ اول بلکہ ثانی معاً مبطل حصر ہی ہو اسلیئے کہ برتقدیر ثانی اختلاف حد تثلیث کو پہنچتا ہے
اور برتقدیر اول تربیع کیجانب بڑھتی ہوتا ہی اس ہنگام مین دونو تقدیر ثانی حرمت ملازمین اور طہارت طاہرین کی دہجیان اوڑاتی ہین
اگر اس برہان قاطع پر کوئی قاطع برہان بہم پہنچی قطع نظر حفظ حرمت وطہارت اہلسنت پر کمال منت ہو گی ؂ چو گرگان بہم جنگ
دارند و بیم ٭ رود در میان گوسپند سلیم ٭ اور دونو تقدیر اول پر مخالفت جمہور اور مناقضت حدیث مشہور کہ باعتراف استبصار بلا تعیین
وزور ہی ناگزیر اور تقلید شیخ بہائی اور دیگر نیک بد کہ مجتہد میت ہین علاوہ حالانکہ جناب بعد وجمعہ کب اعنی برادر متوفی ملازمان
عالی نسب کتاب روضۃ الاحکام مین باین عبارت افادہ فرما رہی ہین کہ مجتہد را تقلید مجتہد دیگر نمیرسد حیا گان او بیتا بلکہ
موافقت اہلسنت کہ بشہادت کتب شیعہ اس فعل کی حرمت پر مصر ہین چار و ناچار گریبان گیر ہوگی باوجودیکہ اوسی روضہ ناضرہ
مین خبر ماثور منقول ہی کہ خذ بما خالف العامۃ ودع ما وافقہم ومعہذا اخبار رہین کہ اصولیین کی آخ اخیانی ہین اونکی
تلافی کیونکر ہوگی کہ وہ کہتی ہین کہ جو شیعہ کہ وطی دبر کا منکر ہی مدبر ہی اور سنی نزاد یا امام کذاب کی اولاد فاعتبروا یا اولی الالباب
ان ہذا الشئ عجاب ؂ خوب موزون ہمسی اوسکا قد بالا ہو گیا ٭ عالم بالا تک اپنا بول بالا ہو گیا ٭ قال المجتہد المعزولی
وجماعتی از قدمای عظمای صحابہ وتابعین وعلمای اہلسنت وجماعت آنرا حلال ومباح پنداشتہ اند بدون تصریح بکراہت واکثری
از آنہا بحرمتش قایل شدہ اند پس طعن ایشان بر شیعیان در حقیقت طعن برخود ایشان ہست فنحول اللہ اقول ترتیب
عبارت کا حسن یہ مقتضی تہا کہ بعد قول اکثر مذہب جماعت کا مذکور فرماتی تا ترتیب نتیجہ بلفظ پس طعن ایشان الخ اور توضیح مقال
بوجہ اقرب اصوب ترتب پاتی خیر ایسی کلام بی ربط پر کہان تک خیال کیجی خطرہ یہ ہی کہ مجرد اتمام تقریب کی لئی کل کی موضع مین
اکثر کا لفظ وضع ہوتا تا عوام اہلسنت دام مغالطہ مین آئین کہ بعض کے نزدیک یہ فعل محرم مباح بھی ہی کما صرح بہ حالانکہ یہ تقریب
ناتمام ہی دو طور سی ایک یہ کہ مسلم اصول کہ للاکثر حکم الکل مقصود بیان بعض حاصل نہین پس موضوع اس قضیہ کا سراسر لغو
اور موضوع ٹھہرا دوسری یہ کہ نتیجہ حجت بنا بر مذہب اہلسنت اصلا ثابت نہین تعلیلا ازمان فی بزور فہم وا یہ تو وہم کا سد اثبات
پہنچا یا کما سیاتی مع ان الاثبات فرع الثبوت حالانکہ سائر اہلسنت قدیما وحدیثا اس فعل کی نسبت قولا فعلا لما سمعت
من بیان المخالفین والآن فاستمع من بیان الممخلصین قال عز من قائل نساءکم حرث لکم فاتوا حرثکم انی شئتم
وقدموا لانفسکم واتقوا اللہ واعلموا انکم ملاقوہ وبشر المومنین تمہاری عورتین کہتی ہین تمہاری جیسی کہیت

تخم ڈالی سی غلہ پیدا ہوتا ہی فرج مین نطفہ ڈالی سی لڑکا پیدا ہوتا ہی سو آؤ اپنی کہیتی یعنی فرج مین جسطرح پر چاہو کہڑی خواہ بیٹہی
خواہ لیٹی خواہ رو کیجانب سے خواہ پشت کیطرف سے اور آگی کی تدبیر کرو یعنی اس آنی مین نیت [illegible] اپنی اولاد کی اور ڈرتی رہو اللہ سے
اوسکی امر اور نہی مین اور جان رکھو کہ تمکو اوس سی ملنا ہی جزای اعمال اور سزای افعال کیواسطی [illegible] خوشخبری سنا ایمان والونکو جنت کی
اس آیہ کی قید و نسی صاف ہویدا ہی کہ سوای وطی فی القبل وطی فی الدبر کی اصلا اجازت نہین اور روافض جو اتی کی بہر و یسی وطی فی الدبر
تجویز کرتی ہین حرث کو بہولی ہین اسواسطیکہ دبر موضع فرث ہی موضع حرث نہین شان نزول آیہ کی اپنی مدعا پر دلیل ہی فی الدر المنثور
عن جابر قال کانت الیہود تقول اذا اتی الرجل من خلفہا فی قبلہا ثم حملت جاء الولد احول فنزلت نساءکم
حرث لکم فاتوا حرثکم انی شئتم ان شاء مجبیۃ وان شاء غیر مجبیۃ غیر ان ذلک فی صمام واحد یعنی جابر نی کہا کہ یہود کہا
کرتی تہی کہ جسنی مباشرت کی فرج مین پیچہی سی اور عورت کو حمل رہا تو لڑکا احول پیدا ہوگا اسکی رد مین یہ آیہ نازل ہوا کہ تمہاری
عورتین تمہاری کہیتی ہین اپنی کہیتی مین آو جسطرح چاہو خواہ مجبیۃ خواہ غیر مجبیۃ پر صمام واحد مین امام نووی نی مسلم کی
شرح مین فرمایا کہ مجبیۃ بضم میم و فتح جیم و کسر باء موحدہ مشددہ و یای تحتانیہ بمعنی مکبوبۃ علی وجہہا اور صمام بکسر صاد مہملہ بمعنی ثقب
یعنی سوراخ پس صمام واحد بمعنی سوراخ واحد ہی اور مراد اوس سی قبل ہی وعنہ کانت الانصار تاتی نساءہا مضاجعۃ
وکانت قریش یسرح سرحا کثیرا فتزوج رجل من قریش امراۃ من الانصار فاراد ان یاتیہا فقالت لا لا
کما نفعل فخبر بذلک النبی ص فانزل اللہ نساءکم حرث لکم فاتوا حرثکم انی شئتم قایما وقاعدا ومضطجعا
بعد ان یکون فی صمام واحد یعنی اوسی جابر سی روایت ہی کہ انصار کا معمول تہا کہ جماع کروٹ کرتی تہی اور قریش سرح
تیسیر الوصول مین ہی کہ سرح بحای مہملہ وطی المراۃ مستلقیۃ علی قفاہا یعنی چیت ناگاہ کسی قریشی نی ایک انصاریہ سے نکاح کیا چاہا کہ اپنی
عادت بموجب پیش آوی انصاریہ نی کہا یون نہین ہماری طور پر پیش آ یہ قصہ حضرت پاس پہنچا نساءکم الآیہ نازل ہوا کہ تمہاری عورتین
تمہاری کہیتی ہین آو اپنی کہیتی مین جسطرح چاہو کہڑی خواہ بیٹہی خواہ چیت بشرطیکہ صمام واحد ہووے وعن ابن عباس رض قال اتی اناس
من بنی حمیر الی رسول اللہ فسالوہ عن اشیاء فقال لہ صلعم رجل انی احب النساء واحب ان اتی امراتی مجبیۃ فکیف
تری فی ذلک فانزل اللہ فی سورۃ البقرۃ بیان ما سالوا عنہ وانزل مما سال عنہ الرجل نساءکم حرث لکم فاتوا
حرثکم انی شئتم فقال رسول اللہ ص ائتہا مقبلۃ ومدبرۃ اذا کان ذلک فی الفرج یعنی ابن عباس فرماتی ہین کہ کچھ لوگ
بنی حمیر کی [illegible] کے حضور مین حاضر ہوئی بہت باتین پوچہین انہین مین ایک شخص نی عرض کیا یا رسول اللہ مین عورتونکو پیار کرتا ہون اور مجبیۃ
اپنی بی بی سے جماع [illegible] ہون آپ کیا فرماتی ہین پس حق تعالی نی سورہ بقر مین اون لوگونکی سوالونکا جواب نازل فرمایا اور اوس شخص کی حق مین
نساءکم الآیہ [illegible] حضرت نی بتایا کہ اپنی عورت سے تجکو جماع مقبلۃ اور مدبرۃ درست ہے بشرطیکہ فرج ہی مین ہووی واخرج
عبد ابن حمید عن الحسن قال قالت الیہود للمسلمین انکم تاتون نساءکم کما تاتی البہایم بعضہا بعضا و تبرکون
فانزل اللہ نساءکم الآیہ ولا باس ان یغشی الرجل المراۃ کیف شاء اذا اتاہا فی الفرج یعنی حسن فرماتی ہین کہ

یہودیوں نے مسلمانونکو کہا کہ تم جماع کرتے ہو عورتونسے ہہایم کیطرح بار براک یعنی اونکو زیر سینہ لیتے ہو پس حق تعالی نے نازل فرمایا
نساءکم الآیۃ یعنی مضایقہ نہیں کہ جماع کرو جسطرح چاہو فرج مین یہ ہی شان نزول اس آیہ کی جس سے اتیان النساء فی الادبار کی
حرمت یقیناً ثابت ہوتی ہے بلکہ انہیں شان نزول کی مطابق احادیث ناہیہ بروایت ائمہ اربعہ وغیرہ اونکی مسانید مین موجود ہین
فی الدر المنثور اخرج فی مسندہ ابوحنیفۃ عن حفصۃ ام المومنین ان امراءۃ اتتہا فقالت ان زوجی
یاتینی مجبیۃ ومستقبلۃ فکرہتہ فبلغ ذالک النبی فقال لا باس اذا کان فی صمام واحد یعنی امام ابوحنیفہ نے
اپنی مسند مین ام المومنین حفصہ سے اخراج کیا کہ آپکی خدمت مین ایک عورت عرض کرنی لگی کہ میرا شوہر مجھسے مجبیۃ اور مستقبلۃ جماع
کرتا ہے مجکو ناگوار ہوتا ہے یہ خبر حضرت کو پہنچی فرمایا کیا مضایقہ اگر صمام واحد ہے واخرج الشافعی فی الام من طریق خزیمۃ
ابن ثابت ان سائلا سال رسول اللہ صلعم عن اتیان النساء فی ادبارہن فقال حلال او قال لا باس فلما
ولی دعی فقال کیف قلت امن دبرہا فی قبلہا فنعم ام من دبرہا فی دبرہا فلا ان اللہ لا یستحیی من الحق
لا تاتوا النساء فی ادبارہن یعنی امام شافعی نے کتاب ام مین خزیمہ ابن ثابت کی طور پر اخراج کیا کہ ایک سائل نے آنحضرت
سے پوچھا اتیان النساء فی ادبارہن کا مسئلہ فرمایا حلال ہے یا فرمایا لا باس جب وہ یہ سنکر چلا آپنے اوسکو بلایا اور فرمایا کہ کیونکر کہا تو نے
ایا اتیان جانب دبر سے قبل مین تو ٹھیک ہے یا دبر سے دبر مین تو نہیں اللہ شرم نہیں کرتا بیان حق مین خبردار عورتونسے جماع دبر
مین نکرو واخرج احمد عن طلق ابن یزید عن النبی صلعم قال ان اللہ لا یستحیی من الحق لا تاتوا النساء فی
استاہن امام احمد نے طلق ابن یزید سے اخراج کیا کہ حضرت نے فرمایا اللہ شرم نہیں کرتا بیان حق سے جماع کرو عورتونکی
سرین مین واخرج ابن عدی فی الکامل عن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلعم لا تاتوا النساء فی اعجازہن
ابن عدی نے کامل مین ابن مسعود سے اخراج کیا کہ حضرت نے فرمایا عورتونسے جماع نکرو اونکی چوتڑونمین اور احادیث اور آثار
زاجرہ اس باب مین بہت وارد ہین فی الدر المنثور اخرج ابن وہب وابن عدی عن عقبۃ ابن عامر ان رسول اللہ
قال ملعون من اتی النساء فی محاشہن عقبہ ابن عامر نے کہا کہ حضرت نے فرمایا ہے وہ پر لعنت ہے جو عورتونکی مقعد مین جماع
کرتا ہے اخرج ابن ابی شیبۃ والترمذی وحسنہ والنسائی وابن حبان عن ابن عباس قال قال رسول اللہ لا ینظر
اللہ الی رجل اتی رجلا او امراءۃ فی دبرہا ابن عباس کہتی ہین کہ حضرت نے فرمایا اللہ نظر رحمت سے اوسکو نہیں دیکھتا جو مرد
یا زن کی دبر مین جماع کرتا ہے واخرج ابوداؤد والطیالسی واحمد والبیہقی فی سننہ عن عمرو ابن شعیب عن ابیہ
عن جدہ ان النبی صلعم قال الذی یاتی فی دبرہا ہی اللواطۃ الصغری یعنی عمرو ابن شعیب اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے روایت
کرتا ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو عورت کی دبر مین جماع کرتا ہے یہی لواطہ صغری ہے واخرج ابن عدی عن ابی ہریرۃ عن النبی
قال من اتی شیئا من الرجال والنساء فی الادبار فقد کفر ابوہریرہ روایت کرتے ہین کہ فرمایا حضرت نے جسنے مرد یا
عورتکی دبر مین جماع کیا بیشک کافر ہوا واخرج عبدالرزاق والبیہقی فی الشعب عن عکرمۃ ان عمر ابن الخطاب ضرب

رجالا فی مثل ذلک عکرمہ سی روایت ہی کہ حضرت عمر نی ایک شخص کو اس مقدمہ مین مارا تہا واخرج عبد ابن حمید عن
قتادۃ قال سئل طاؤس عن ایتان النساء فی ادبارہن فقال ذلک کفر ما بدا قوم لوط الا ذلک اتوا النساء
فی ادبارہن واتوا الرجال الرجال یعنی کسینی طاؤس سی ادبار کا مسئلہ پوچہا فرمایا کفر ہی قوم لوط کی ابتدا یہی تہی کہ عورتونکی
دبر مین جماع کرتی رفتہ رفتہ مردوں سی مبتلا ہوئی اور محدثین اور فقہای اہلسنت یکرو اور یکزبان ہین کہ یہ فعل سرتاپا حرام ہی نووی نے
شرح مسلم مین کہا لا یحل الوطی فی الدبر من شئ من الآدمیین ولا غیرہم من الحیوان بحال من الاحوال یعنی
وطی فی الدبر حلال نہین کسی حال مین نہ انسانکی ساتہہ نہ حیوانکی ساتہہ مسوّی شرح موطا مین لکہا کہ اما الاتیان فی الدبر فحرام
فمن فعلہ جاہلا بتحریمہ نہی عنہ فان عاد عزر یعنی وطی فی الدبر حرام ہی جو کوئی نادانستہ مبتلا ہوگا اوسکو باز رکہینگے
نمانیگا تو تعزیر دینگی اور ہدایہ مین ہی کہ من اتی امراۃ فی الموضع المکروہ او عمل عمل قوم لوط فلا حد علیہ عند ابی حنیفۃ
یعزر وقالا ہو کالزنا یحد وفی الجامع الصغیر یودع فی السجن حتی یتوب یعنی جو عورتنکی موضع مکروہ یعنی دبر مین وطی کری
یا قوم لوط کا عمل بجا لاوی امام ابو حنیفہ کی نزدیک اوسپر حد نہین تعزیر پائیگا اور صاحبین کے نزدیک زنا کیطرح محدود ہوگا اور
جامع صغیر مین ہی کہ اوسکو یہانتک قید رکہینگے کہ توبہ کری یہ ہین احادیث اور آثار اور اقوال صحیحہ صریحہ پیغمبر اور صحابہ اور تابعین
اور فقہا اور محدثین کے کہ مادہ حلت وطی فی الادبار کو استیصال کر رہی ہین اور قضیہ اباحت کو انفصال اب اہل انصاف حق بر زبان
لائین کہ ملا زمان جسا الاکس منہ سی فرماتی ہین کہ قدما اور علمای اہلسنت اس فعل حرام کو حلال اور مباح جانتی ہین دروغ گویم بر روی تو
آپکا حال ہی او طعن سنیونکا شیعون پر بحال من بعد جو اپنی عیب پوشیکو اہلسنت کیجانب گرم جوشی کری فرط عناد اور حسد اور
لدادسی خالی نہین ؎ ولد الزناست حاسد منم آنکہ طالع من ولد الزنا کشن آمد چو ستارۂ یمانی ؎ **قال المجتہد المعزول**
توضیح اینمقال و تفصیل این اجمال آنکہ از جملہ قائلین بجواز آن عبد اللہ ابن عمر ست کہ خلیفہ زادۂ سنیان و مجتہد مذہب ایشان بودہ
و نافع مولای او نیز شریک او گشتہ **و بحول اللہ اقول** حقیقت قول ابن عمر اور شرکت نافع کی آگی معلوم ہوگی پر اسقدر بیان سابق سی ہیاکہ
کہ بشہادت استبصار و دیگر کتب تفاسیر و اخبار امام زادۂ شیعہ اور اعلام سادہ قطیعہ بی پردہ تقیہ اور بیحجاب تزویر اس فعل کی
فاعل اور قائل تہی اب اپنی عیب پوشیکو یہ ہرزہ فروشی کرنا سوا اسکی کہ اس خست اور دناءت مین اور ونکو شریک کیجیئی تا بسبب اشتراک
اندیشہ طعن اور تشنیع سی بیخطر اور بیباک ہوجئی اور کیا کہنی ؎ ہر دو عالم قیمت خود گفتۂ نرخ بالا کن کہ ارزانی ہنوز سبحان اللہ
اصطلاحات اہلسنت پر خوب وقوف ہی انکی کس کتاب مین لکہا ہی کہ عبد اللہ ابن عمر مجتہد مذہب اہلسنت ہی اہلسنت مجتہد مذہب
ائمہ اربعہ کو جانتی ہین نہ عبد اللہ کو اسیواسطی کسی اہلسنت کو عبد اللہی نہین کہتی بلکہ حنفی اور مالکی اور شافعی اور حنبلی کہتی ہین
کیونکہ بعد ان ائمہ اربعہ کے اجتہاد فی المذہب کے شرایط کہ عمدہ او نمین علم علوم قرآنیہ بعد حفظ الفاظ اور تحفظ اخبار مختلفہ اور توسل
بروح پر فتوح جناب نبوت صلعم الی یومنا ہذا مفقود کما ہو مسموع و مشہود لہذا اہل تحقیق ملا زمان مدعی اجتہاد کو بہی مجتہد
حقیقی نہین جانتی ہو اسطیکہ حفظ قرآن درکنار صحف فاطمہ بہی تو نہین یاد اور اخبار مختلفہ کی جگہہ ہفوات مشائخین اور

شیطان الطاق فراموش اور توسل روح نبوی کی عوض ابن سبا اور جعفر کذاب کی روح سی توسل غیر حاصل اگر بدون ان امور کے
اجتہاد صحیح ہوتا الحق کہ جناب شہادت مآب خیر الفضلا جناب فخر العلما کہ ملازمان کی نسبت بدرجہا فضل اور کمالات مین بہر آمد
روزگار ہین اور معہذا زوار اور دیندار اس منصب کی احق اور احری تھی افسوس کہ زمانہ ناپرسان سی پی آزار ہی اور جناب ممدوح
فقر وفاقہ مین ایام گذارست ابلہان را ہمہ شربت ز گلاب و قند است ** قوت دانا ہمہ از خون جگر می بینم ** اسپ تازی شدہ مجروح
بزیر پالان ** طوق زرین ہمہ در گردن خر می بینم ** بہرحال ملازمان والا کو اس تقریر پر مجتہد لقبی کہنا چاہئی جیسی اندہی کو بصیر
انپڑہ کو محمد فاضل ہیک منگی کو سیدا سی جہل کا مقتضی ہی کہ جیسی عبد اللہ ابن عمر کو مجتہد مذہب اہلسنت بتانیمین خطای
ولادی واقع ہوئی ویسا ہی انکو اور نافع کو اس فعل کی قول کی نسبت مین خطای اجتہادی پیش آئی حالانکہ عبد اللہ بن عمر کہ
منجملہ عبادلہ ثلثہ ہین نہ تنہا بلکہ عبد اللہ ابن مسعود اور عبد اللہ ابن عباس رئیس المفسرین انھین جناب امیر المومنین متفق اللفظ ہین کہ
یہ فعل حرام ہی جیسا شمہ مذکور ہوا اگر اوس مقدار پر اطمینان نہین ہوتا ان تینون بزرگونکی ارشادات اور بیان واقعی نافع علی الترتیب
گوش گذار ہوتی ہین فی الدر المنثور اخرج سعید ابن منصور وعبد ابن حمید والدارمی والبیہقی عن ابی القعقاع
الجرمی قال جاء رجل الی عبد اللہ ابن مسعود فقال اتی امرأتی کیف شئت قال نعم قال ومن حیث شئت قال نعم قال وانی شئت قال نعم ففطن له
رجل فقال انہ یرید ان یاتیها فی مقعدتها فقال محاش النساء علیکم حرام یعنی ابو قعقاع جرمی نی کہا کہ ایک شخص
عبد اللہ ابن مسعود کی خدمت مین کہنی لگا کہ مین اپنی عورت سی جماع کرتا ہون جسطرح سی چاہتا ہون فرمایا بہتر کہا جس جگہ سی
چاہتا ہون فرمایا اچھا کہا جس مکان سی چاہتا ہون فرمایا خوب اسمین سی کسی نی کہا کہ یہ شخص وطی فی الدبر کا ارادہ کرتا ہی فرمایا عورتونکی
دبر حرام ہی واخرج ابن جریر وابن ابی حاتم عن سعید ابن جبیر قال بینا انا ومجاهد جالس عند ابن عباس
اذ اتاه رجل فقال الا تشفینی من آیة المحیض قال بلی فاقرأ ویسئلونك عن المحیض الی قوله فأتوهن
من حیث امرکم الله قال ابن عباس من حیث جاء الدم من ثم امرت ان تأتی فقال کیف بالآیة نساءکم
حرث لکم قال ای ویحك وفی الدبر من حرث لو کان ما تقول حقا لکان المحیض منسوخا اذا شغلت من ههنا
جئت فی ههنا ولکن انی شئتم من اللیل والنهار یعنی سعید ابن جبیر کہتی ہین کہ مین اور مجاہد ابن عباس پاس
بیٹھا تھا کہ ایکشخص آنکر آپسی کہنی لگا کہ آیا آیۂ محیض سی آپ مجکو شفا نہین بخشتی فرمایا کیون نہین پہر پڑہوایا ویسئلونك عن المحیض
من حیث امرکم الله تک اور فرمایا کہ مراد من حیث امرکم الله سی موضع خون ہی کہ تجکو اسی موضع مین آنیکا حکم ہی اوس شخص نی کہا اگر یہی
بات ہی تو نساءکم حرث لکم کی کیا معنی فرمایا ای نادان کہین دبر مین بہی حرث ہوتا ہی اگر تیرا قول سچا ہو تو بیشک آیۂ حیض منسوخ ہوتا
کیونکہ جب تجہی ادہر سی مونہہ پہیرا اودہر متوجہ ہوا بلکہ انی شئتم کی تعمیم سی یہ مراد ہی کہ جہان چاہو خواہ دنکو خواہ راتکو واخرج عبد
ابن حمید عن عکرمة قال جاء رجل الی ابن عباس فقال کنت آتی اهلی فی دبرها وسمعت قول الله نساءکم حرث لکم
فأتوا حرثکم انی شئتم فظننت ان ذلك لی حلال فقال یا لکع انما قوله انی شئتم قائمة وقاعدة ومقبلة ومدبرة

فی اقتیانهن ولا تعدوا ذالک الی غیرہ یعنی عکرمہ نی کہا کہ ایک شخص ابن عباس کیحضور مین حاضر ہوا کہنی لگا کہ مین اپنی عورتسے
وطی فی الدبر کرتا ہون اسواسطیکہ مینی ارشاد خدا انی شئتم سی سمجھا کہ یہ فعل حلال ہی فرمایا ای احمق مراد انی شئتم سی یہ ہی کہ عورتونسے
جماع کرو اونکو کہڑا کر کریا بٹہا کر یا اونکی روکیجانب یا پشت کیجانب سے قبل مین اور اس موضع سی نہ بڑہو واخرج ابن عساکر
من طریق محمد ابن عبد الله ابن عمر ابن عثمان قال کان عبد الله ابن عمر یحدثنا ان النساء کن یوتین مدبرات
فقالت الیہود یاتین الولد احول فانزل الله نساءکم الآیۃ یعنی عمر ابن عثمان کہتا ہی کہ عبد الله ابن عمر فرماتی تہے
کہ لوگ عورتوں کی ساتہہ پشت کیجانب سے قبل مین وطی کرتی تہی یہود کہنی لگی متہری فرزند احول پیدا ہونگی اوسپر الله نی اس آیہ کو
نازل فرمایا واخرج عبد الرزاق وابن ابی شیبۃ وعبد ابن حمید والبیہقی عن عبد الله ابن عمر قال الذی یاتی
المراءۃ فی دبرہا ہی اللواطۃ الصغری یعنی ان سب راویون نی اخراج کیا کہ عبد الله ابن عمر نی فرمایا کہ جسنی وطی فی الدبر
کی بیشک لواطہ صغری بجالایا واخرج عن سعید ابن یسار ابی الحباب قال قلت لابن عمر ما تقول فی الجواری
نحمض لہن قال وما التحمیض فذکر الدبر فقال وہل یفعل ذالک احد من المسلمین یعنی ابو حباب کہتا ہی کہ مینی عبد الله
ابن عمر سی کہا کہ لونڈیونسی تحمیض کیسا ہی فرمایا تحمیض کیا چیز ہی مینی کہا اتیان فی الدبر فرمایا کوئی مسلمان بہی یہ فعل کرتا ہی یہ ہین
اقوال عبادلہ کی اب اعتراف نافع کا ملاحظہ فرمائیے اخرج النسائی والطبرانی وابن مردویہ عن ابی النضر انہ قال لنافع
مولی ابن عمر انہ قد اکثر علیک القول انک تقول عن ابن عمر انہ افتی ان توتی النساء فی ادبارہن قال کذبوا علی و
لکن ساحدثک کیف کان الامر ان ابن عمر عرض المصحف یوما وانا عندہ حتی بلغ نساءکم الآیۃ فقال لی
یا نافع ہل تعلم من امر ہذہ الآیۃ قلت لا قال انا معشر قریش نجبی النساء فلما دخلنا المدینۃ ونکحنا نساء الانصار اردنا منہن مثل
ما کنا نرید فاذا ہن قد کرہن ذالک واعظمنہ وکانت نساء الانصار قد اخذن بحال الیہود انما یوتین
علی جنوبہن فانزل الله نساءکم الآیۃ یعنی ابو نضر کہتا ہی مینی نافع کو کہا کہ لوگ تجہپر بہت قیل وقال کرتی ہین اسپر کہ
تو کہتا ہی کہ ابن عمر نی اتیان فی الادبار کا فتوی دیا کہا مجہپر لوگون نی جہوٹہ باندہا ہی بات اتنی ہی کہ ایکدن جناب ابن عمر
قرآن مجید تلاوت فرماتی تہی مین حاضر تہا جب آیہ نساءکم تک پہنچی مجہسی فرمایا کہ ای نافع کچہہ تجہی معلوم ہی کہ یہ آیہ کس مقدمہ مین
نازل ہوا مینی عرض کی نہین فرمایا ہم لوگ قریش تجبیہ کرتی تہی یعنی پشت پر لٹا کر جماع کرتی تہی جب مدینی مین آئی اور انصار کی
عورتونکو نکاح مین لائی جماع کیوقت یہی بات تجبیہ کی چاہی عورتون نی نہانا مکروہ جانا اور اونکو یہود نی یہ بات تعلیم تہی
کہ اونکو پشت لٹاتی تہی پیٹ پر نہ سلاتی تہی اسپر حقتعالی نی اس آیہ کو نازل فرمایا یعنی تائید قریش اور تذلیل یہود مین
وعلیہذا القیاس اس قسم کی اور روایات تفسیر در المنثور مین مذکور ہین پس بنا بران روایتونکی صاف واضح ہی کہ عبد الله ابن عمر
اور اونکی مولی نافع پر اس فعل شنیع کی نسبت ملازمان کا فریبہ بلا مریہ ہی چاہتی ہین کہ اس پر دیکہین اپنی عار کو اونپر نثار کریں
اونکی تضحیک فرمائین بیخبری ہی خود ملازمان پر مضحکہ بلا اور مبیان متصور ہے ع جو کہ اور ونپہ ہنسیگا وہ ہنسا جائیگا بعد

مرینکی بہی بدنام ہی ضحاک ہنوزہ **قال المجتہد المعزول** چنانچہ علامہ جلال الدین سیوطی کہ از عظمای علمای اہلسنت وجماعت ست در تفسیر در منثور نوشتہ **و بحول اللہ اقول** علامہ جلال الدین سیوطی کی عظمت اور جلالت قدر اونکی کثرت تصانیف سی مسلم فریقین ہی اگرچہ اکثر احادیث اور آثار اور روایات منقولہ تفسیر ہذا محدثین کی شرط پر نہین اسی جہت سی ناقدین علم معلوم نی مولف کو حاطب اللیل لکہا ہی خصوصاً اس تفسیر کی نسبت اسوجہ سی کہ اس تفسیر کا نام در منثور مقرر ہوا نہ در منظوم لیکن یہ تعمد مولف کی جلالت کا قادح نہین ہوسکتی کہ بنا بر افادات علامۂ دہلوی روح اللہ روحہ وفتوح البنا فتوحہ معلوم ہوتا ہی کہ مقصود ان بزرگ کو نکا یہ تہا کہ سر دست تفسیر اس التزام سی مجموع اور مولف ہوجاوی پہر بوقت فرصت صحیح سقیم سی امتیاز پاوی جیسا جامع صغیر منتخب جامع کبیر کا حال ہی لیکن موت کی عجلت سی یہ آرزو دل کی دل ہی مین رہی

ما کل ما یتمنی المرء یدرکہ ؛ تجری الریاح بما لا تشتہی السفن

اور معہذا تمامی احادیث اور آثار اور روایات اسکی مدعای اہلسنت کے مخالف نہین چنانچہ اپنی موقع مین اس دعوی کا نشان دیا جائیگا اور ملازمان کی غلط فہمی کا تدارک کیا جائیگا بالفعل اگر اس مقدمہ مین علامہ سابق الذکر کا مذہب دریافت کرنا منظور ہی تو تفسیر جلالین کا مطالعہ ضرور کہ باتفاق علما اس کتاب مین سوای اقوال مختارہ اور روایات صحیحہ اور کی گنجایش نہین و بالجملہ دفع شبہات ملازمان کی لئی یہ کلیہ محفوظ خاطر چاہئی کہ علامہ موصوف نی تفسیر در منثور مین کریمہ نساؤکم حرث لکم الآیہ کی تحت مین کئی قول فرمائی پہلی قول مین وہ احادیث اور آثار لائی کہ اونکی الفاظ مین ابہام کا نام نہین صریح اہلسنت کی موید مرام ہین اس قول کی روایات کو ملازمان نی یکقلم قلم انداز کیا کہ اونکا ایراد منافی تقریب تہا اور دوسری قول مین اون احادیث اور آثار کو مذکور فرمایا کہ اونکی الفاظ مین ظاہرا ابہام سی ملازمان نی بنا بر اتمام تقریب اور اہتمام تغلیط عوام اسی قول کی حدیثون پر اکتفا فرمایا اور آپ کو مصداق نؤمن ببعض و نکفر ببعض بنایا

ظاہر مین مگس طبعونکی شہد سی باتین ؛ باطن مین ہی ہر ایک کا زنبور کا عالم

لیکن الحمد للہ کہ بعد معرفت محاورہ اور دریافت روزمرہ صاف معلوم ہوتا ہی کہ قولین کی روایات متحد المآل اور اہلسنت کی موید مقال ہین تفصیل اجمال اور تحلیل اس اشکال کی یہ ہی کہ محدثین محققین محاورہ شناس کی نزدیک الفاظ روایات قول ثانی مین بعض جا لفظ حرمت اور بعض مقام مین لفظ من بتقدیر ہی اور اکثر مواضع مین فی معنی من مستعمل ہی بیشمار بحدہ العقل السلیم مناسبا للمقام اور قطع نظر اسکی کہ یہ اصطلاح ہی ولا مشاحۃ فی الاصطلاح مجرد اصطلاح ہی نہین بلکہ ضمیمہ شواہد ہمراہ ہی مثلا کہتی ہین کہ الآیۃ الفلانیۃ نزلت فی الخمر و الفلانیۃ فی المیسر اور مراد اسی نزلت فی حرمۃ الخمر و نزلت فی حرمۃ المیسر ہی اور یہ مجاز ہر لسان اور ہر زمان مین شایع الورود ہی مثلا کہتی ہین کہ یہ نسخہ بخار کا ہی اور یہ تعویذ نظر کا مراد اس سی تحصیل نہین بلکہ ازالہ ہی یعنی یہ نسخہ ازالہ بخار کی لئی ہی اور یہ تعویذ دفع نظر کو سطی ہی اسیطرح من معنی اور فی بمعنی من مطرد ہی اول قرآن مین مستعمل ہی قال اللہ تعالی فاتوھن من حیث امرکم اللہ واذا نودی للصلوۃ من یوم الجمعۃ اور اس معنی کا انکار مفسرین شیعہ کو بہی نہین اسمین تردد فلیطالع تفسیر ہم ثمہ اور ثانی مستعمل حدیث چنانچہ زیادہ طبرانی سی مفہوم ہوتا ہی کہ عبد اللہ ابن عمر کی محاورہ مین خصوصاً اور دوسرونکی محاورہ مین عموماً بیشتر فی بمعنی من مین

[illegible]

جریر نے بطریق زید ابن اسلم ابن عمر سے اخراج کیا کہ کسینے اپنی عورت کی دبر میں وطی کی اس حرکت سے اپنی دل مین ۱۲ پایا گیا اسپر نساءکم آیا ۱۲ منہ

استعمال پایا اسیوسطی نابلد آبلد کو ابن عمر وغیرہ کی فہم کلام مین تردد پیدا ہوا کہ وطی فی الدبر کو حلال توہم کیا غرض اس فائدیکو بنزات تمام یاد رکہنا چاہیی کہ اسی پر جواب استدلالات ملازمان کا مبتنی ہی فالحمد لہ **قال المجتہد المعزول** اخرج اسحٰق بن راہویہ فی مسندہ والبخاری وابن جریر عن نافع قال قرأت ذات یوم نساءکم حرث لکم فاتوا حرثکم انی شئتم قال ابن عمر اتدری فیم انزلت ہذہ الآیۃ قلت لا قال نزلت فی اتیان النساء فی ادبارہن واخرج الخطیب فی رواۃ مالک من طریق النضر بن عبد اللہ الازدی عن مالک عن نافع عن ابن عمر فی قولہ نساءکم حرث لکم الآیۃ قال ان شاء فی قبلہا وان شاء فی دبرہا واخرج الحسن ابن سفیان فی مسندہ والطبرانی فی الاوسط والحاکم وابو نعیم فی المستخرج بسند حسن عن ابن عمر قال انما نزلت علی رسول اللہ صلعم نساءکم حرث لکم الآیۃ رخصۃ فی اتیان الدبر **وبحول اللہ اقول** روایت اولی مین بعد نزلت فی کی لفظ حرمت کا مقدر ہی ای فی حرمۃ اتیان النساء فی ادبارہن یا یون کہی کہ اس روایت مین فی ادبارہن اور اسیطور روایت ثانیہ مین وان شاء فی دبرہا فی بمعنی من ہی ای من ادبارہن وان شاء من دبرہا اور روایت ثالثہ مین رخصۃ فی اتیان الدبر بمعنی فی الاتیان من الدبر ہے بتقدیر من اس ہنگام مین مغالطہ بیجا حاصل اور بنای حلت وطی فی الدبر مستاصل ہوئی اور روایات جمہور اور عبد اللہ ابن عمر کی روایت جو قال الذکر مین اتفاق بہم پہنچا وکیف لا کہ اہلسنت کی نزدیک جیسی القرآن یفسر بعضہ بعضا معلوم ہی ایسا ہی الحدیث یفسر بعضہ بعضا مجزوم اگر ملازمان الا ان قاصد یکو بیفائدہ جانینگی مطعون ہونگی سنی کیا شیعہ بہی مجہو سمجہینگی کیونکہ الزام مسلمات خصم پر ہوتا ہی نہ اپنی وہم اور سوء فہم پر اہلسنت کے خدمت کیمیا خاصیت مین شرف باریابی حاصل کرکر کچہ سیکہئی تب میدان مناظرہ مین بڑہیی ہے در تجربہ ہای دہر ستادان اثر شاگردی کن ولاکہ استاد نہ **قال المجتہد المعزول** واخرج ابن جریر والطبرانی فی الاوسط وابن مردویہ وابن النجار بسند حسن عن ابن عمر ان رجلا اصاب امراتہ دبرہا فی زمن رسول اللہ صلعم فانکر ذالک الناس وقالوا انفرہا فانزل اللہ نساءکم حرث لکم الآیۃ وقریب باین ست روایات دیگر کہ در ہمان تفسیر مذکور ست وہی ہذہ اخرج الخطیب فی رواۃ مالک من طریق احمد ابن الحکم العبدی عن مالک عن ابن عمر قال جاءت امراۃ من الانصار الی النبی صلعم تشکو زوجہا فانزل اللہ نساءکم حرث لکم الآیۃ واخرج النسائی وابن جریر من طریق زید ابن اسلم عن ابن عمر ان رجلا اتی امراتہ فی دبرہا فوجد فی نفسہ من ذلک وجدا شدیدا فانزل اللہ نساءکم حرث لکم الآیۃ **وبحول اللہ اقول** کتاب در منثور مین قالوا انفرہا کا لفظ نہین بلکہ قالوا نغرہ اللہ واقع ہی تفسیر مذکور کی منہیہ مین لکہا ہی کہ انغر بالنون قبل الغین المعجمۃ وبعدہا بالراء المہملۃ بمعنی دفر ای اہلکہ اللہ معلوم نہین کہ ملازمان لفظ انفرہا کی کیا معنی سمجہی اگر صیغۂ متکلم قرار دیا ہی مشتق نفرت سے تو قالوا صیغۂ جمع کی بعد ننفر بصیغۂ جمع متکلم چاہئی نہ انفر بصیغۂ واحد متکلم وعلی کلا التقدیرین لہا ضمیر واحد مونث کا بہی تو کچہ ٹہکانا نہین لگتا اور معہذا نہ معنی انفرہا کی منافی مذہب اہلسنت نہ مناسب مذہب شیعہ اگر کاتش آیہ قرآنیہ ہی امستہ اہلی

من امتکم کیطرح کہ شیعہ ائمہ انکی من ائمتکم روایت کرتی ہین یا کلام نہج البلاغہ مین یعد بلاد ابی بکر کی جگہہ لیعد بلاد فلان وضع ہوا علی ما صرح بہ شارح نہج البلاغہ و سنبینہ انشا اللہ تا اہلسنت تبشارت قطعیہ شیخین متمسک نہون بہ و ہر چند یہ تصرف بیکار کا ہوتا تو بہی مفید غرض اور بعید از طلب عبث نہوتا اسی معلوم ہوتا ہی کہ یہ تصرف نادانستہ یعنی بسبب عدم علم معنی انفر کی ضرور پڑا اسی باعث اس روایت کے ترجمہ مین نہ انفرہا کی معنی سی تعرض ہوا نہ انفرہ اللہ کے حاصل کا ذکر آیا سبحان اللہ اسی ہونہہ پر دعوائی اجتہاد ہی اور ادعای ارشاد

کلاہ خسروی و تاج شاہی ؛ بسر گل کی رسد حاشا و کلا ؛ و بالجملہ روایت اولی اور ثالثہ سی اسیقدر مفہوم ہی کہ عہد نبوت مین ایک شخص مجہول الاسم و المسمی کو یہ امر شنیع پیش آیا او سپر آیہ نساءکم نی نزول پایا یہ کہا سی ثابت ہوا کہ اس فعل ممنوع کی حلت مین اس آیہ نی نزول فرمایا ذرا ہوش کی باتین کیجیی عقل کی ناخن لیجیی کہ مطلوب اور چیز ہوتا ہی اور نتیجہ اور شی ع سخن شناس نہ دلبرا خطا اینجاست ؛ اور معہذا ابہی بادلائل اور شواہد گذر چکا کہ من کا لفظ کبہی مقدر آتا ہی اور عبد اللہ ابن عمر کی محاورہ مین فی بمعنی من بہی استعمال پاتا ہی اس تقدیر پر مطلع صاف ہے کہ روایت اولی کی ان رجلا اصاب امرأتہ دبرہا مین من مقدر ہی ای من دبرہا اور روایت ثالثہ کی ان رجلا اتی امرأتہ فی دبرہا میں فی بمعنی من ہے ای من دبرہا اور روایت ثانیہ مین لفظ تشکوز وجہا مبہم واقع ہی کہ ملازمان کو بہی اوسپر یقین نہین ہے واسطی قبل اس روایت کے ارشاد ہوا کہ قریب باین ست روایات دیگر اخراب کس نجوم یا جفر کی قاعدہ سی کہ باعتراف امامیہ علم خاص ایمہ سامیہ ہے دریافت ہوا کہ وطی فی الدبر مراد ہے جسکی حلت پر یہ دلیل ارشاد ہے

معلوم نہین تجکو منجم خبر غیب ؛ یہ بند دکان ہی نہ کہلی ہی نہ کہلیگی ؛ بلکہ بحکم مرویات اخر باتفاق ابن عمر اگر تینون روایتونکی تینون لفظونکو علی اتیان النساء فی القبل من الدبر پر حمل کیجیی اور داد انصاف دیجیی کہ بسبب مزعوم یہود او مرسوم نا بہبود کہ جماع ہیأت کذائیہ کو موجب احولیت پسر اور باعث بہیمیت مادر و پدر گمان کرتی تہی وہ تینون مرد مورد انکار اور شکایت اور مصدر ندامت اور زحمت ہوئی اونکی تسلی کی لئی آیہ نی نزول فرمایا کہ تمہاری عورات تمہاری کہیتیان ہین اپنی کہیتی مین آو جسطرح چاہو یعنی کہیتی ہی مین آؤ اوسی تجاوز نفرماؤ یہود نا بہبود کی مخترعات پر نجاؤ اور انصاریہ کی شکایت بیجا ہی اوسکی زوج کو اسطرحکا فعل روا ہی تو کیا خوب بات ہے فبطل الاستدلال علی حلۃ وطی الحلائل فی الادبار و ثبت ما ادعینا کالشمس علی رابعۃ النہار

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم ؛ چشمۂ آفتاب را چہ گناہ ؛ قال المجتہد المعزول و اخرج الدار قطنی فی غرائب مالک من طریق ابی بشر الدولابی حدثنا ابو الحارث احمد ابن سعید حدثنا ابو ثابت محمد ابن عبد اللہ المدنی حدثنی عبد العزیز ابن محمد الدراوردی عن عبید اللہ ابن عمر ابن حفص و ابن ابی ذئب و مالک ابن انس کلہم عن نافع قال قال لی ابن عمر امسک علی المصحف یا نافع فقرء حتی اتی علی نساءکم حرث لکم فاتوا حرثکم انی شئتم قال تدری یا نافع فیم نزلت ہذہ الآیۃ قلت لا قال نزلت فی رجل من الانصار اصاب امرأتہ فی دبرہا فاعظم الناس ذلک فانزل اللہ نساءکم حرث لکم الآیۃ قلت لہ من دبرہا فی قبلہا قال لا الا فی دبرہا و محصل اسکا اقول حاصل اس روایت کا یہی ہی کہ عبد اللہ ابن عمر نی بیان کیا کہ حضرتکی زمانہ مین

کسی انصاری سی یہ فعل صرزد ہوا اوسپر یہ آیہ آیا نافع کو شک نی لیا ابن عمر سی متعجبانہ استفسار کیا من دبرہا فی قبلہا ای صاب الرجل
من دبرہا فی قبلہا یعنی آیا وہ انصار دبر کی راہ قبل مین آیا فرمایا لا الا فی دبرہا یعنی قبل مین نہین دبر ہی مین آیا پس اس بیان سے
تجویز اس فعل کی نسبت با ابن عمر اور نزول آیہ کا اوسپر باوجودیکہ اکابر مفسرین اس شان نزول کو ضعیف بتا رہی ہین اور حافظ
ابن کثیر اسکو لا یصح فرما رہی ہین کہان ثابت ہی بلکہ موافق مرویات جمہور کہ حد شہرت کو پہنچی ہین یہ آیہ اس فعل کی منع پر نازل ہوسکتا ہے
ملازمان نی ظاہرا جبھی اس بیان سی حلت اور تجویز ابن عمر استنباط کی یون سمجھی کہ نافع نی جو ابن عمر سی سوال کیا کہ قلت لہ من دبرہا
فی قبلہا یہ استفتا ہی اور ابن عمر نی جو نافع کو جواب دیا کہ لا الا فی دبرہا فتوی ہی اور نہ سمجھی کہ اصابۃ انصاری سوال جواب
واقع ہوا یعنی تقدیر عبارت سائل کی یہ ہی کہ اصاب من دبرہا فی قبلہا اور تقدیر عبارت مسؤل کی یہ ہی کہ لا الا اصاب فی
دبرہا یہ ہی حال آپکی فہم و فراست اور عقل و کیاست کا ہے تو و طوبی و ما و قامت یار فکر ہر کس بقدر ہمت اوست
قال المجتہد المعزول بسند دیگر از ابن ابی ذئب از نافع از ابن عمر آوردہ قال ۵۱ وقع رجل علی امرأتہ فی دبرہا فانزل
اللہ نساءکم حرث لکم الایۃ قال فقلت لابن ابی ذئب ما تقول انت فی ہذا قال ما اقول فیہ بعد ہذا
و باز بسند دیگر از نافع آوردہ قال ۵۲ قرأ ابن عمر ہذہ السورۃ فمر بہذہ الآیۃ فقال تدری فیما نزلت ہذہ الآیۃ
قلت لا قال فی رجال کانوا یاتون النساء فی ادبارہن **وبحول اللہ اقول** محصل ان دونو روایتونکا نہایت واضح
اور آشکار بلکہ کالشمس فی نصف النہار ہی اسواسطیکہ پہلی روایت مین جب راوی نی ابن ابی ذئب سے پوچھا کہ ابن عمر نی تو
موافقت دبر کی حرمت مین اس آیہ کی نزول کو فرمایا اسواسطیکہ انکی محاورہ مین یہی معنی ہین تو اس مقدمہ مین تم کیا کہتا ہے
ایا یہ فعل تیری نزدیک حلال ہی یا حرام کہا ما اقول فیہ بعد ہذا یعنی مین اب تصریح اور نزول صریح کی ہوتی ہوئی کیا کہون اجتہاد
تو نص کی مقابل مین حرام ہی ملازمان کی استدلال مین جب یہ روایت اور اسیطرح روایت ثانیہ کام آتی کہ ان دونون روایتون
فی بمعنی من ہوتا بلکہ برتقدیر عدم ارادہ اس افادہ کی بھی تقریب ملازمان ناتمام ہی اسواسطیکہ یہ دونو روایت
مرویات جمہور اور ابن عمر اور نافع کی مخالف اور بدستور بعض روایات سابقہ مبہم اور محتمل ہی بحکم یک پیری صد عیب
قضیہ مسلمہ متداولہ کہ اذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال شاید فراموش خاطر اجتہاد ماثر ہوا ہے سہو و نسیان و فراموشی
کُندی جو اس پیرانہ سالی کی ساتھ گھٹتی سی جوانی کی بڑہی کیا کیا کچھ **قال المجتہد المعزول** لطیفہ نافعہ **وبحول اللہ اقول** حقیقت در
یہ لطیفہ ضارہ ہی بلکہ لطیفہ ہی نہین نہ نافعہ نہ ضارہ اسواسطیکہ ملا عصمت اللہ شرح خلاصۃ الحساب مین افادہ فرماتی ہین
کہ اللطیفۃ فی اللغۃ ما یوجب النشاط یعنی متکلم سی ایسا کلام ظہور پاوی کہ مخاطب سنکر سرور مین آوی جیسا
کسور تسعہ کی مخرج مشترک پیدا کرنی مین کہتی ہین کہ عین والی کسر ونکو باہم ضرب کیجیے تا ۲۵۲۰ مطلوب ہاتھ آوی یا جیسی
جناب مرتضوی نی فرمایا کہ عدد ایام اسبوع یعنی ۷ کو عدد ایام سال یعنی ۳۶۰ مین ضرب دیجیے وہی مطلوب حاصل ہوگا
یا جیسے معالم مین منقول ہی کہ ایک یہودی نا بہبود نی جناب ممدوح سی پوچھا کہ تمہارا قرآن کیونکر صحیح ہی اصحاب کہف کے

تسع مین ثلثمائۃ سنین وازدادو التسعًا واقع ہی اور توریت مین صرف ثلثمائۃ کا لفظ ہی آپنی فی البدیہہ فرمایا کہ
تمہارا حساب یونانی شمسی ہی اور ہمارا حساب عربی قمری ہی پس از روی حساب دو نو مین تفاوت نہین یہودی تعجب مین آیا
فی الحال ایمان لایا فالحمد للہ اور اسی قبیل سی چند لطیفہ اور ہین ایک یہ کہ جب صحرا مین لشکر سلیمان علیہ السلام کا آیا مور چہ سلیمانی نے
اپنی گروہ کو فرمایا یاایھا النمل ادخلوا مساکنکم لا یحطمنکم سلیمان وجنودہ وھم لا یشعرون
ای چینٹو اپنی سوراخ مین بیٹھو مبادا نادانستہ لشکر سلیمان تمکو پامال کری امام رازی تفسیر کبیر مین اسپر لطیفہ فرماتی ہین
کہ آفرین ہو چیونٹی کی فہمید پر کہ سمجہا ہر چند فرقہ سپاہ ظلم اور تعدی مین بیصرفہ اور متعدی ہوتا ہی پر حضرت سلیمان کی صحبت سے
اسقدر مہذب ہو اگر چہ بعد دانستہ مور ناتوان پر بہی زور اور پامالی روا نہین رکہتا برخلاف روافض کہ ہرگز نسمجہی کہ صحابہ
کبار کہ مصاحب اور ملازم اور یار غار اور رفیق غمگسار تہی اونمین افضل الانبیا محمد مصطفٰے کی صحبت نے ذرہ اثر نکیا کہ آپکی
بیٹی داماد و نواسون پر معاذ اللہ ظلم کرتی رہی گہر پہونک دیی مدد معاش ضبط کی زمین باغات قرقی مین لی پس فضل
نارسا عقل اور اعتقاد مین مورچہ سلیمانی سی کمتر اور بدتر ٹہری دوسری یہ کہ ایک رافضی تبرائی بغض و دشنام کا سودائی
حمام کشمیر مین آیا حمامی نی پوچہا آغا اسم شریف کہا کلب علی حمامی نی کہا غلام علی کیون نہ نام کیا کہا اس نیت سے کہ شاید مجہکو
سگ علی جانکر بہشت مین جانین دین حمامی نی کہا آغا ہوش کی بات کرو سگ خدا تو بہشت مین راہ نپائیگا سگ علی کیونکر بہشت
مین جائیگا تیسری یہ کہ نواب شجاع الدولہ نی اثنای راہ مین دیکہا کہ ایک کتا کسی قبر پر پیشاب کر رہا ہی فرمایا کہ شاید این قبر
سنی ست ایکصاحب گستاخ سنی المذہب نی عرض کیا کہ بلی نوابصاحب این سگ شیعی ست چوتہی یہ کہ مولانا شاہ عبد العزیز
دہلوی سی کسی ایرانی نی پوچہا کہ ہماری مذہب کے کچہ باتین آپکے یہان بہی ہین فرمایا سب ہین سب نہین و علی ہذا القیاس اور
لطائف ہین کہ اونکی مفہوم مین ایجاب نشاط سامع معتبر ہی پس جس شی کو ملازمان لطیفہ قرار دیتی ہین اوسمین نشاط کہان سے آ
فرط عناد اور خرط فنادہی اس قسم کی ہفوات اور کبوات بی ثبات کو عقلا سخریت اور استہزا کہتی ہین ایسی ہی مستہزئین کی حق مین
ارشاد احکم الحاکمین ہے واذا لقوا الذین امنوا قالوا آمنا واذا خلوا الی شیاطینھم قالوا انا معکم انما نحن
مستھزءون اللہ یستھزئ بھم ویمدھم فی طغیانھم یعمھون اسحالت مین کہ نہ مونہہ مین دانت ہی نہ پیٹ مین آنت
ظرافت اور تمسخر زیبا نہین ۔ تو بر سر قدر خویشتن باش و وقار ۔ بازی و ظرافت بندیمان بگذار ۔ اس استہزا کا لطیفہ اولٹا
نام ویسا ہی ہے جیسی مقتدای رفضہ زنا کو متعہ نفاق کو تقیہ تبرا کو تولا حضرت شہر بانو کی ہنڈیا کا نیکو مرثیہ اور نوحہ کہہ گئی لطافت
اور نرمی ہی ہمنی سمجہا دیا اگر نہیں سمجہتی یہ لطیفہ منجر بکثیفہ ہوگا کلا سوف تعلمون ثم کلا سوف تعلمون ۔ بلطافت چو برنیاید
کار ۔ سر بہ بیحرمتی کشد ناچار ۔ قال المجتہد المعزول در صحیح بخاری کہ آنرا اصح الکتب بعد کتاب الباری میدانند نیز روایت نافع
مرقوم گشتہ لکن بخاری تاشی حیای عثمانی نمودہ و بجمل المہ اقول روایت نافع کی جو بخاری مین مذکور ہی اوسکا جواب
دندان شکن بلکہ گردن شکن آتا ہی خاطر شریف مطمئن رہی اور حیای عثمانی کی تعریض سی جو تعرض ہی الکمال جسارت اور بیباکی ہی

جناب عثمان داماد سید الانس و جان ہم لف شبیر یزدان سی تو سوای شرم اور آزرم امر آخر وقوع مین نہین آیا نہ اونکی گلیم سی ہیچ
بندہی خمر اونکی بی بی کا کسینی حمل ساقط کیا نہ اونکی بیٹی کو کوئی چھین لیگیا ہان بحکم نقل کفر کفر نباشد باعتراف صاحب حق الیقین
وغیرہ یہ ساری امور معاذ اللہ نسبت بجناب اسد اللہ یقینی الثبوت ہین کہ کشان کشان رسن در گلو آپکو بیعت سکیواسطی لائی قنفذ در کا
جناب زہرا پر اسقدر صدمہ پہنچایا کہ باعث اسقاط حمل محسن ہوا جناب کلثوم بغصب و اکراہ حضرت عمر کی نکاح مین آئین تا آنکہ اول
فرج غصبنا علی ما فی الاستغاثۃ وذلک فرج غصبنا علی ما فی الکلینی اوس مطہرہ کی حق مین بروایت امام صادق سے
پیدا ہیت کی باوجود اس ہتک حرمت اور بی ناموسی کی جناب اشجع الاشجعین امیر المومنین کی عرق حمیت اور رگ غیرت کا جنبش
مین نہ آنا اور غاصبین کا عطیہ اور ادرار مقررہ کہانا اور تقسیم غنایم اور فئی مین شریک رہنا اور نماز پنجگانہ مین ہر وقت ہر روز
اور جمعہ اور اعیاد مین ہر ہفتہ اور ہر سال انکی اقتدا کرنا اور باوصف ان ارض اللہ واسعۃ فتہاجروا فیہا ہجرت کو نہ بہنا و علی
ہذا القیاس کس چیز پر محمول اور مقبول ہوگا تقیہ نامعقول ان مواقع مین تو سراسر بیموقع اور فضول ہی آفرین شہید کربلا ابن شیر خدا
قرۃ العین زہرا سبط مصطفے صلعم کو کہ باوجود تلف مال و جان اور ذلت اور رسوائی خاندان کہ در صورت تقیہ اسکا خلاف متوقع تہا
اور متیقن تہا تقیہ کی اوٹ مین نہ آئی آبرو کی بیچہی اعدا کی چوٹ کہائی حیا اور غیرت کی یہ معنی ہین نہ وہ امور لایعنی کہ بطور
یہ مذکور واقعی بہی ماثور ہوتی خصوصاً ماجرای غصب جناب کلثوم تو بہی مقتضای حمیت و ناموس کا یہ تہا کہ سہواً بہی اسکا ذکر
زبان پر نہ آتا چہ جای عمداً علامۂ دہلوی قدس سرہ تحفہ مین افادہ فرماتی ہین کہ مینی بچشم خود دیکہا کہ ہنگام ہنگامہ افاغنہ
قندہار ملقب بہ درانیان اکثر بازاریونکی بہوین بیٹیان بی ناموس اور مورد حسرت و افسوس ہوئیان من بعد بمقتضای غیرت
و ناموس کبہی انکی زبان پر حرف بی ناموسی کا نہین آیا یہان اس فعل خبیث کے نسبت بضعہ طاہرۂ جناب رسالت کیطرف نہ تنہا
بلکہ بانضمام عضو مستور الاسم والمسمی بار بار علی مر الدہور و کر الاعصار زبان زد اخیار اور اشرار ہی لاحول ولا قوۃ الا باللہ
ولنعم ما قیل ع دوستی بیخرد خود دشمنیست بہر حال کف اللسان چاہئی خدا کیواسطی ایسی بات مونہہ پر نہ لائی خوارج نواصب
۶ خذلہم اللہ فی المشارق والمغارب اگر کہین سن پائینگی تمامی شیعہ اور متشیعین کے نسبت عموماً و خصوصاً سنت عمری بجا لائینگی
اس قسم غصب کے جرأت بہم پہنچائینگی اور مضمون اس شعر کا بی اندیشہ بالمشافہ گائینگی ۶ کو دا کوئی یون گہر مین ترے
دہم سی نہوگا ۞ جو کام ہوا ہمسی وہ رستم سی نہوگا ۞ وبالجملہ اس تقریر استحیائی سی واضح ہوا کہ تعریض بحیای عثمانی کمال سفاہت
اور نادانی ہی باعتراف شیعہ جسکی جانب موسوی ہوتی ہی اوسیکو مبارک رہی اور یہ بہی امر اثبات کو پہنچا کہ نہ حضرت عمر غاصب تہے
نہ جناب کلثوم مغصوب اول اسواسطیکہ کتاب تنزیہ الانبیا مین شریف مرتضی بہانگ بلند ندا کر رہا ہی کہ ان عمر کان مظہراً
للاسلام والمتمسک بشرایعہ کلہا یعنی حضرت عمر رض مظہر اسلام تہی اور تمامی شرایع اسلام کی متمسک پس ایسی شخص کے
نسبت غصب کیونکر متوہم یا متحقق ہوئی بلکہ ممتنع اور محال ہی و دونہ مخترطات وہمیہ کاثبات الاغوال اور ثانی اسواسطیکہ
تحفہ مین عبارت شیعہ سی منقول ہی کہ سئل الامام محمد ابن علی الباقر عن تزویجہا فقال لولا انہ رآہ اہلا لہا

۵ یعنی اول فرج اما میین و غصب ہوئی ہی ۱۲

۶ یعنی [illegible] [illegible]

کان یزوجها ایاہ وکانت اشرف نساء العالمین جدہا رسول اللہ صلعم واخواہا الحسن والحسین سیدا
شباب اہل الجنة وابوہا علی ذو الشرف والمنقبة فی الاسلام وامہا فاطمة بنت محمد صلعم وجدتہا خدیجة
بنت خویلد یعنی ابن حجر باقرار جواب سائل مین فرمایا کہ اگر حضرت عمر کو حضرت علی لایق نہ دیکھتی ہرگز جناب کلثوم کو انکی عقد مین
نہ دیتی حالانکہ جناب ممدوحہ بہترین زنان زمان تھین کہ رسولخدا صلعم آپکی جد ہین اور حسنین سردار جوانان جنت بھائی اور والد شریف
صاحب شرف ومنقبت علی مرتضی اور والدۂ شریفہ دختر پیغمبر فاطمة الزہرا اور جدۂ مکرمہ بنت خویلد خدیجة الکبری پس یہ شہادت امام
منافی منقصت جناب کلثوم ہی والسلام اور یہ جو بعض روافض بپاس عداوت فاروقی صیغہ لفیف مفروقی بتاتی ہین کہ
عند المزافات بابین حضرت عمر اور جناب کلثوم اطہر جنیہ حائل ہوتی تہی مکذب اس افترا کی سرو پا کا کتاب نہایة الادب فی معرفة النسب
وغیرہ ہی کہ اونمین بالتصریح مرقوم ہی کہ زید ابن عمر اور رقیہ اطہر دونو انہین معصومہ کے بطن شریف سی متولد ہوئی زید کا
بیس برسکو سن پہنچا ہنگام شب کہ خانہ جنگی بنی عدی کی اصلاح کو آئی شہادت پائی اور اوسی شب مین انکی والدہ مطہرہ
جناب کلثوم نی بہی انتقال پایا چنانچہ دونو جنازیکو ایکساتہہ لائی حضرت امام حسن اور عبد اللہ ابن عمر وغیرہ نی نماز جنازہ پڑہی
پڑہی اب بعد اس تحقیق انیق کی اوس دروغ بیفروغ کو گنجایش تصدیق نہ رہی یہ ہی مذہب اہل حیا اور ارباب غیرت کا اگر
اسکی خلاف کسی بیغیرت کی کہی پر کوئی کان دہریگا مونہہ کی بہل گریگا ملا زمان کی بدلگامی اور حیای خودکامی خصوصا لطیفہ
نافعہ اس گت کو پہنچایا اگی دیکہئی کیا اتفاق ہوے ٥ شیشۂ حق کیطرح ای ساقی پہ چہیڑ نامست کہہ رہی ہین خداوند
زبان قلم کی جو ملا زمان کی بدولت اونکا مین مجبور ہین اوسکا راضی نہین وبال برگردن اوضعی قلم فاقض ما انت بقاض
قال المجتہد المعزول از غایت شرم وآزرم مانند تحریف قرآنی تبدیل تصریح بکنایہ فرمودہ ونحول اللہ اقول دعوی
تحریف قرآنی بتمثیل تعریض عثمانی کمال وقاحت اور نادانی ہی کیونکہ باتفاق اہلسنت قاطبة اور بتحقیق محققین شیعہ اہل الحلت
ثابت اور مستحق ہی کہ قرآن موجود مین اصلا تحریف اور تغییر نہین نہ بزیادت نہ بنقصان نہ بتبدیل کلمہ بکلمہ چنانچہ کتاب نہج البلاغة
مین کہ اصح الکتب اور متواتر عند الشیعہ ہے زبانی جناب مرتضوی بضمن خطبہ طویلہ مروی ہے ثم انزل علیه الکتاب نورًا لا یطفاء
مصابیحه وسراجا لا یخبوء توقده وبحرا لا یدرک قعره ومنهاجا لا یضل نهجه وشعاعا لا یظلم ضوءه
وفرقانا لا یخمد برهانه وبیانا لا یهدم ارکانه الی ان قال فهو بحر لا ینزفه المستنزفون وعیون لا ینضبها الماتحون
یعنی اللہ نی اوتارا اپنی نبی پر قرآن کو نور کہ نہین گل ہوتا اوسکا چراغ اور چراغ کہ نہین بجہتی اوسکی روشنی اور دریا کہ
نہین پایان اوسکی گہرائی کا اور راہ کشادہ کہ نہین بہٹکتا راہ گیر اور شعاع کہ نہین تاریک ہوتی اوسکی چمک اور فارق میان
حق وباطل کہ نہین جہم ہوتی اوسکی برہان اور خانہ کہ نہین گرتی اوسکی ارکان یہانتک کہ فرمایا کہ پس قرآن ایک دریا ہے
عظیم الشان کہ نہین سرقہ کر سکتی اوسکو سرقہ کرنیوالی اور ایک چشمہ ہی روان کہ نہین مٹا سکتی اسکو مٹانی والی اور حدیقہ
مین امام صادق سی منقول ہی کہ ان هذا القرآن فیه منار الهدی ومصابیح الدجی یعنی اس قرآن مین نشانہای ہدایت کے اور

چراغ تاریکی کی آور ادہمی کتاب مین ہی کہ امام علم الہدی نی اکابر شیعونکو لکہا کہ قد اجمعت الامۃ فی آیاتہ او سوراتہ
القرآن حق لا ریب فیہ یعنی کافہ امت کا اتفاق ہی کہ یہ قرآن حق ہی اسمین شبہہ کو دخل نہین ہی بعد اعتراف بان القرآن حق
لا اختلاف بینہم فی تنزیلہ وتصدیقہ فاذا شہد القرآن بتصدیق خبر وتحقیق فانکر الخبر
طایفۃ من الامۃ لزمہم الاقرار بہ ضرورۃ حیث اجمعوا فی الاصل علی تصدیق الکتاب فی تنزیلہ فہی ان
جحدت وانکرت لزمہا الخروج عن الملۃ یعنی قرآن حق ہی فیما بین امت نہ اوسکی تنزیل مین اختلاف ہی نہ تصدیق
مین پس ہرگاہ یہ قرآن کسی حدیث کی راستی ودرستی پر گواہی دیوی اور اوسکو ایکجماعت امت کی انکار کری اوسکا اقرار اون پر
ضرور لازم ہی اسواسطیکہ اوس حدیث کے اصل مین کہ قرآن ہی اوسپر یقین ہی پس اگر اقرار اوسکا نہ ہوگا تو ملت اسلام سی
خروج لازم آئیگا اور ملا صادق شارح کلینی نی لکہا کہ ویظہر القرآن بہذا الترتیب عند ظہور الامام الثانی عشر
ویہ لیشتہر یعنی اسی ترتیب کے ساتہہ امام آخر الزمان کی زمانہ مین قرآن ظہور فرمائیگا اور اوسیکو شہار پائیگا خلاصۃ المنہج مین
تحت قولہ تعالی لا مبدل لکلماتہ وہو السمیع العلیم مذکور ہی ہیچکس نیست کہ تبدیل دہندہ باشد مر اخبار واحکام او را بسبب آنکہ وعدہ
داوند تو بیت از یرا کہ حقتعالی محافظت قرآن فرمودہ است اور مجمع البیان مین سید مرتضی سی منقول ہی کہ ان القرآن کان علی عہد
رسول اللہ صلعم مجموعا مؤلفا علی ما ہو علیہ الآن واستدل علی ذلک بان القرآن کان یدرس ویحفظ جمیعہ
فی ذلک الزمان حتی عین علی جماعۃ من الصحابۃ فی حفظہم وانہ کان یعرض علی النبی ویتلی علیہ وان جماعۃ
من الصحابۃ کعبد اللہ بن مسعود وابی بن کعب وغیرہما ختموا القرآن علی النبی صلعم عدۃ ختمات وکل ذلک بادنی تامل
یدل علی انہ کان مجموعا مرتبا غیر منثور ولا مبثوث وذکر ان من خالف من الامامیۃ والحشویۃ
لا یعتد بخلافہم فان الخلاف مضاف الی قوم من اصحاب الحدیث نقلوا اخبارا ضعیفۃ ظنوا
صحتہا لا یرجع بمثلہا عن المعلوم المقطوع بصحتہ یعنی تحقیق قرآن حضرت کی عہد مین ایسا ہی مجموع اور
مرتب تہا جیسا اب ہے اور وہ دلیل لایا اس بات پر کہ قرآن حضرت کی زمانہ مین درس مین آتا تہا تمام وکمال یاد کیا جاتا تہا
ایکجماعت صحابہ کی اوسکی حفظ پر متعین تہی حضرت کی حضور مین عرض کیا جاتا تہا پڑہا جاتا تہا اور عبد اللہ ابن مسعود اور ابی ابن کعب
صحابی نی حضرت کے سامنی کئی ختم کئی ایسے امور بادنی تامل دلیل ہین اسپر کہ قرآن مجموع مرتب تہا نہ پریشان اور ابتر جن امامیہ
یا حشویہ نے مخالفت کی اوسکا اعتبار نہین کیونکہ اونکا خلاف مضاف ہے حدیث کیجانب کہ اخبار ضعیفہ نقل کرتی ہین اور اوسکی صحت کا گمان
رکہتی ہین پس مقطوع معلوم الصحت کی ہوتی ایسی اخبار ضعیفہ کیطرف رجوع صحیح نہین اور اسی کتاب مین ہے کہ اما الزیادۃ فیہ
فمجمع علی بطلانہا واما النقصان فقد روی قوم من اصحابنا وقوم من حشویۃ العامۃ ان فی القرآن
تغیرا ونقصانا والصحیح من مذہب اصحابنا خلافہ وہو الذی نصرہ المرتضی یعنی زیادتی قرآن کی بالاتفاق
باطل ہی لیکن نقصان او تغیر کہ بعضی شیعہ اور حشویہ نے نقل کیا پر مذہب صحیح اسکی خلاف ہے اور اسی بات کو یاری دی مرتضی نی اور

مصنف انصوب بین ہی ہما نسبہ الی الشیعة من قولهم بوقوع التغیر فی القران لیس مما قال بہ جمهور الامامیة
وانما قال به شرذمة قلیلة لا اعتداد لهم فیما بینهم یعنی شیعونکی طرف نسبت تغیر قرآن کی جمہور کا قول نہین
ایک جماعت قلیلہ اسکی قائل ہی جنکی اعتبار نہین کذوب شیعہ ابن بابویہ ہرچند اول حال مین حذف و نقصان کا قائل تہا حیث
روی انه وجد بخط قرآن ابی محمد الحسن العسکری ما صورته اعوذ بالله من قوم حذفوا محکمات الکتاب
ونسوا رب الارباب والنبی ساقی الکوثر یوم الحساب علی ما فی التحفة آخر جب جبراً قرار صحت قرآن چارہ ندیکہا روایات
مذکورہ کی طرف کتاب الاعتقادات مین اپنی اعتقاد کو ٹہیک کیا اس معنی کر صدوق کہتی تو بجا ہی وعبارته ہکذا
اعتقادنا ان القران الذی انزله الله علی نبیه محمد صلعم هو ما بین الدفتین و هو ما فی ایدی الناس لیس باکثر
من ذلك و مبلغ سوره عند الناس مائة و اربعة عشر سورة و عندنا و الضحی و الم نشرح سورة واحدة و لایلاف
و الم ترکیف سورة واحدة و الانفال و توبة سورة واحدة و من نسب الینا انا نقول انه اکثر من ذلك فهو کاذب
ترجمہ کہتا ہی کہ اعتقاد ہم شیعونکا یہ ہی کہ جس قرآن کو حق تعالی نی اپنی نبی محمد رسول اللہ صلعم پر نازل کیا وہ یہی ہی جو دو دفتین مین
متداول اور لوگونکی ہاتہو مین متداول ہی اس مقدار سی زیادہ نہین اور ہنگی سورہ قرآن اہلسنت کی نزدیک ایکسو چودہ ۱۱۴ ہین اور ہماری
نزدیک والضحی اور الم نشرح ایکسورہ ہی اور لایلاف اور الم ترکیف ایک اور انفال اور توبہ ایک اور جو ہماری طرف نسبت کرتا
ہی کہ ہم قائل ہین کہ قرآن اس مقدار سی زیادہ ہی وہ جہوٹہا ہی ہم اسکی قائل نہین پہر وہی صدوق اس دعوی پر یون دلیل لاتا ہی
کما روی ان ثواب قراءة کل سورة من القران و ثواب من ختم القران کله و جواز قراءة سورتین فی رکعة نافلة والنهی
عن القران بین السورتین فی رکعة فریضة تصدیق لما قلنا فی امر القرآن و ان مبلغه ما فی ایدی الناس و من نهی
عن قراءة القران کله فی لیلة واحدة و انه لا یجوز ان یختم القران فی اقل من ثلثة ایام تصدیق لما قلنا ایضا
یعنی وہ جو مروی ہی کہ ثواب تلاوت ہر سورۂ قرآنیہ کا اور ثواب اوس شخص کا جسنی ختم کیا تمام قرآنکو اور جواز قرات دو سورتونکا
ایک رکعت نفلی مین اور منع ملانی دو سورتونکا ایک رکعت فرضی مین سبب ہماری قول کی تصدیق ہی قرآنکی مقدار مین اور منع قرات
مبلغ موجود کا تمام و کمال ایکشب مین اور عدم جواز ختم قرآن تین دن سی کمتر مین یہ تصدیق ثانی ہی ہماری قول کی وعلی ہذا القیاس احادیث
اور اخبار اور فتوای اہل اعتبار معتبر شیعہ مذکور ہین ایراد بالاستقصا مطول کلام ہی یہی قدر قلیل نمونہ وار محصل مرام یعنی اس
روایات صحیحہ اور معتبرات فصیحہ کی منطوقات صریحہ سی تکذیب اور تفسیق ملا زمان قائل بتحریف قرآن لازم آتی ہی کاش ابن بابویہ طرح
کہ بحکم ان الکذوب قد یصدق صحت اور کمال قرآنکی طرف رجوع فرماتی سہام کذب اور فسق کی نشانہ ہونی سی بچ جاتی کذوب سی
صدوق بنجاتی آپکو اپنی ہاتہون اسد جیکونہ بہو نجاتی ع مجتہد راز بان فضیحت کرد پہ جو رنہ نمفرر اسکساری ... اپنی
تمام آشنا بست ملازمان درکنار آپکی بہائی باپ بہی اس مجرم مین گرفتار ہین کہ کمال اور نقصان قرآن مین ایک واسطہ ٹہراتی ہین
تغیر یسیر اور تحریف غیر کثیر کا ڈہکوسلا سناتی ہین باین عبارت کہ اما تغیر یسیر در اعراب و تبدیل بعض حروف و نقصان بعض کلمات

و آیات و مخالفت ترتیب در جمع و تالیف آیات پس از روایات متعددهٔ فریقین لایح میگردد و
اخبار طرفین و تواتر معنوی آن مشکل ست علی ما فی الحدیقة السلطانیة و بالجملہ چون احادیث
صحابہ کبار در باب تحریف یسیر و نقصان قرآن فی الجملہ وارد شده و کذب تمام آنها
محتمل باشد و مجرد احتمال کافیست علی ما فی صوارم چو بیہ پس یہی روایات متحققہ ثابتہ بعینہا
بناتی ہین بلکہ کلینی کو بہی کہ روایت کرتا ہی ان القرآن الذی جاء بہ جبریل الی محمد صلعم
کراتی ہین اسواسطیکہ جمہور کی روایات کلینی کی مکذب ہین کہ قرآنکو زیادہ ما فی ایدی الناس سے کہ
بتاتا ہی اور اصل قرآن کو سترہ ہزار آیہ ہر اتا ہی اور روایت کلینی ملا زمان کی بہائی باپ کی
تغیر اور تحریف یسیر کی قائل ہین حالانکہ کلینی کی روایت سی معلوم ہو چکا کہ قرآنمین ہزار آیہ تہی اس حساب سے قرآنمین
نقصان دو ثلث کی قریب پہونچتا ہی کیونکہ قرآن موجود مین سر دست چھ ہزار چند صد آیا ہین پس دو ثلث نقصان کو تغیر
یا تحریف یسیر کہنا کمال سفاہت بلکہ مشابہ بہرزہ مجنون اور اہل بلاہت ہے اور معہذا اس تفسیر یسیر کا کوئی امامیہ قائل
نہین مجرد ابداع اور اعتبار ہی اسکی سند در کار والا تار و پود اجتہاد تار تار ہو گا ٥ اتنی بہتر نہین مضمون عقلی کی
منطقی بحث نہین مبحث قرآنی ہی ٭ و بالجملہ ان مقدمات بدیہیۃ الانتاجات سی کئی نتیجہ ہاتہ آئی ایک یہ کہ جو روافض دعوی
کرتی ہین کہ قرآن صحیح جسکو حضرت امیر نی جمع کیا تہا وہ امام آخر الزمان کی پاس ہی علی ما فی حق الیقین باطل ہے
بروایت شارح کلینی اور سنی اسی قرآن کی رواج اور شہرت کو امام زمانکی زمانمین فرمایا خلاف عقل ہی کہ جناب امیر اپنی خلافت
قرآن صحیح کو رواج ندین اور اوسکی نفع سی اہل اسلام کو محروم رکہین تا بحدیکہ اپنی اولاد اور عزیز سی بہی عزیز رکہین اور
باوجود بیوفائی اصحاب علی ما اعترف بہ الشیعة الکذاب خلافت منصوبہ کو اختیار فرمائین سبحانک ہذا بہتان عظیم ٥
گر مسیحا دشمن جان ہو تو ہو کیونکر علاج ٭ کون ہو سکی جب خضر بہکانی لگی ٭ دوسری یہ کہ بعض شیعہ جو فریب دیتی ہین کہ جناب
عثمان جامع القرآن نی قرآنکو جلایا خاک مین ملایا ان بہتان شیطان کو بموجب روایات صحیحہ اور قول صدوق غیر کذوب
عند الشیعہ گنجایش تصدیق نہین کیونکہ اگر یہ امر واقعی ہوتا قرآن کہان رہتا شیعہ محققین ایسی قول نا معقول کی قائل نہین
اور شیعہ متردد ین کو ہنوز احتمال ہی کہ بعض آیات کو جلایا علی ما فی منہج الفاضلین یا تمام قرآنکو جلایا یا دیگ مین جوش دیا علی ما فی
حق الیقین اس تقدیر پر متبادر ہوتا ہی کہ حرق یا خرق علی اختلاف الروایتین جو روافض اہلسنت سے نقل کرتی ہین علی تقدیر الصحۃ
نسبت بقرآن صحیح تہا بلکہ نسبت بقرآن غلط الآیۃ اور قرآن منسوخ التلاوۃ اسی احتیاط سی کہ آیندہ توریت انجیل کیطرح
اختلاف اور فتنہ سی آگندہ نہوی اور یہ دونو امر ظاہرا جای طعن نہین خصوصا شیعہ کے طور پر اسواسطیکہ قرآن غلط الآیۃ کی
پڑہنی مین گمراہی تہی بلکہ پڑہنی حج الا اوسکا بشہادت بعض ایمہ گمراہ چنانچہ جناب جہلم کب برادر ملا زمان نی حدیقہ سلطانیہ مین
اس معنی کی تصریح کی باین عبارت کہ در اواخر کتاب اصول کافی بسند خود از معلی بن خنیس روایت کردہ کہ ما بخدمت حضرت امام صادق

خاصہ دیدیم ورسیدہ از علمای اہلسنت ہمراہ بود پس ذکر قرآن بمیان آوردیم پس آنحضرت ﷺ فرمود کہ اگر ابن مسعود بر وفق
قرأت ما میخواند بیکی او کافر... سیعہ گفت گمراہ بود حضرت فرمود آری گمراہ بود انتہی اور قرآن منسوخ التلاوۃ خود قرآن نہیں
جیسا اسلام قلی کی بابی نی استقصاء الافحام مین اسکی تصریح کی کہ منسوخ التلاوت حقیقت قرآن ہی خارج ہی کما سیجئ
عبارتہ پس اگر حقیقت قرآن مخلوط الآیۃ یا منسوخ التلاوۃ کی ساتہہ اگر یہ معاملہ پیش آیا اہلسنت محل تشنیع نہیں یہان تو
شیعہ قرآن صحیح کی ساتہہ یہ معاملہ حرق یا خرق کا بضرورت جائز رکہتی ہین چنانچہ مجلسی نقل مجلس نے اپنی رسالہ اعتقادات
مین لکہا ہی کہ انکار القرآن والاستخفاف بہ کفر وکذا فعل یستلزم الاستخفاف بہ کحرقہ من غیر ضرورۃ والقائہ فی القاذورات
واما ما یستلزم ذلک کمد الرجل نحوہ الیہ فان قصد بہ الاستخفاف کفر والا فلا یعنی انکار اور استخفاف قرآن کا کفر ہی اور
ایسا ہی وہ فعل بہی کفر ہی جو مستلزم استخفاف ہی جیسی بی ضرورت جلانا نجاسات مین ڈالنا اور وہ جو مستلزم اس
استخفاف کو نہیں جیسی قرآن کیطرف پاؤن پہیلانا اگر بقصد استخفاف ہے تو کفر ہی واگر بقصد استخفاف نہین تو کفر نہین
الوقت ... ادعا باطل بقصدہ مدعی الولاء انکنت تدری فذاک مصیبۃ وانکنت لا فالمصیبۃ اعظم غرض یہ ہین برہان
عدم تحریف قرآن بروایات شیعہ اور مذاق اہلسنت پر اس امر کی برہان مستغنی عن البیان ہے خود صاحب مجمع البیان وغیرہ
انکی جانب سی مجیب اور معذرت خواہ ہین انکو تجشم استدلال کیا ضرور ہے چو کار بیفضول من بر آید مرا در وی سخن گفتن
نشاید اور تحقیق مقام یہ ہی کہ اہلسنت کی یہان جو روایت نقصان یا تحریف قرآن مروی ہی نہیں اور رجم وایتوں مین حفصہ نقصان
یا تحریف سمجہنا انکی خطا ہی فہم ہی معتبرات اہلسنت خصوصا کتاب ہدایت نصاب تنبیہ السفیہ مین کہ صاحب صوارم جو مین کے تار و پود
اور دہیر ہی اسکی افہام تفہیم علی وجہ التنبیہ والتعلیم قرار واقعی موجود ہی من شاء فلیرجع الیہ اسجا بطریق مشتی نمونہ از خروار
واندک دلیل بسیار ایک مثال مذکور ہوتی ہی باقی کو اوسی پر قیاس کر لینا مثلا بعض کتب مین عبد اللہ بن عمر سی ماثور ہی کہ
لا یقولن احدکم قد اخذت القرآن کلہ ما یدریہ ما کلہ قد ذہب منہ قرآن کثیر ولکن یقل قد اخذت منہ ما ظہر منہ
یعنی نہ کہی کوئی کہ مینی تمام قرآنکو لیا کیا جانتا ہی کہ تمام قرآن کیا ہی قرآن سی اکثر جاتا رہا یون چاہئی کہنا کہ جسقدر قرآن سے
ظاہر رہا مینی اوسکو لیا پس اہلسنت کے نزدیک اس قول اور امثال اس قول کی یہ معنی ہین کہ منسوخ التلاوۃ قرآن مین نہین
ما ظہر منہ کا لفظ اسپر دلیل ہی نہ یہ کہ منسوخ التلاوۃ یا منسوخ الآیۃ قرآن مین نہین کیونکہ نقصان تحریفی محل نزاع ہی نہ نقصان
نسخی یا غیر نسخی و فضل السیخ آب جواب سنکر بہت دست و پاچہ ہوئے ہر گز راہ اغوا کی نہ پائی بہزار تکاپوی لنگانہ اور جستجوی مجنونانہ
اسلام قلی کی پوسا کن کنتور نی اپنی درہنگا مستثنی سی اس عذر کو نکانا باستفادہ ملا زمان مجتہد زمانہ استقصاء الافحام
مین پیش خود اسکا جواب بایں عبارت ٹہانا کہ مختار بیش نیست زیرا کہ ہر قدر کہ منسوخ التلاوۃ شد از حقیقت قرآن حج ماہیت
آن خارج گردید آنرا قرآن دانستن معنی ندارد انتہی بقدر الحاجۃ اقول اہل انصاف پر صاف روشن ہی کہ یہ حرج لا یعنی
کسقدر پر پوچ اور بیمعنی ہی اسواسطے کہ ما بین الدفتین حقیقت مصحف عثمانی ہی نہ حقیقت مصحف ابن مسعود وغیرہ کہ اون مین منسوخ التلاوۃ

اور دعای قنوت مندرج تہا اور بشہادت امام صادق اونکا تالی اور قاری گمراہ بالیقین اونکا اطلاق قرآن کا تہا
طعن و فضل بابت احراق قرآن ابن مسعود وغیرہ بیجا ٹہریگا پس جائز ہی کہ ابن عمر نی انہیں قرآنکی [illegible] بقولہ لا یقولن
احدکم الی قولہ قد ذہب قرآن کثیر والاسا ری روایات سابقہ عدم ذہاب قرآنکی کیا معنی ہوںگی [illegible] مستبعد ہی جب مصحف فاطمہ
اور صحیفہ کاملہ کہ باعتراف جمع التقیین انجیل اہلبیت اور زبور آل محمد ہی مصحف میں داخل ہی اور کلام [illegible] خطا اللہ تعالی
او سپر مجازا بہی اطلاق مصحف یا قرآن کیگانہ آوی و بینہما بون بعید کما لا یخفی علی من القی السمع وہو شہید فانصف ولا تکن من المتابعین
الحاصل ما فی الدفتین قرآن تحقیقی کی ماہیت ہی کہ وہ مصحف عثمان ہی قرآن حکمی کی کہ مصحف ابن مسعود وغیرہ ہی اور بقیہ اہلبیت عمر کا
ارشاد اسکی نسبت ہی نہ اوسکی نسبت و فی الابنا بر روایات متقدمہ انقلاب عظیم پیش آئیگا اور کوئی رافضی بالا نجات کدہر لیجائیگا
ثم اقول مخفی نرہی کہ کتاب استقصاء الافحام نی اسیطرحکی خرافات سی املا اور التیام پایا ہی ع قیاس کن
زگلستان من بہار مرا جامع شریف النسب کریم الحرشی نی اس کتاب مین منتہی الکلام فاضل فیض آبادی صانہ اللہ
عن شرور الاعادی کا دعوی کیا سو یہ بیخبری ہی کجا منتہی کی ایرادات واقعیہ اور کجا استقصا کی خدعبلات واہیہ این الثریا
من الثری واین الخذف من اللئالی این الظلام من النور واین الظلال من الحرور واین الحق من الباطل واین الصحیح
من العاطل شاید اسی رکاکت جواب کے سبب بلا زمان نی اس کتاب کو ابن قلی کیطرف نسبت کیا جیسی بعض خرافات
مناسب سیدی صاحب کیجانب اضافت دیا یہ رواج اس فرقہ مین قدیم ہی شریف مرتضی کی طرف بہی خرافات نسبت
جمع کرکر حسنیہ کنیز کی سر تہوپا تا عوام اعتقاد جازم بہم پہونچائیں کہ اس مذہب میں جواری اور موالی سی ایسی مہمات
سرانجام پاتی ہین چہ جای حرائر و احرار افسوس کہ یہ دو نو ساده لوح خانہ بر انداز ننگ و ناموس کی وصف دعای [illegible]
اور دعوی مما عظم شانی ملا زمان یعنی ابن مجتہد قانی کی ہت کہنڈی پاپستانی کو نہ سمجہی یا اپنی علو نسبی مستور کی در پی
اظہار ہوئی اور بزور زر شرافت میسر و آفتہی کی خریدار شاید میر انیس کی ٹیپ کی ٹاپ انکی گوش خرد نہیں ہونچی کہ
قارون کا خزانہ ہو تو عزت نہیں ملتی دولت سی کمینی کو شرافت نہیں ملتی کالای بد بریش خاوند ہمکو اس بحث سی کیا
کام مقصود عدم نقصان اور تحریف کلام ملک العلام تہا وہ بحمد اللہ خاطر خواہ سرانجام ہوا اور مخالف مرنی کی کناری ہی
گو ابہی تک نہ موا الا ایہا القوم الاشرو لقد اہلکنا اشیاعکم فہل من مدکر انما اطنبنا الکلام خلاف دابنا فی ہذا المقام لانہ
کان مزلقۃ العوام من مغلطۃ المجتہد القمقام و اشیاعہ الطغام واللہ الہادی الی سبیل الرشاد وبہ نثقتی وعلیہ الاعتماد قال
المجتہد المعزول وندانستہ کہ الکنایۃ ابلغ من التصریح پس عیب پوشی خلف خلیفہ باین سحر کاری بنجاری ممکن نیست
وبحول اللہ اقول فی الواقع کنایہ ابلغ ہوتا ہی تصریح سی یہ بنجاری کیو بخوبی معلوم تہا اسیواسطی انزلت فی کذا کذا
کو انزلت فی ایتان النساء فی ادبارہن سی کنایہ لایا کیونکہ انزلت کی بعد لفظ حرمت کا مقدر ہی یا فی بمعنی من ہی اور
یہ بات بار بار باتفاق اہلسنت گذارش ہوئی کہ وطی فی الدبر حرام ہی اور وطی من الدبر حلال اگر ملا زمان کو یاد نرہی آپکے خاندان کا

مستغنی رہی ایسی وقت مین سجھن بلادر کا استعمال ضرور منشا اس تشنیع کا یہ ہی کہ ملازمان کی فہم رسا مین گذرا کہ ممکنی ہی اس
[illegible] باعث ہین معنی محمول لہی نہ بمعنی مذکور معقول اس سبب بخاری نی اخفای حال کیلئی کنایہ پر اکتفا کیا پس منشا
غلطی ناشی سوء فہمی ہی [illegible] تشنیع ع برین فہم و دانش بباید گریست ❊ اب اتہام عیب پوشی خلف خلیفہ رسول ابن داماد
متعلق دعوی بی دلیل قرآنی باسم نفاق و نیل واللہ الہادی الی سواء السبیل قال المجتہد المعزول خلاصہ اینکہ روایت
نافع را چنین نقل کردہ عن نافع کان ابن عمر اذا قرء القرآن لم یتکلم حتی یفرغ منہ فاخذت علیہ یوما
فقرأ سورۃ البقرۃ حتی انتہی الی مکان قال اتدری فیما انزلت قلت لا قال انزلت فی کذا و کذا
بخاری اینجا بنا بر مزید حیا چہرہ را از میان برداشتہ بجای او چنین و چنین آوردہ لکن قسطلانی در شرح صحیح بخاری
معنی کذا و کذا چنین نوشتہ ای فی اتیان النساء فی ادبارہن پس پردہ حیا را از رخ امام خود بخاری برداشتہ و چشم پوشی از عیب
پوشی او نمودہ و بحول اللہ اقول ہرگاہ باعتراف ملازمان ظاہر ہی کہ بخاری کی کذا و کذا کی تفسیر قسطلانی نی بلفظ فی اتیان
النساء فی ادبارہن کیا اور معنی فی اتیان النساء فی ادبارہن کی ابہی معلوم ہو چکی اور یہ معنی موافق تصریح ابن عمر ہی کہ
اس فعل کو حرام جانتی ہین اور لواطہ صغری کہتی ہین جیسا سابق گذرا پس چشم پوشی خلف خلیفہ کی عیب پوشی سی مجرد
دعوی ہی ہان اگر بخاری نی چشم پوشی بنابر عیب پوشی امام اور امام زادہ کی ہو گنجایش کہتا ہی کہ یہ بزرگوار یعنی ائمہ اطہار
اور اولاد شیعہ شیعہ اس فعل قبیح کی قائل اور فاعل تہی چنانچہ یہ معنی بتصریح استبصار وغیرہ واضح ہوی بخاری اور بخاری کی
امام مین یہ عیب کہان جس سی چشم پوشی ہوتی جنہین اور جنکی امام مین یہ عیب مقرری ہی البتہ اوسکی چشم پوشی ہو سکتی ہی ؎
گل و گلچین کا گلا بلبل خوش لہجہ نکر ❊ تو گرفتار ہوئی اپنی صدا کی باعث ❊ بخاری نی آدبار نساء قائلین بالاباحۃ کو رستی دخول
اور خروج سی بچایا محبس نجاست سی چہڑایا یہ مقام احسان ہی نہ جای شکایت اور شنان جناب ابوالکلب برادر ملازمان
اپنی تفسیر جدید مسمی بتوضیح المجید مین بسیاق لفظ کذا و کذا باینعبارت افادہ فرماتی ہین کہ کوئی اور جہت سوای پوشیدہ
رکہنی جائز رکہنی عبداللہ ابن عمر کی اس فعل مکروہ کو اور نہین معلوم ہوتا انتہی بلفظہ المشئوم واہ ری تیری کچی زبان
تمکا کیسی جان پڑا کہ بخاری نی ابن عمر کی بہید چہپای ڈالن تمہری بڑکی بہائی تو انکا جواب پائن جا اخیر کری آتوین کا
آتوان بگڑا ہی ع ولن یصلح العطار ما افسد الدہر ❊ اور تحقیق یہ ہی کہ اس کنایہ مین ابن عمر کی عیب پوشی منظور نہین
بلکہ رعایت بلاغت ملحوظ ہی جیسا واضح ہوگا ان شاء اللہ حضرت نی اپنی تصانیف مزخرفہ مین اس قسم کی چشم پوشی بغرض کنایہ
اختیار کی ہی نہج البلاغۃ مین ثانی جناب مرتضوی نقل کرتا ہی کہ للہ بلاد فلان فلقد قوم الاود و داوی العمد
واقام السنۃ وخلف البدعۃ ذہب نقی الثوب قلیل العیب اصاب خیرہا وسبق شرہا ادی الی اللہ
طاعتہ واتقاہ بحقہ رحل وترکہم فی طرق متشعبۃ لا یہتدی فیہا الضال فلا یستیقن المہتدی
یعنی قسم ہی اللہ کی بلاد فلانی کی ہین کہ راست کی اونہنی کجی اور درست کئی ستون اور قائم کی سنت اور کہو دہینکی بدعت

دنیا سی گیا پاک دامن کم عیب خلافت کی خوبی پائی پیشتر گیا فساد خلافت سی ادا کی طاعت الٰہی کو بیا پرہیزگاری کی
کوچ کر گیا آپ اور چہوڑ دیا لوگونکو مختلف راہونمین کہ اونمین نہ گمراہ راہ پاتا ہی نہ راہ یاب یقین پاتا شارح نہج البلاغہ نے
لکہا کہ فلان کنایہ ہی ابوبکر سی پس حضرت امیر نی جناب ابوبکر کو انہی صفتونکی ساتہہ موصوف فرمایا اور تہم اوسپر زیادہ بڑہایا
پس ہرگاہ یہ اوصاف منافی اعتقاد اہل نفاق اور عناد تہی حفظاً للمذہب صاحب نہج البلاغہ کی دست پاچہ ہوکر لفظ ابوبکر
کو حذف کیا اوسکی جگہہ کنایہ بلفظ فلان لایا تا اہلسنت کو تمسک ممکن نہو لیکن کرامت جناب امیر کہ اوصاف مذکورہ
اس کنایہ مبہمہ کو بطور صریحہ معینہ فرما رہی ہین فالحمد للہ ع دشمن اگر قویست نگہبان قوی ترست قال المجتہد
المعزول و عجیب تر و طرفہ تر ازین ماجرا اینست کہ باز بخاری ہمین روایت را بطرز دیگر آوردہ دران نیز خیانتی بکار
بردہ نوشتہ عن نافع عن ابن عمر فاتوا حرثکم انی شئتم قال یاتیہا فی رواہ محمد ابن یحیی الخ درین روایت بخاری بعد حرف فی
اندک کاغذ سفید را خالی گذاشتہ گویا اشارہ بہ بیت الخلا ساختہ بذکر د برنیز داختہ عیب پوشی صاحب تفسیر را در آن
انگاشتہ و این خیال محال ست چہ قسطلانی رو سپیدی بخاری را بروسیاہی مبدل کردہ بسیاہی نوشتہ بحذف المجرور ای الدبر
کما وقع التصریح بہ عند ابن جریر الخ پس سعی جمیل امام خود را در کتمان آن بباد فنا دادہ و بقول ایشان قول بیت الخلا
او دبر بلکہ ما فیہما ملا زمان عالی مقدار کو شاید بہت مرغوب ہے کہ بحکم من احب شیئاً اکثر ذکرہ بتکرار بلا مروت اوسے اپنی زبان
کو ہر بار پر اسکا ذکر بار بار ہی معلوم نہین کہ انہون ملا زمان زید مجدہ پر اعمش کا زور ہی یا پردۂ تعصب دیدۂ حق بین
کو رکہ مصداق و علی ابصارہم غشاوۃ ہو رہی ہین امر اول ظاہر ہی اسواسطیکہ علم فروتی باعث نقصان بینائی اور
عنکبوتی ہی اور امر ثانی ظاہر تر اسواسطیکہ باوجود ادعای مطالعہ قسطلانی مجرور فی سوجہا اور اس مجرور کی ترک کی وجہ نہ سوجہی
حالانکہ کتاب مذکور مین وجہ ترک مجرور دو طرح پر مذکور ہی ایک یہ عبارت کہ و اسقط المولف ذلک لاستنکارہ یعنی بخاری نے
اس مجرور کو مذکور نکیا اسواسطیکہ ذکر دبر کا مذموم سمجہا فی الحقیقت تبعاً خصوصاً جبکہ اتقیا بہی ہون حتی المقدور ایسی لفظ
کو زبان پر نہین لاتی اگر بیان کی ضرورت پڑتی ہی کسی اور کنایہ اور پیرایہ مین کہہ جاتی ہین اسیواسطی قرآن مجید مین
کہ افصح الکلام اور ابلغ النظام ہی ارشاد ہوا فاتوا حرثکم انی شئتم مدارک مین ہی ہذا من الکنایات اللطیفۃ
والتعریضات المستحسنۃ فعلی کل مسلم ان یتادب بہا و یتکلف بمثلہا فی المحاورات والمکاتبات
اور اسی قسم سی ہی اتیان الرجال اور لواطہ کا نام فاحشہ قال اللہ تعالیٰ و لوطاً اذ قال لقومہ انکم لتاتون الفاحشۃ
ما سبقکم بہا من احد من العالمین اگر قرآن مین کہ لا ریب فیہ اسکی شان ہی سی جناب عثمان کی تحریف کا گمان
تو کسی ہندی شرح ملا خوان یا منتہی قلی صاحب کی راحت جان ہے اسمای ستہ مکبرہ ابوک اخوک وغیرہ یعنی باپ تیرا بہائی
تیرا کی شرح پڑہوائی دیکہی تو ہنوک کی معنی مین الہن الشی المنکر الذی یستہجن ذکرہ کالعورۃ والصفات
الذمیمۃ والافعال القبیحۃ ہی یا نہین پہر اگر شرح جامی فہمی کی استعداد نہین تو سر دست گلستان سعدی ملاحظہ

مین لائی دیکھنی تو اتا زمان کی عجیب اور ہم داماں اور ہم سن اور ہم دن کی مدح و ثنا کس کنایہ لطیف سے بیان ہو رہی ہے

شنیده ام که در ایام روز با کهن پیری
که قفل بسملش از چشم مرغان نهفت
نهان کشید و نزد بر هدف که نتوان دوخت
که خانمان من این شوخ دیده پاک بسفت
پس از خلاف و شنعت گناه بسمله نیست

خیال بست به پیرانه سر که گیرد جفت
چنانکه رسم عروسی بود تمنا کرد
مگر بسوزن فولاد جامه بشکفت
میان شوهر و زن جنگ و فتنه خواست چنان
ترا که دست بلرزد گهر چه دانی سفت

بخواست دختری خوبروی بسمله نام
ولی بحمله اول عصای پیر بخفت
بدوستان گله آغاز کرد و حجت ساخت
که سر بشحنه و قاضی کشید و سعدی گفت
و بالجمله اس توضیح سی بخاری کی کذا و کذا

وجہ بھی نکل آئی بناءً علی ما وجدنا لک سابقاً دوسری یہ کہ اوسی قسطلانی مین کرمانی شرح بخاری سے منقول ہے کہ مجرور کو واسطے حذف کیا کہ اس مقام مین رعایت صنعت بدیع منظور ہے کیونکہ اس قسم کی حذف مجرور اور ذکر جار کو علم بدیع مین صنعت اکتفا کہتے ہین ومنہ قول ابن الفارض ع ان غاب عن الانسان عینی فھو فی ای فی قلبی لیکن ایسی صنایع کو کسی نکتہ کی لئے اختیار کرتے ہین وہ اس مقام مین یہ ہے کہ فی الدبر کہ بمعنی من الدبر ہے بظاہر وہم مین ڈالتا ہے کہ دخول فی الدبر مراد ہے یا دخول من الدبر اسواسطے اوسکو حذف کیا اور من الدبر یا فی موضع الحرث کو نہ لایا تا نقل حدیث کی وقت تصرف لفظی سے احتراز حاصل ہووے کسکو دکہائین اپنی طبیعت کی تیزیان افسوس اس زمانہ مین قدر ہنر نہین اب ارشاد ہو کہ حذف مجرور یعنی الدبر مین عیب پوشی صاحب زادہ خلیفۂ رسول کی کہان ہے وہ تو اس عیب سے ہمیشہ برکران ہے یہ عیب اوسمین جب تہا کہ فی الدبر بمعنی من الدبر اوسکی محاورہ مین نہوتا یا اکثر شراح اس مجرور کو موضع الحرث نہ بتاتے ہان عیب پوشی امام اور امام زادونکی البتہ متصور ہے کہ باعتراف استبصار اور اقرار علمای اصول اخبار وہ سب اس فعل بد کی مرتکب ہوتے آئے اور جواب سائل مین انا لا نفعل بطور تقیہ و تزویر کہتے آئے اسمین ابوجعفر بدبخت روسفیدہ ائمہ کی معاذ اللہ روسیاہی کی ساتھہ مبدل کر کر اپنی روسیاہ کیطرح دفتر سیاہ کر رہا ہے یا قسطلانی روسپیدی بخاری کی نعوذ باللہ روسیاہی سے مبدل کر گیا این ھذا من ذالک واین السمک من السماک کیا جولاہیکا تیر ہے جو چلیگا حاشا و کلا غرض بخاری کی امام کی سعی جمیل مشکور ہوئی اور زرارہ کی امام کا جہد بلیغ ہباءً منثورا ہوا انصاف شرط ہے اتنی شرم اور ہٹ دہرمی خوب نہین خدا کو جان دینی ہے اور موت کی نوید لینی ہے متمادرین دو دری ہا اتوسی سکون و هوای بقا نبود مجال چون چرا زد بر بیاید برآ درآ در درین برآید قال المجتهد المعزول فائدہ مفیدہ فخر رازی درینمقام طرفہ گاو تازی و بچہ بازی نمودہ در تفسیر کبیر فرمودہ نقل نافع عن ابن عمر انہ کان یقول المراد من الآیۃ تجویز اتیان النساء فی ادبارھن و سائر الناس کذبوا نافعا فی ھذہ الروایۃ انتہی این کلام مورد ملام است اولاً آنکہ تکذیب نافع راجع است بتکذیب بخاری کہ او ہمین روایت نافع را در صحیح خود آوردہ غایۃ الامر بکنایہ مرادش را بیان ساختہ آن ظاہر است دیگر تصدیق نافع بکذب و علاوہ آنکہ اکثر روایاتش در صحیح مذکور و دیگر صحاح مزبور است اگر او کاذب بودہ پس صحاح سنیان مشتملہ اکاذیب

بوده باشد و اخبار کاذبه را معدود در صحاح نتوان نمود و بحول الله اقول روایت نافع عن ابن عمر کی پر دیکہین ملازمان
زمین اور آسمان کو ایک کر رہی تہی جب سنتی آئی کہ عبد اللہ ابن عمر کی محاورہ مین فی بمعنی من ہی یعنی ظرف نہ فی بمعنی ظرف
کہیا کر بابت تکذیب نافع ضلع اور جگت بلکہ استہزا اور سخریت پر آئی بحکم المرء یقیس علی نفسہ الہام ہا لیمقام کی
نسبت لفظ گاوتازی اور بچہ بازی فرمانی لگی اور اوسکی کلام ہدایت انجام کو بتحکم اور تعسف تمام مورد ملام بتانی لگی
کئی وجہ سی حاصل وجاول کا یہ ہی کہ قطع نظر اس امر کی کہ تکذیب نافع سی تکذیب بخاری کی لازم آتی ہی صحاح اہلسنت اکاذیب
پر شامل ہوئی جاتی ہی کیونکہ صحاح مین اکثر حدیث بروایت نافع موجود ہی پس جواب اس ہذیان بی مکان کا یہ ہی کہ سابق
باخراج نسائی اور طبرانی عن ابی النضر گذر چکا جسکا ملخص یہ ہی کہ لوگون نی نافع کو کہا کہ تو کیا غضب کرتا ہی کہ ابن
عمر سی اتیان النساء فی ادبارہن روایت کرتا ہی کہا یہ مجہپر افترا ہی مین تو یہ نہین کہتا بات اتنی ہی کہ ایکدن جناب ابن عمر
نی فرمایا کہ قریش تجبیہ کی عادی تہی اور انصار باغوای یہود اسکی اعادی پس قریش کی تائید پر کریمہ نساءکم الآیۃ
نازل ہوا پس موجب اقرار نافع ظاہر ہی کہ نافع تکذیب ناس کی کر رہا ہی نہ ناس تکذیب نافع کی ہان امام صاحب نی جو تکذیب نافع
کی ارشاد فرمائی بر تقدیر صحت روایت بطریق فرض اور تسلیم ہی یعنی ملازمان ایسی کسی کج فہم نی تہتک کنیا ہوگا کہ یقینا
نافع ابن عمر سی اتیان النساء فی ادبارہن کا راوی ہی اوسکی جواب مین فرمایا کہ سلمنا ذالک و لکن سائر الناس کذبوا
نافعا ہی کج بحثی ملازمان کی کہ اس صورت مین تکذیب نافع سی صحاح کا اعتماد جاتا ہی پس جو آپ سمجہی ہین کہ مراد کذب سی
اس مقام مین خطا ہی اسواسطی کہ اس تقدیر فرض اور تسلیم پر اس کذب کی تفسیر ہو بعطف تفسیری سالم کی روایت
مین موجود ہی کہ عن عبد الله بن الحسن انه لقی سالم ابن عبد الله فقال له یا ابا عمر ما حدیث یحدث
نافع عن ابن عمر انه لم یکن یری باسا باتیان النساء فی ادبارهن قال کذب العبد او اخطا انما قال عبد الله
یاتون فی فروجهن من ادبارهن یعنی عبد اللہ بن الحسن کو سالم ابن عبد اللہ سی اتفاق ملاقات کا ہوا پوچہا کہ ای ابو عمر کیا بات ہی
کہ نافع ابن عمر سی حدیث کرتا ہی کہ وہ دخول فی الدبر کو جائز رکہتی تہی فرمایا سالم نی کہ یہ غلام کاذب ہی یعنی خاطی کہ روایت
مین اسکو خطا واقع ہوئی عبد اللہ ابن عمر میری پدر نی اتنا ہی فرمایا کہ عورتونکی قبل مین من جانب الدبر آنا درست ہی
اب بحکم اہل البیت ابصر بما فی البیت کہ ملازمان کی نصاحتین بیہم زبان زد زبان قلم ہی سالم کی قول صحیح و سالم
پر نظر کرنا چاہئی غلام کی قول خطا پر قول خطا پر ہی اعتماد کری جو مجتہد خاطی اور مستند قوم لوطی ہوئی طرفہ تر یہ ہی کہ کذب بمعنی خطا
یہان اسقدر تہتک مد نظر ہی ملازمان کی صحاح اربعہ کلینی اور من لا یحضر اور تہذیب اور استبصار جو باعتراف شیعہ باجمعہم
کاذبین بیدین اور ملعونین ایمہ طاہرین کی روایتوں سی مملو اور مشحون ہین اونپر مدار عمل اور اعتقاد ہی کیون صحاح شیعہ
اکاذیب پر شامل اور درجۂ اعتبار سی ساقط اور نازل نہین ہوتی ذرا ہشامین اور صاحب الطاق اور میثمی وغیرہ
کی حال اپنی کتب رجال مین ملاحظہ ہوئی کہ قطع نظر ارشاد ایمہ ہدی ودعای بد صبح و مساکہ میثمی عنا الکاذب

ویفتری علینا اهل البیت قاتلهم الله اخزاهم الله باہم انمین تکاذب جاری ہی ابن مسکان که دعوی روایت
(یعنی قتل کری انکو الله — یعنی رسوا کری انکو الله)
حضرت صادق سی کرتا ہی یاران صادق کہتی ہین تہا ہی ہرگز امام صادق سی اوسکو ملاقات نہین ہوئی ابو العیاش باجماع شیعه
وضاع اور کذاب ہی ابو بصیر نی خود اپنی کذب کا اقرار کیا باوصف ہذا تخمینا ربع کلینی اوسکی روایت سے منتظم ہی حضرت زراره
که ائمه اور اعلم بلکه امام اعظم فرقه ہین ابو عمر کشی کی کتاب مختار مین آپکا سجیه رضیه ملاحظه ہوئی که اوسکی حق مین اپنی امام کا کیا عقیده
تہا اور امام کی حق مین وه کیا بی ادبی اور کلمه نالائق ادا کرتا تہا که کسی نواصب اور خوارج سی متوقع نہین کتاب مذکور مین ہے
حدثنا محمد ابن الحسن محمد ابن عیسی عن علی ابن الحکم عن بعض خاله عن ابی عبد الله ع قال دخلت علیه فقال
متی عهدک بزرارة قال قلت ما رایته منذ ایام قال لا تبال وان مرض فلا تعده وان مات فلا تشهد جنازته
قال قلت زرارة متعجبا مما قال قال نعم زرارة شر من الیهود والنصاری ومن قال ان مع الله ثالث یعنی علی ابن حکم
کہتی ہین بعض شیوخ کہتی ہین که امام صادق نی مجہسی پوچہا که زراره سی ملاقات ہوتی ہی مینی عرض کیا که چند روز ہوئی که مینی اسکو نہین دیکہا
فرمایا اوسکی پروا نکر اگر وه بیمار ہو اوسکی عیادت کو نجا و اگر مری اوسکی جنازی پر حاضر نہو مینی متعجبانه عرض کیا که آیا زراره کی
حق مین یہ ارشاد ہوتا ہی که بصلاح ظاہر ہی آپنے فرمایا ہان اوسکی ظاہر پر مغرور نہو که وه بدتر ہی یہود نصاری سی
اور اونہون سی جنہون نی کہا الله کی ساتہہ تیسرا ہی ایضا حدثنا محمد ابن مسعود قال حدثنا جبرئیل ابن احمد
الفاریابی قال حدثنا العبیدی ابن محمد ابن عیسی عن یونس عن عبد الرحمن عن ابن مسکان قال سمعت زرارة
یقول رحم الله ابا جعفر واما جعفر فان فی قلبی علیه لعنة فقلت له ما حمل زرارة علی هذا قال ابا عبد الله
اخرج مخازیه یعنی ابن مسکان کہتا ہی مینی سنا که زراره کہتا تہا خدا رحمت کری ابو جعفر کو پر جعفر پس تحقیق میری دل مین اعتقاد ہے
که اوس پر لعنت خدا ہی راوی کہتا ہی که زراره کی اس عداوت کا کیا سبب کہا اسواسطی که امام جعفر اوسکی قبایح اور شنایع
بیان فرماتی تہی اور اسطرحکی اور روایات واہیه کتاب واہیه مصنفه شنعنه صاحب منتہی الکلام صانه الله عن شر اللئام مین مذکور ہین
من شاء الاستقصاء فلیرجع الیها **اقول** یہی اسباب واقع ہوئی که بملاحظه اس قسم تکاذب اور تخالف کی اکثر اہل تشیع مذہب
شیعیت سے رجوع کئی چنانچه شیخ الطائفه بل مرشد الطوائف ابو جعفر طوسی اپنی تہذیب مین شیخ مفید نامفید سی استفاده فرماتا ہے
محصل اوسکا یہ ہی که اوسنی کہا که ابو الحسن ہارونی اول حال مین شیعه خالص تہا اور امامت ایمه کا قایل آخر جب اخبار شیعه کو
مختلف اور متناقض اور متعارض پایا شیعیت کو چہوڑکر شافعیت کیجانب رجوع لایا اور اوسکی ساری شاگرد اور مستفیدی
شافعی المذہب ہوئی فی الواقع جو کوئی انکی مذہب مین اندک غور کری اور اونکی اختلاف اخبار پر اطلاع پاوی بیقین معلوم
کریگا که انکی مذہب ملمع اور مذہب مین راه نجات کی مسدود ہی ناچار اس مذہب کو ترک کر کر دوسری مذہب کیطرف رجوع لائیگا
وبالجمله اب ارشاد ہو که نافع کی کذب بمعنی خطا سی ملازمان کو یہ گمان فاسد پیدا ہوا که صحاح اہلسنت مین اخبار کاذبه کا اشتمال لازم آتا ہی
حالانکه علی الاصح من المذہب لازم مذہب کا مذہب نہین ہوتا یہان جو کذب حقیقی اور تکاذب تحقیقی سی بناء علی ما صرح به ثقات احبارہم

واقرب تا قدوا اخبارہم فی اسفارہم صحاح شیعہ پایۂ اعتبار سے ساقط اور بے اعتبار ہوئی جاتی ہین اسکی دفعیہ کی تدبیر بھی
سخن سازیکی لئی اپنی شہد ونکو بلائی کچھہ نہ بچیں فادعوا شہداءکم ان کنتم صادقین ے ای با دختران اتہمہ
آوردہ نتست ٭ اگر این خار واگر گل ہمہ آزردہ نیست ٭ قال المجتہد المغفور وثانیاً اینکہ اسناد تکذیب بسائر ناس
کذب محض است چہ اکثر قائلین بجواز آن از عظمای قدمای ایشان تصدیق او نمودہ اند واکثر تابعین او در تخصیص بودہ کما
سیتضح عنقریب ٭ بحول اللہ اقول قول تا قول بعض کو کہ ملا زمان نے قول اکثر قرار دیا کذب محض اور افترا پر افترا ہی کما سیتضح
عنقریب ہذا الاذاک ان اللہ ہداک اور یہ امر خود ظاہر ہی کہ مراد اکثر سے فرقۂ صحابہ اور تابعین ومن بعدہم وخدوہم من
ائمۃ المجتہدین ہی اور جو فعل یا قول کہ اکثر افراد فرقہ یا اکثر اشخاص قوم سے صادر ہوتا ہی اوسکی نسبت اوس فرقہ یا اوس
قوم کیطرف متعارف لغت اور عرف ہی کیا ملا زمان نے کتب عربیہ مین یقتلون قیم فعلوا کذا قالوا کذا نہین پڑہا
اس ہنگام مین اسناد تکذیب بسائر الناس کہ امام صاحب سے بہ نسبت نافع واقع ہوئی اصلا کذب اور غیر واقع نہین چہ جائیکہ کذب
محض ع سخن شناس نئی دلبرا خطا اینجاست ٭ وسعہذا وہ قول متضح خواہ قول بعض ہو خواہ قول اکثر ہرگاہ اپنی ظاہر پر نہین
بلکہ بشہادت جمہور کہ اوسکا محصل اہلسنت کے مذہب کیجانب رجوع کرتا ہی اسناد تکذیب بسائر الناس بمعنی خطای فہم صدق
محض ہوگا نہ کذب محض من بعد صدق کو کذب اور کذب کو صدق سمجھنا ملا زمان ہی کا کام ہی کوئی اس آپکی کذب کو
صدق جانیگا لاحول ولا قوۃ الا باللہ ع این خیال است ومحال است وجنون ٭ قال المجتہد المغفور وثالثاً اینکہ
تکذیب نافع درین روایت نافع برای اہلسنت نیست زیرا کہ آن بیچارہ منفرد دران روایت نبودہ چنانچہ نسائی
بسند خود از یزید ابن رومان واو از عبید اللہ ابن عبد اللہ ابن عمر کہ نبیرۂ عمر ابن خطاب بودہ از پدر خود ابن عمر روایت
کردہ کہ او مضائقہ نمی نمود از وطی فی الدبر کما فی الدر المنثور ونیز سالم ابن عبد اللہ از ابن عمر مثل نافع روایت کردہ وایضاً
ابو حباب مانند نافع از ابن عمر روایت کردہ وسیتضح ذلک فیما یاتی خلاصہ فتوای ابن عمر در اباحت وطی فی الدبر نشست از بام
افتادہ است کہ درمیان سلف معروف ومشہور بودہ ٭ بحول اللہ اقول مخفی نر ہی کہ ملا زمان نے عبارت منثور
کی ترجمہ پر اکتفا کیا اسواسطیکہ تصرف معنوی مقصود ہی عبارت کتاب مذکور کی یہ ہی کہ اخرج النسائی من طریق
یزید ابن رومان عن عبید اللہ ابن عبد اللہ ابن عمر ان عبد اللہ ابن عمر کان لا یری باسا ان یاتی
الرجل المراۃ فی دبرہا ٭ لا یری باسا کا ترجمہ کہ او مضائقہ نمی دید ہی او مضائقہ نمی نمود ارشاد ہوا تا معلوم ہو کہ
ابن عمر اس فعل کی تنہا قائل ہی تہی بلکہ فاعل بہی تہی حالانکہ اس تصرف پر بہی مدعا فوت ہی اسواسطیکہ برابر گوش گذار ہوتا آیا کہ ابن
عمر کی محاورہ مین فی بمعنی ظرف ہی نہ بمعنی طرف اگر ملا زمان کو غرا یا دخلطر نر ہے تو یا د دیدہ کا کیا قصور ے خدا نشناس کا
جو ماتہی یہ انکی نسبت سے ٹہیکا ٭ عجب کیا سب مین واقف آدمی بتلا ہی ہیٹیکا ٭ ہان اگر فرمائین کہ مفہوم من الدبر والا امر
اوس مانہیں نا بہ النزاع نہہا تو اوسکا دفع یہ ہی کہ ... اوس مانہیں بعض اشخاص نے القبل من الدبر کی وطی دبر میں تشبیہ کردی ہو

اور پھر ابن عمر رضہ نے نفی باس فرمایا ہو کیونکہ اس احتمال کی استحالہ پر کوئی دلیل قایم نہین اور کیا عجب کہ بعضون نے انصار
کی طرح سمجھا ہو کہ عورتکو تو پر پشت برلٹانے کیطرح حلال نہین اور تسلیم کہ یہ روایت وطی فی الدبر مین نص ہی لیکن احتمال
سابقہ کہ عبد اللہ ابن عمر سے حرمت وطی مذکور مین مذکور ہوئی باعث ہونا اس وطی کا لوطہ صغری اور منافی ایمان سمجھا
ایضا نصوص قطعیہ ہین انکو یہ روایت رحمان کی معارض نہوگی اور اسیطرح سالم ابن عبد اللہ کی روایت کو جسمین کذب العبد
واقع ہی یا روایت ابو حباب کو جسمین تخمیص کا ذکر ہی کما مر قبیل نہ ادو نو روایت آیندہ معارض نہین ہو سکتین سوا اسکے ان دونو
روایت آتیہ مین مثل ما قال نافع واقع ہی اور نافع کا حال باقرار نافع معلوم ہو چکا کہ اونسے بہ نسبت ابن عمر بابت فتوی وطی
فی الدبر کذب واضح کہا پس بر تقدیر یکہ نافع اور نافع کی شرکا کی روایتوں مین انکار وطی فی الادبار یا فی الادبار بمعنی من الادبار نہو
نافع اور نافع کی شرکا کی تکذیب بمعنی تخطیہ کہ جمہور کی روایات معمول مفتی بہا کی مخالف ہی اہلسنت کیلئے نہایت مفید اور نافع ہے
اور مجھ نہین کہ قوم کو دافع نہ غیر نافع وغیر دافع اور فتوی ابن عمر کا جواز فعل شنیع کی نسبت فضیح مراد آسہ اور تکلف عرج
ناعم ہو ادعوای مجرد اور ادعا نری سند ہی سوا اسکے علامت فتوی کہ بہ آخذ و بہ یاخذ و علیہ الفتوی و بہ یفتی و علیہ الاعتماد و ہو المعتمد
وغیرہا ہی کسی روایت مین مذکور ہی التشاعر ہوئی و الا لعنۃ اللہ علی الکاذبین نعم الانیس و بئس القرین ہی اب بتامل اور
انصاف جو اس ملاحظہ ہو کہ فتوی ابن عمر کا اباحت وطی فی الدبر مین طشت از بام افتادہ ہی یا کذب جناب کا غوغا بین الانام سنہ
ہو کچھ نہی چھپا نہین جیسا کی ترا نہین ہر کسیکہ [illegible] پیرا تذکرا نہین ہ قال المجتہد المعزول ہ مانند انس ابن مالک
تصدیق رواۃ آنجناب تکذیب بقاہ آن بیہودہ و سیاتی فیما یاتی و بحول اللہ اقول فیما یاتی کی سیاقی مین کہ در منشور سے
منقول ہی لفظ مالک ابن انس ہی نہ انس ابن مالک اگر سہوا یہ قلب پیش راہ ہی علت شیخوخت عذر خواہ ایسے غفلت ہون اور
علت والد گوان سے حقتعالی نجات بخشی ع زینچنین بہ زندگانی مردہ بہ ہ و اگر قصدا اس قلب کی ساتھ قصد متعلق ہوا تو ولد القلب
تو نہین کہہ سکتا مگر یہ تو ہی کہ باپ کا بیٹا ہونا علی سبیل الانقلاب ممتنع ہی اللہم الا فی ھذا القوم لا یمتنع الامکان
و کیف لا کہ یہ امکان صورت متعہ لیہ سوا نہین متحقق ہی اسطور پر کہ زید نے مثلا سفر مین متعہ کیا علوق ما بعد انقضای مدت حمل
خالد پیدا ہوا ہرگاہ ابن حق اب ہی زید خالد کو لیکر راہی ہوا خالد بعد وفات زید جب سن شعور کو پہونچا اتفاقا اوسیمقام مین آیا
اپنی ماکو زن متعہ بہا سمجھکر متعہ مین لایا اسصورت مین خالد پسر زید پدر زید ٹھہرا اور زید پدر خالد پسر خالد کا بیٹا اپنے باپ کا
باپ ہوا اور باپ اپنے بیٹے کا بیٹا وھل ھذا الا ملعبۃ الصبیان و مضحکۃ الثکلان اور ہرگاہ مالک ابن انس متعہ کی
قائل نہین بلکہ فاعل پر حد تجویز فرماتے ہین اونکا باپ ونکا بیٹا نہین ہو سکتا مجوزین متعہ خصوصا مالک نام جو شیعہ مین ایک مجتہد
گمنام ہی جسکی اشتراک اسم سے صاحب ہدیہ التباس مین پڑا البتہ اسکا باپ وسکا بیٹا اور اوسکا بیٹا اسکا باپ ہو سکتا ہی
فاعتبروا یا اولی الالباب ان ہذا الشئ عجاب افسوس کہ با وصف اس ظرافت و مطائبہ کی پھر بھی جولاہیگا تیغ نہ چلا ہ
محو ابتلائی خنجر فولاد آیا ہ ذبح کرنا بھی نہ تجکو مری جلاد آیا ہ بالجملہ ملازمان کی باتی کی راہ بشرط تصدیق رواۃ مالک گرانکی روایت

مین فی الدبر کا لفظ ہی وہی بات فی ما سبق اور فیما یاتی کی ترتیب پائیگی کرفی بمعنی ظرف ہی نہ بمعنی طرف پس اہلسنت کے
مدعا کو روات مالک کی نہ تصدیق منافی ہی نہ تکذیب مضر و سیعلمون غداً من الکذاب الاشر اب مناسب ہے کہ مستخرانہ اس شعر کا
مضمون ورد زبان رہے ع نہ شستی گرد کین از خاطر یارو بگوای گریہ کار من چہ کردی ** قال المجتہد المغرور **
وابن عبد البر مالکی گفتہ الروایۃ عن ابن عمر بہذا المعنی صحیحۃ معروفۃ عنہ مشہورۃ انتہی ** و بحول الله **
** اقول ** مشار الیہ ہذا کا وہی فی الدبر ہی بمعنی طرف نظر فی پس صحیحۃ معروفۃ مشہورۃ سی مقصود یہ معنی ہین تو یہ بات نہ
کہی کہ مشار الیہ اسکا شان نزول آیہ کیونکہ کریمہ نساؤکم الآیہ کی شان نزول مین یہی امر مشہور اور معروف ہی کہ یہود اوضاع
مختلفہ اور اشکال جداگانہ وطی پر استہزا کرتی تہی اور قریش جو ان اوضاع اور اشکال کی معتاد تہی انکو نا پسند رکہتیں اوسپر اس آیہ نے نزول پایا پس ابن عمر سی یہی معنی مشہور ہین یہ کہا نسی معلوم ہوا کہ ابن عمر نی کہا کہ اس
آیہ سی وطی فی الدبر لا بمعنی من الدبر ثابت ہے پس ملا زمان کا یہ استدلال خام خیال اور مخترعات وہمیہ کالمشتاق کالاغوال
ع ہر انکہ تخم بدی کاشت و چشم نیکی داشت دماغ بیہودہ پخت و خیال باطل بست ** قال المجتہد المغرور **
اخرج ابن راہویہ والدارمی و ابو داؤد و ابن جریر و ابن المنذر والطبرانی والحاکم و صححہ البیہقی فی
سننہ من طریق مجاہد عن ابن عباس قال ان ابن عمر الله یغفر لہ اوہم انما کان ہذا الحی من الانصار الی آخرہ
وزاد الطبرانی فی آخرہا قال ابن عباس قال ابن عمر فی دبرہا فاوہم ابن عمر الله یغفر لہ انما کان الحدیث علی ما ذکرنا ** و بحول
الله ** ** اقول ** آخر روایت اخراج ابن راہویہ کا در منثور مین یہ ہی انما کان ہذا الحی من الانصار متصلا یہ ہی وہم اہل وثن
مع ہذا الحی من الیہود وہم اہل کتاب کانوا یرون لہم فضلا علیہم فی العلم فکانوا یقتدون بکثیر من فعلہم
وکان من امر اہل الکتاب لا یاتون النساء الا علی حرف و ذلک استر ما یکون المرأۃ فکان ہذا الحی من الانصار قد اخذوا
بذلک من فعلہم وکان ہذا الحی من قریش یشرحون النساء شرحا و یتلذذون منہن مقبلات و مدبرات
و مستلقیات فلما قدم المہاجرون المدینۃ تزوج رجل منہم امرأۃ من الانصار فذہب یصنع بہا ذلک
فانکرتہ علیہ وقالت انما کنا نؤتی علی حرف فاصنع ذلک والا فاجتنبنی فسری امرہما فبلغ ذلک رسول الله
فانزل الله نساؤکم حرث لکم فاتوا حرثکم انی شئتم یقول مقبلات و مدبرات بعد ان یکون فی الفرج وانما کانت من قبل دبرہا
فی قبلہا و زاد الطبرانی قال الخ یہ ہی پوری روایت اور محصل معنی اس روایت کی یہ ہین کہ ابن عباس نے بتاکید فرمایا کہ خدا
ابن عمر کو بخشی اوسکی عبارت نے لوگونکو وہم مین ڈالا بات اتنی تہی کہ انصار مین ایک گروہ بت پرست تہا یہود کی صحبت کے
سبب اکثر رسم اور عادت مین انکی اقتدا کرتا تہا اور یہ یہود اپنی علم اور فضل پر مغرور تہی سوای ایک طور یعنی اتیان فی القبل
من القبل صحبت نکرتی تہی اور کہتی تہی جسقدر زن مستور الحال ہو بہتر ہی انصار انکی صحبت اور مخالطت کی سبب اس
خیال مین گرفتار تہی اور قریش باتنحاء مختلفہ مقبلات اور مدبرات اور مستلقیات جماع کرتی تہی جب ان قریش نے مدینہ آنیکا

اتفاق ہوا انہین کی بیبی ایک زن انصاریہ سی نکاح کیا چاہا کہ اپنی طور پر پیش آوی انصاریہ نی کہا ہماری یہان ایسی طور
اور معمول نہین اگر یہ طور منظور ہو فبہا ورالا دور ہو قصہ پہیلا حضرت تک پہونچا آیۂ نساء کم آیا فرمایا وطی کرو عورتون سی جسطرح
چاہو خواہ اونکی رو تمہاری طرف ہو خواہ پشت بشرطیکہ دخول فرج ہی مین ہووی اور وطی پشت کیطرف سی قبل مین تہی اور
طبرانی کی روایت مین اتنا اور ایزاد ہی کہ ابن عباس نے فرمایا کہ ابن عمر اپنی محاورہ مین دبرہا بول گئی اس سبب بعضی لوگونکو وہم پیدا
ہوا خدا اونکو بخشی لفظ حدیث اسطور پر منصوص تہا کہ وطی فی الدبر حرام ہی یہ ہی ترجمہ پوری روایت کا جسکو ملازمان نے مع الاصل
ترک کیا تا روایت کی خاتمہ کی عبارت کہ یقول مقبلا و مدبرا بعد ان یکون فی الفرج الخ منافی تقریب نہو سو بحمد اللہ بعد نقل روایت
تمام اہل فہم اور ادراک پر واضح ہی کہ یہ منافی مدعا ہی کیونکہ اس روایت کی کس لفظ سی مفہوم ہوتا ہی کہ ابن عمر کی مذہب پر وطی فی الدبر
حلال ہی وہ تو [illegible] لفظ فی دبرہا کا بولی کہ اوس سی بعضی وہم مین پڑی اور یہ امر آخر ہی کہ وطی فی الدبر کی استدلال مین ہرگز ملازمان کی
کام نہین آتا اسواسطیکہ مقصود ملازمان ہی کہ جناب ابن عمر اور بیشتر علمای پیشین وطی فی الدبر کا فتوی دیتی تہی واین ہذا من تلک
الروایۃ کما لا یخفی علی اہل الدیانۃ والدرایۃ اب اس فعل کی صلہ مین سوای نقد گرانبہای اس شعر کی اور کیا پیشکش ہوئے
شعر: تشیوۂ جعل و تقیہ بفوات گبوت آنچہ شنیدم ہمہ داری ندو تنہا داری ؛ قال المجتہد المغرور اقول جزم بوہم خلاف
جزم نسبت چہ گویم وہم در ہر دو جانب متطرق و احتمال خطا فی الاجتہاد در ہر طرف گنجایش دارد وکیفما کان تجویز ابن عمر ثابت
خواہ بسبب [illegible] ابن عمر بر زعم خود گناہی ننمودہ تا طالب مغفرت الہی بودہ باشد پس دعا ابن عباس
بقول غفر اللہ یغفر لہ دعا بر محمول خواہد بود وقال ابن عبد البر الروایۃ عن ابن عمر بہذا المعنی صحیحۃ معروفۃ عنہ
مشہورۃ و یجعل اللہ اقول اہلسنت نے نسبت ابن عمر کہان وہم کا جزم کیا کہ خلاف جزم ہوا یہ سارا ملازمان کی غلط فہمی کا
منشا ہی اسواسطیکہ روایت مذکورۂ بالا کہ اوسکو ملازمان نے الانی الی آخرہ کہکر ٹالا اوسمین لفظ فاوہم ابن عمر واقع ہی بصیغۂ متعدی
من الایہام نہ فوہم بصیغۂ لازمی من التوہم اور اس فاوہم کا ترجمہ باین عبارت حوالۂ خامۂ خدیعت ختامہ ہوا کہ یعنی مجاہد
از ابن عباس روایت کردہ کہ او گفت کہ ابن عمر خدا بخشد او را وہم کردہ انتہی پس معلوم نہین کہ یہ خطا اولادی ہی یا ناسخ تہذیب کی
بہرحال اس خطا کی عطا پیشکش ہوچکی یہی طلب مغفرت پس ملاحظہ ہوئی کہ وہ ابن عمر سی منتقل ہوکر کسکی جانب متوجہ ہوتی ہے
کہ اللہ یغفر لہذا المجتہد الخاطی المخطی الذی خطاء خطاء فہو یخطاء فی انہ یخطی اس صورت مین توہم وہم
کہ دونو جانب یعنی ابن عباس اور ابن عمر کیطرف متوہم ہوا توہم محض اور محض توہم ہی ہرگز اونکی اجتہاد مین خطا کا احتمال نہین
یہ احتمال ملازمان کی خطاء اجتہاد اور فہم کی فساد کیجانب راہ پاتا ہی و بالفرض اگر وہم کی مقام مین وہم بہی ہوتا تو بہی جانبین مین
توہم وہم کی گنجایش نہ تہی اسواسطیکہ زیادہ برین نیست کہ اس ہنگام مین جناب ابن عمر سی اباحت وطی فی الدبر مفہوم ہوتی وہ
پایۂ اعتبار سی ساقط تہی کیونکہ فریقین مین اعتبار شہرت اور ما اتفق علیہ جمہور الملت معتبر ہی چنانچہ جناب ملا کرب اپنی حدیقۂ سلطانیہ
مین [illegible] تصدیق فرماتی ہین حیث قال کہ و در روایتی از تہذیب آمدہ کہ آنحضرت صلعم پنج رکعت نماز بسبب سہو بجا آورد و ہرگاہ

۵ یعنی خدا بخشی ابن عمر خدا بخشد او را وہم کردہ یعنی خطا مین گرفتار ہوا پس دو خطا کرتا ہی اور ونکی خطا ہوتا ہی ۱۲

ترجمہ آنحضرت را منتبہ ساختند بعد تکبیر دو سجدۂ سہو بجا آورد و فرمود کہ این امر عثمان میگویند و امثال ہمین روایات مستند صدوق اند چنین اخبار اگرچہ متعدد است لیکن مخالف مشہور است و معارض آن کہ موافق جمہور است نیز مرویست چنانکہ شیخ باسناد خود از زرارہ نقل کردہ کہ گفت از حضرت امام باقر علیہ السلام پرسیدم کہ آیا رسول خدا صلعم سجدۂ سہو بجا آوردہ آنحضرت فرمودند نہ انتہی بقدر الحاجۃ پس پہلی ملازمان اپنی گھر کی خبر لین پھر اہلسنت کو الزام دین ع حیف ہی ای رافضی بی ہنر اپنی گھر کی بہی نہین تجکو خبر ٭ اور یہ جو ارشاد ہوا کیف ماکان تجویز ابن عمر ثابت است الخ پس بملاحظہ لفظ فی و بریہا اصلا تجویز ابن عمر کی ثابت نہین ہوتی شدت وہم نہ بجودت فہم دعوی اس تجویز کا تحکم بحت متولد باکل اموال الناس بالسحت ہی اگر خدا توفیق فہم عطا فرماوی اگر بعد ملازمان اس تحکم پر اصرار فرمائینگی الزام لازم غیر متعدی اوٹھائینگی کیونکہ بعینہ باین تقریب یافتہ تحریر ملزم کہیگا کہ بنابر افادہ حدیقہ روایت زرارہ کہ موافق جمہور ہی اور مشہور اگرچہ معارض روایات مستندہ صدوق لقبی کذو حقیقی ہی لیکن کیفما کان تجویز صدوق ثابت ہی خواہ بسبب شہرت ہو خواہ بسبب عدم شہرت پھر علاوہ اسکی بہت سی باتین بہت سی تحریر ہیں مستنبط ہوتی ہین مثلا خلافت خلفا اور اقتدای جناب مرتضوی پس اینہا اور تزویج کلثوم بنت حیدر صفدر بجناب امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ وغیرہ علی لا یخفی کہ باجماع اہلسنت یہ امور باستحقاق اور بلا تقیہ و نفاق اور برضا اور اتفاق واقع تہی اور باجماع شیعہ بغصب اور نفاق اور اکراہ اور شقاق پیش آئی قائل کہہ سکتا ہی کہ بنا بر علی اعترافکم کیفما کان خلافت ثابت ہوئی خواہ بغصب خواہ بلا غصب اور جناب شیر خدا انکی اقتدا کی ٹہیرہ مین آئی تو سہی خواہ بتقیہ خواہ بغیر تقیہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ جد اور بتول اطہر کی داماد ہوئی تو خواہ باکراہ خواہ بی اکراہ اب قطع نظر از ج الزامات صریحہ صحیحہ منتفعہ غیر مندفعہ بنا بر علاقہ مصاہرت فیما بین جنابین مدعیان ولای دودمان خسرالی کو جناب فاروقی کی نسبت ناتا رشتہ بہم پہنچانا بہتان ہی کیا ہی فی البدیہہ اسکا جواب فرمائی کہ غیرت کی جا ہی والا مشتی کہ بعد از جنگ یاد آید بر کلہ خود باید زد جو اگر کی بدشگونی کو اپنی ناک کاٹی گا وہ سکی یہی سزا ہی ع گرد ختر رز عشق مین یار و نسی لگی ہی ٭ زاہد تو برا مانی تو کیا تیری سکی ہی ٭ اور یہ جو فرمایا کالابن عمر بزعم خود گناہی ننمودہ الخ فی الواقع ابن عمر بیگناہ ہین اسیواسطی طالب مغفرت نہوئی دعوای طلب مغفرت او نیز بہتان ہی کسنی کہا کہ وہ طالب مغفرت ہوئی ہان اونکی محاورہ مین جو بعضون نی بحبر دسماع توہم پیدا کیا کہ بصورت خطا تہا او سپر ابن عباس نی بدولت طلب مغفرت اللہ یغفر کہ فرمایا بعضون ابن عمر مطلوب المغفرت ہوئی نہ طالب المغفرت اور معہذا طلب مغفرت لنفسہ و لغیرہ یا توبہ کرنا ضرور کہ بمقابل گناہ یا خطا ہی کی ہو خود مصنف حدیقہ سلطانیہ توبہ اور استغفار کی حق مین لکہتا ہی کہ آن تذللی ہست نزد حق تعالی کہ بآن حق تعالی را بلطف می آورد اگرچہ دران گناہی نباشد چنانچہ در احادیث عامہ و خاصہ وارد شدہ کہ رسول خدا صلعم روزی ہفتاد مرتبہ استغفار میکرد بیگناہی انتہی پس طلب مغفرت ابن عباس نہ بمقابل معصیت یا غضب ہی بلکہ بنحو رحمت او شفقت ہی و الاسابق جو زرارہ کا قول مذکور ہوا کہ نسبت بامام باقر رحم اللہ ابا جعفر کہا شیعہ کیطور پر منافی عصمت ہوگا و بعد اللتیا و التی اگر بالفرض ابن عمر سی اس مقدمہ مین خطا ہی واقع ہوتی محل اعتراض نہتہا اسواسطی کہ بنابر قرارداد اہلسنت ابن عمر ائمہ اطہر کی طرح معصوم نہین کیونکہ

بشہادت نہج البلاغت جناب امام الائمہ خطای فی الجملہ کی اپنی نسبت معترف ہین چہ جای ائمہ دیگر حیث قال فیہ لا تکفوا
عن مقالۃ بحق او مشورۃ بعدل فانی لست بفوق ان اخطی ولا آمن ذالک من فعلی یعنی ای لوگو مجکو
حق کہنی اور نیک مشورہ دینی سی باز نرہو کہ مین خطاسی محفوظ اور اپنی فعل سی مامون نہین اس ارشاد سراپا رشاد کی موجب
روافض سوای انبیا کی اور ونمین عصمت کا پچڑ لگاتی تہی وہ بہی نہ تہما و بالجملہ دونو صورت خطا اور عدم خطای ابن عمر
ابن عباس کی دعا فضولی نہ ٹہری اور ابن عبدالبر کی شہرت قائلہ کا جواب منہ کو اور متردین کی کانو نسی پنبۂ غفلت دور
ہوچکا اعادہ کی حاجت نہین ہے سو بار سنگسار کیا اہل شرع نی پر ابتک تمہاری لکو ہی عشق بتان عزیزۂ قال المجتہد
المعزول تحقیق و تفریع در ینمقام تشنیع از پائین ببالا میرود و از حضیض باوج اعلی مترقی میشود
بیانش آنکہ غالبا افادۂ خلیفہ را استفادہ از والد ماجد خود دش بودہ باشد و بحول اللہ اقول جہوٹہی پر لعنت کہ
بیش بات جب ثابت ہو کہ جمہور اور ابن عمر اور خود جناب عمر کما ہو مراد سیجہی نہ قائل اس فعل شنیع کی ہین نہ فاعل
اب تمام کلام مین اہلسنت کے نسبت تشنیع پائین سی بالا اور حضیض سی اوج اعلی کیطرف کیونکر چڑہتی ہی اور استفادہ ابن عمر کا
افادہ جناب عمر سی کیونکر نتیجہ دیتی ہی ہان بشرط انصاف دور از اعتساف ادنی تامل و کتب شیعہ سی واضح ہوتا ہی
کہ بنا بر تہذیب استبصار اور تصریحات فرقۂ اشرار معاذ اللہ اس فعل کی فاعل اور اس عمل کی قائل حضرت امام صادق و امام
رضا ہوتی آئی کہ بانفاق شیخ الطایفہ بل ابو الطوایف ابو جعفر طوسی وغیرہ احتمال تقیہ اور تزویر کا بہی انکی نسبت منفی اور منتفی
جیسا باتم تفصیل ہوا البتہ تشنیع پائین ماموم سی بالا اور حضیض معصوم سے اوج اعلی کو
پہونچتی ہی کہ نعوذ باللہ علی سبیل التعاقب بل علی نسبۃ التضایف و التطابق ان دونو اماموں نے اپنی آبای کرام کی افادہ سے
اس نتیجہ کا استفادہ کیا اسصورت مین تشنیع اور تفظیع فظیع شیعہ پر منطبق ہی نہ اہلسنت پر کہ اصلا اس فعل بد کی گرد نہین جاتے
فاعل اور قائل پر تعزیر تجویز فرماتی ہین فما لہولاء القوم لا یکادون یفقہون حدیثا و کیف لا حاقل کو اندک تعمق سے
بطریق مقایسہ اور تمثیل تصور تصدیق ہوسکتا ہی بیان اسکا یہ ہی کہ ملازمان کسکس وقاحت اور سواد شیعیت پر خاک ڈالینگی
اس قسم کی بو جیات سے عبادات و چہ عادات کتب معتبرہ شیعہ مشحون ہین مثلا اس قوم مین خمر طاہر ہی نص علیہ ابن بابویہ و الجعفی و ابن
عقیل اور پیپ لہو مذی ودی کی نکلنی سی وضو نہین جاتا فی من لا یحضر کلما خرج من الطرفین من دم و قیح و مذی و ودی
وغیر ذالک فلا وضوء فیہ ولا استنجاء اغلام امارد سی غسل لازم نہین آتا فی خلاصۃ المذہب و فی وجوب الغسل
بوطی الغلام تردد اور لواطت نسا سی اگر انزال ہو مرد پر غسل ہی الا نہین اور زن پر دونو صورت مین غسل نہین فی الاستبصار
اذا اتی الرجل المراۃ فی دبرھا ولم ینزل فلا غسل وان انزل فعلیہ الغسل لا علیہا نماز مین ستر عورت صرف خصیہ اور
قضیب ہی تا اگر کوئی نماز پڑہے برہنہ ہو بغیر عورت تنہا خصیہ اور قضیب میں مٹی لگاکر نماز پڑہی درست ہے فی ارشاد الاذہان
عورۃ الرجل قبلہ و دبرہ یجب سترھما مع القدرۃ ولو بالورق و الطین المراد بالقبل القضیب و الانثیان

ذکری الشیخ الشهید سبحان الله خوب خصیتین کی گھرنی اور قضیب کے دہوکنی پر کل حکمت تجویز ہوئی پتا کیا جسکا ہر
خطرہ دبر میں ویسا پہانا جایا ہوتا یا خالی چھوڑتی کہ ہوا آتی جاتی نماز میں خصیوں کا اوچھالنا قضیب سے کہیلنا جی بہلانا اسلئے
نماز نہیں فی الاستبصار سالت ع اباعبدالله عن الرجل یلعب بذکرہ فی الصلوٰۃ المکتوبۃ قال لا باس استغفر اسکا
نماز بی نیاز وکجا لعب بخصیہ کلان و ذکر دراز اگر کسی نے خوبصورت کو عین نماز میں ہم آغوش کیا اور نعوظ پیدا ہوا پھر ذکر کو
محاذی سوراخ فرج رکہا اور مذی سائل ہوئی ولو الی الساق نماز میں فساد نہیں کذا ابو جعفر الطوسی اغلام سی صوم
باطل نہیں ہوتا نہ فاعل کا نہ مفعول فیہ کا فی خلاصۃ المذہب فی فساد الصوم بوطی الغلام تردد کذا فی الموطوء اگر احرام
میں زنا کری حج میں نقصان نہیں کذا فی التحفۃ حیث کہ وطی حلال سی حج باطل ہوتی ہی سی حرام کا ثمرہ
دیانت اور حیا اذا لم تستحیی فاصنع ما شئت خلاصۃ المنہج میں ہی کہ متعہ کی بہت فضائل ہیں ایکبار متعہ کرنیمین
امام حسین کا درجہ ملتا ہی دو بار میں امام حسن کا تین بار میں امام الائمہ جناب امیر کا چار بار میں اتم الانبیاء
تدبیر کا کمبخت روسیاہ بہولا پانچوین بار میں خدائی کا درجہ کیون نہ پایا کہ متمتع بجای خود ایک شی جو جاہتا کرتا
جامدان اور ابن بابویہ وغیرہ کی کیسہ مین ہی کہ متمتعہ بہائی کی بوسہ میں حج اور عمرہ کا ثواب ملتا ہی اور غسل کی قطرہ سی
فرشتہ پیدا ہوتا ہی اور اوسکی تسبیح کا ثواب فاعل و مفعول کو ہوتا رہی اور ساعی کو ثواب ان دونوں کا
ملازمان کیون اس سعی سی محروم ہین دین لائیں تا اسکا ثواب خود پائیں ایکبار کہ کسار عروت بیبی گرفتا ہیں
سعی کا امیدوار ہی اظہار ما فی الضمیر سی حیا کی ماری لاچار ہی شرم سی کہہ نہیں سکتا ہی جو کچھ مطلب ہی عاشق
آتا ہی اور وصل کی پہلی شب ہی خدا کی فضل سی فہم رسا ہی سمجھہ جائی اسکا قرد ... ہوں سمیٹ لائی ان الله لا یضیع
اجر المحسنین پہر انکی یہان متعہ دوری یہ کہ مجمع علیہ شیعہ ہی اسپر طرہ ہی حلیۃ المتقین میں امام موسی سی منقول ہی کہ عورت کی
فرج کو چومنا چاٹنا خوب بات ہی کاش شکر خرک ہوتا تو خوب مزہ دیتا اور کہا یہ کیا تو کتا ہی کتیا کی فلان چومتا چاٹتا ہی
کلینی مین امام صادق سی مروی ہی کہ عورت کو برہنہ کر کر اوسکی ستر مغلظ دیکھنا بہتر ین لذت ہی تحلیل فروج اس قوم میں شایع
چنانچہ جامع عباسی مین بفخر و مباہات تمام بیان کیا کہ منجملہ خواص فرقہ ناجیہ اثنا عشریہ ہی اپنی ام ولد وغیرہ کو غیر پر
مباح کرنا انکی یہان درست ہی فی الارشاد یجوز ان یبیح الامۃ وام ولدہ ومدبرہ ومملوکہ لغیرہ عاریت پہ فرج کا
روا ہی فی الاستبصار سالت اباعبدالله ع عن عاریۃ الفرج قال لا باس ہی اور باجماع شیعہ وقف فرج جائز
ایک خیر جاری ہی اور اوسکی خرچی کہانی حلال طیب آفرین برین مذہب کثرت جریان کا لکھنؤ مین یہی سبب ہی اور افراط
طوائف چہ ناکہ چہ نوچیکا یہی باعث اور ہرگاہ ہر شخص مملوک سی زیادہ اپنے نفس پر اختیار رکھتا ہی لیس مخدرات
وغیرت کہ بحال خود مختار ہین بیشک بیشناعت اپنی فرج کو تحلیل اور وقف اور عاریت مین ... ہیں اس ...
ہین یہ شیعہ ہنر ہی خصوصاً جب محل مین ہر محل ہونچیان بعض کالاب کو انہیں زوج کی صدقہ دین یار ہتی کہ ...

لکھنؤ پر ہویدا ہی کہ آج تک وہ گتّا اوس کتیّا سی پہنسا ہی ہر شب آدینہ اوسکی حسابون کا تاک کا مہینہ ہی ۵ مرگ یک
کنی در شب آدینہ بکن ۛ تا یک از صدر نشینان جہنم باشی ۛ غرض اس تفصیل کا اجمال سی اتضاح حال ہوا کہ اس قسم کی اعمال شنیعہ
اور اعمال فظیعہ اسی فرقہ مین مروج اور انہین کی کتب معتبرہ مین مندرج ہین اب اگر کوئی اس شرم سے بچیا اور بیشرم اپنی عیب
پوشی کو جناب عمر یا ابن عمر پر تہمت باندہی سفسطی صاف ہی اور دشمن جان انصاف پر اندیشہ ہی کہ ملا زمان والا بنديشه کشف
امر ابعض ان مسئلونکا اگر انکا ذکر سکینگی تو بمصالح شتّی ضعیف ہی بتائینگی اس ہنگام مین ارشاد شریف کیفما کان الحرسی الزام
اوٹہائینگی کہ یہ مسائل ضعیف ہی سہی ثابت تو ہوئی فالحمد ۵ بند تہمت سی ہوا سو نہہ مشتوہی سکار کا پڑ گیا یہ ندا
گئیں ستار کا قال المجتہد المعزول چہ روایات متعددہ در کتب سُنّیہ بایں مضمون وارد شدہ کہ ابن عباس گفت
جاء عمر الی رسول الله ص فقال یا رسول الله هلکت قال وما اهلکك قال حولت رحلی اللیلة فلم یرد علیه
شیئا فاوحی الی رسول الله ص هذه الآیة نساؤکم حرث لکم فأتوا حرثکم انی شئتم یقول اقبل واَدبر واتق الدبر
والحیضة وبجول اقول ملازمان کو بعلت شیخوخت اور کبارت سن اس روایت کے معنی اداکرنے مین چند جا غلطی کا
اتفاق ہوا ایک یہ کہ حولت کا ترجمہ برگردانیدم فرمایا یہ صحیح ہی لیکن پہر بلا ضرورت بلفظ یعنی واژگون ساختم اوسی مراد بتایا
یہ صحیح نہیں کیونکہ برگردانیدن اور چیز ہی اور واژگون ساختن اور چیز بہار عجم وغیرہ مین موجود ہی کہ واژگون بمعنی سرنگون
ومعکوس اتفاق تمام مین برگردانیدن کی تفسیر واژگون ساختن محض بیجا یا جملہ کب اور جہل بسیط سر تا پا ہی ہندی مین برگردانیدن
پہیر نیکو کہتی ہین اور واژگون اُلٹا کر نیکو اس اولٹ پہیر مین فہم رسا کا پہیر نظر آتا ہی دوسری یہ کہ رحل کی معنی پالان ارشاد
ہوئی حالانکہ پالان جہول کا ترجمہ تسلیمی غیاث اللغات مین ہی پالان پلاسیکہ بر پشت خر اندازند یہ معنی اس مقام میں چسپان نہین
اس جگہہ رحل بمعنی کجاوہ ہے برہانمین ہی کہ کجاوہ بالفتح انچہ بر پشت شتر بندند و دو شخص دران مقابل یکدیگر نشینند یہی معنی مناسب مقام ہے
کیونکہ عرف مین کجاوہ کو پہیرنا بولتی ہین نہ پالان کو اور پالان کو ڈالنا اور اوتارنا کہتی ہین نہ کجاوہ کو تیسری یہ کہ یقول کی ترجمہ
مین فرمایا راوی کہتا ہی حالانکہ یہ مقولہ حضرت ہے فلم یرد شیئا اسپر قرینہ ہی کیونکہ لم یرد سی ظاہر ہی کہ آنحضرت نی حضرت عمر کی عرض
سنکر قبل وحی کچہہ نفرمایا پہر بعد وحی آئی فرمایا اقبل وادبر واتق الدبر والحیضة ورنہ لازم آئیگا کہ قبل وحی اور بعد وحی حال یکسان
ہو وہو کما ینا سب المقام کما لا یخفی علی ذوی الافہام آپ ملازمان پابند خیال کی یہ استدلال ناتمام ہی اور خیال خام اسواسطی کہ حولت رحلی
کنایہ ہی وطی من الدبر سی نہ وطی فی الدبر سی اور سابق مذکور ہو چکا اور خازن وغیرہ تفاسیر مین بہی مسطور ہی کہ قریش اگرچہ وطی کی باب
مین اوضاع مختلفہ کی عادی تہی پر وضع معتاد اونہی رنی سی تجاوز نکرتی جناب فاروق کہ منجملہ ممتازان اور سر آمد قریش ہین آپکو بہی
ایکبار منجملہ اوضاع معتادہ بہی اتفاق ہوا کہ وطی فی القبل من الدبر فرمایا اور ہر گاہ حلت اس فعل کی مسطور پر ہنوز بوحی معلوم نتہی اور
یہود ونکا شور تہا کہ ایسا فعل شریعت مین حرام ہی آپکو بنابر احتیاط اور بلحاظ خوف وخشیت کہ لازمہ ایمان ہے اندیشہ ہوا کہ مجہسی یہ
فعل ناجائز نہو رہیں کہ کلام الٰہی بی سر زدہ ہوئی الحمد کی غصہ مین عرض کرنی لگی یا رسول الله هلکت حضرت بعد دریافت ماجرا ساکت ہے

کی تاکید تھی تائید فعل قریش اور تذلیل یہود میں نازل ہوئی کہ نساء کم حرث لکم الآیۃ حضرت نے فرمایا کہ اقبل وادبر واتقوا الدبر
والحیضۃ یعنی مستلقا اور مستدبرا اور مستقبلا وطی کیا کرے جیسا قوتی کی پر وطی فی الدبر سے ابدا اور وطی من الدبر سے ایام حیض میں
اجتناب لازم ہے پس منجملہ اختلاف شان نزول یہ بھی قصہ فاروق کا مورد نزول ٹھہرا جو لت رحلی کی معنی وہ لوگوں سا ختم پالان مرکوب در اختلاف لغت
او عرف ایجاد تفسیر ہی اسکی وہی مثل ہے کہ شیر برنج بار وغن چراغ اگرچہ گندہ لیکن ایجاد بندہ ہے باز آتا ہی نہین وہ حجروسیی کج نہاد ؂
بات سید سیکا ہی ولتا ہی وہ دیتا ہی جواب قال المجتہد المعزول والفقرہ ظاہرا از ابن عباس است کہ راوی روایت بودہ نہ از کلام عمر چہ او
اقتصار بہ بیان شان نزول نمودہ واکتفا بر تحویل رحل فرمودہ و بحول الله اقول نافیہ کی تحت میں لفظ عمر کا بجای بیغبر ظاہرا
سہو قلم ہے یا شاید خطا ئے فہم کیونکہ جناب عمر اس شان نزول کی محکی ہیں نہ حاکی حاکی ابن عباس ہیں لیکن نقل اقبل وادبر
او نکا الحاق نہین اونکی نسبت دعوا ظہور کا غایت خفا میں ہی بلکہ خطا کہ بسبب ارجاع ضمیر یقول بجانب ابن عباس یہ وسواس خناس
خیال شریف میں آیا ولیس کذلک بلکہ یہ ضمیر راجع بطرف حضرت ہی بدو دلیل ایک یہ کہ ترمذی کی روایت میں لفظ یقول کا نہین آئی
شئتم کی بعد متصلا بلا تخلل یقول اقبل وادبر الخ واقع ہی دوسری یہ امام احمد وغیرہ کی روایت میں یقول کی جگہ فقال علیہ السلام و حیرتکے
مظہر ہین فقال علیہ السلام اقبل وادبر کی تحت میں مذکور ہی کہ ہذا ظہر انہ صلی اللہ علیہ وسلم فسر ہذا الآیۃ بقولہ اقبل وادبر واتقوا الدبر
والحیضۃ کما فسر قولہ تعالی فاعتزلوا النساء فی المحیض بقولہ اصنعوا کل شیء الا النکاح وانکار ظاہر تلک الآیۃ کما دل
جواز مخالطۃ النساء فی التاکل والمشارب یعنی حضرت نے قبل وادبر کو تفسیر نسائکم کی فرمایا جیسی آیہ فاعتزلوا النساء فی المحیض کے
تفسیر اصنعوا کل شیء الا النکاح بتایا اگرچہ ظاہر آیہ جواز مخالطت نساء پر دلالت نہین کرتی اب بنا بر تحقیق منقول تحقیق باخذ وقبول
ملازمان کی ظاہر اگو گنجایش رہی اہلسنت کے مسلمات سے الزام لائی تا اتمام تقریب میں الزام دونہا یہ ہر عجو تحو کنان اپنی کوچہ میں تشییر
غرا ہے جناب والا اس قسم کی فقرات کو الحاق سا اوی نہین کہتی الحاق وہ ہی کہ یار و نبے قرآنین حاشیہ لگا یا الم نشرح مین ورفعنا لك
ذکرك کی بعد کلمنی وجعلنا علیا صہرك بنا یا اور کتاب وضع میں باسناد ابن بابویہ بعلی صہرك کا لفظ بڑھا یا حالانکہ اس ملحق کی
جبین مبین سے آثار وضع اور الحاق کی نمایان ہین پہلی روایت کی بموجب مفضولیت جناب رسالت اور فضلیت شاہ ولایت متوہم ہی اور
معہذا اس مفاخرت کا سبب غیر ظاہر نہین حضرت عثمان بھی داماد رسول الثقلین تھی بلکہ ذی النورین انکی صہریت کی ساتھ آپ کیون مخاطب
ہوئی اور دوسری روایت کی موافق حضرت کا رفع ذکر جناب مرتضوی سے کس زمانی مین ہوا باعتراف قوم بالجمعہم خصوصا بشہادت
شریف مرتضی فی تنزیہ الانبیا موجود ہی کہ حضرت امیر اور آپکی شیعہ تشریر اپنی دین کو ستر اور دین مخالف کی پردہ میں بسر کرتی رہی امر حق
کامل اور عدم خوف کبھی انکو حاصل نہین ہوا بلاد کثیرہ مثل شام مصر مغرب وغیرہ آپکی امامت کی منکر رہی آپ کی حاملونکو فوج شام علی
بر اس غالب تھا پس یہ ساری امور رفع ذکر کی موجب ہین یا خفض ذکر کو مستلزم اتنی قوم ہوا کہ یہ فقرات ملحقہ ہی داخل قرآن نہین اور اسطرح
انکی حدیثون مین ہزارون الحاق موجود ہین مثلا جناب مرتضوی سے منقول ہی کہ فرمایا بینا انا امشی مع رسول الله فی بعض طرق المدینۃ
اذ لقینا شیخ طویل کث اللحیۃ عابر المنکبین فسلم علی النبی ورحب بہ ثم التفت الی فقال السلام علیک یا رابع الخلفا

ورحمة الله وبركاته اليس ذلك هو يا رسول الله قال بلی ثم مضی یعنی حضرت امیر فرماتی ہین کہ ایکدن مین حضرت کی ساتھ مدینہ کی
رستونمین جاتا تھا کہ ایک پیر مرد دراز قامت گھنی داڑھی والا پیدا ہوا آنحضرت کو سلام کیا پھر میری جانب متوجہ ہوا اور کہا السلام علیک
ای چوتھی خلیفہ ورحمۃ الله وبرکاتہ یہ کہکر حضرت سی پوچھنی لگا آیا یہ بات واقعی نہین جو مینی کہی کہ یا رابع الخلفا حضرت نے فرمایا ہان سچ ہی پھر وہ
چلتا ہوا پھر گاہ یہ حدیث صحیح روافض کی مسکت اور ابلغ وجوہ خلافت خلفای ثلثہ کی مثبت تہی اسطور پر کہ قبل خلافت جناب امیر اور بہی تین
شخص اس امر جلیل کی مستحق اور جدیر ہین والا اطلاق رابع الخلفا کا صحیح نہوگا اسکی دفعیہ کیلئی صدوق قم کہ فی الحقیقت کذوب تبع اللوم ہی
[illegible] بعد ثم مضی کی یہ فقرا بڑہا رہا ہی کہ فقال علی قلت یا رسول الله ما هذا الذی قال
هذا الشیخ وتصدیقك له قال انت كذلك الحمد لله ان الله عز وجل قال فی كتابه انی جاعل فی الارض خلیفة فالخلیفة المجعول
فیها آدم وهو الاول وقال یا داود انا جعلناك خلیفة فی الارض فهو الثانی وقال حكایة عن موسی حین قال لهارون
اخلفنی فی قومی واصلح فهو هارون اذ استخلفه موسی فی قومه وهو الثالث وقال اذان من الله ورسوله الی الناس
یوم الحج الاكبر فكنت انت المبلغ عن الله وعن رسوله وانت وصیی وانت منی بمنزلة هارون من موسی الا انه
لا نبی بعدی فانت رابع الخلفاء كما سلم علیك الشیخ او لا تدری من هو قلت لا قال ذلك اخوك الخضر انتهی یعنی صدوق
کہتا ہی کہ رابع الخلفا کا لفظ سنکر حضرت امیر کو کہٹکا ہوا پوچھا یا رسول الله یہ کیا بات تہی جو مرد پیر نے کہی اور آپنی اسکی تصدیق
فرمایا حضرت نے [illegible] تو الله [illegible] خلافت منصوصہ قرآنیہ چار ہین آدم اور داؤد اور ہارون کی اور چوتہی تیری اسواسطیکہ حق تعالی
نی فرمایا واذان من الله ورسوله الآیہ پس تو ہی تو مبلغ تہا الله اور رسول کیطرف سی اور تو ہی میرا وصی ہی اور تو میری نسبت ایسا ہی
جیسا ہارون موسی کی نسبت مگر یہ کہ نبوت میری بعد نہین ہی اسی تو چوتہا خلیفہ ٹہرا اور وہ پیر مرد خضر تہا پس الفاظ اس فقرہ سی
صاف وضع اور الحاقیت پیدا ہی اسواسطیکہ ماحصل اس فقرہ ملحقہ کا یہ ہی کہ خلافت منصوصہ کلام الٰہیہ چار ہی اور چارمی خلافت
حضرت امیر کی اور کتاب کشف الیقین اور طرائف شیعہ سی ایسا واضح ہوتا ہی کہ خلافت منصوصہ کلام الٰہیہ تین ہی یعنی حضرت آدم
اور حضرت داؤد کی اور تیسری حضرت امیر کی بدلیل کریمہ عظیمہ وعد الله الذین آمنوا منكم وعملوا الصلحت لیستخلفنهم فی الارض
كما استخلف الذین من قبلهم ولیمكنن لهم دینهم الذی ارتضی لهم ولیبدلنهم من بعد خوفهم امنا یعبدوننی
لا یشركون بی شیئا ومن كفر بعد ذلك فاولئك هم الفاسقون اس تقدیر پر بموجب طرفہ طرائف راہ تاویل رابع الخلفا مسدود ہی
اور بحکم مضمون صحیح براہ تسویل ثالث الخلفا نابود بناءً علیہ جناب امیر جیسی خلیفہ اول اور ثانی نہین ویسا ہی خلیفہ ثالث اور رابع بہی نہین
ہو سکتی فاعتبروا یا اولی الابصار ان هذا الشیء یدمغ الاشرار وبعد هذا صحت عبارت ملحقہ موقوف ہی تبلیغ اور وصایت و منزلت
ہارونی کی تسلیم پر حالانکہ یہ تینون امور غیر واقعی ہین اول اسواسطیکہ یوم الحج الاکبر مبلغ من الله من الرسول بالاصالت جناب
ابو بکر ہین حضرت امیر ہان بعد روانگی حضرت ابو بکر کی براءة سورہ براءة مشتمل بر بیان نقض عہد مشرکین نازل ہوا بالتبعیت جناب امیر سیتعاقب مبلغ
ہوئی جناب ابو بکر نی پوچھا امیر انت ام مامور حضرت امیر نی فرمایا بل انا مامور اور آپکی ہاتھ سورہ براءة بہیجی اور پڑہ سنا نہین

یہ جملہ تہی کہ سورۂ مذکورہ میں قیصبات صدیق مثل رفاقت فی الغار و مہاجرت باسید الابرار و معیتنا الٰہی غیرہ کا ذکر تہا اپنی حیثیت نکا
ہر بیان ٹہلگئی کہ اخص الخواص حضرت ابن مطور ہوا تا افضیلت جناب امیر کی حضرت ابو بکر سے مسلم نہو اور کمال افضیلت ابو بکر کی متحقق ہو اور
یہ بات معتبرات اہلسنت مین موجود ہی اگر شیعہ نامین سکا اختلاف لائین تا راہ الزام پائین دوسری اسواسطی کہ وصایت کا دعوی محض اوعائی
فاضل استرابادی بنا رہتی سلاف شیعہ بکمال سرور منہج المقال مین افادہ فرماتا ہی کہ قال الکشی ذکر بعض اہل العلم ان عبد اللہ ابن سبا
کان یہودیا فاسلم ووالی علیا وکان یقول علی یہودیتہ فی یوشع انہ وصی موسی بالغلو فقال فی اسلامہ بعد وفات
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی علی مثل ذالک وکان اول من شہر بالقول بفرض امامۃ علی واظہر البرائۃ من اعدائہ اکفرہم فمن ہہنا
التشیع والرفض ماخوذ من الیہودیۃ انتہی بحذف بعض الالفاظ تعنی یہ کہ ابن سبا یہودی تہا جب اسلام لایا تو
آپ کو جناب مرتضوی بنایا بس جیسا یہودیت مین بغلو قائل تہا کہ حضرت موسی کی یوشع وصی ہین ویسا ہی بعد اسلام جناب مرتضی کا قائل ہوا
مرتضوی حضرت کی وصی ہین وہ اول ہی کہ آپکی امامت کی فرضیت کا قائل ہوا اور تبرا اور تکفیر کی راہ چلا تو اصل تشیع اور رفض یہودیت سے
ماخوذ ہی اس نص جلی تہی وہ فائدی منجلی ہوئی ایک یہ کہ یہودیت ماخذ مذہب شیعیت کا اور شیعیت اوسی سے ماخوذ دوسری یہ کہ جناب مرتضی کو اسی نے
وصی بنایا حضرت کا وصی کرنا ثابت نہین اس ہنگام مین جو غدیر کا قصہ قصیل ہی جزاہ اللہ لعنا وعن کافۃ المسلمین سوء التنا
فانہ نعم ما افاد وما اجاد اور ایسا ہی کچہ عنوان تہذیب طوسی اور مجمع البحرین سے واضح ہوتا ہی من شاء فلیرجع الیہما منظر الانقیاد
تیسری یہ کہ منزلت ہارونی ہی ما نحن فیہ مین خلافت عامہ مراد نہین بلکہ اسکی حقیقت یہ ہی کہ جب آنحضرت نے سفر کیا مدینہ سکینہ میں
محمد ابن مسلمہ کو صوبہ دار مقرر فرمایا اور سباع ابن عرفطہ کو کوتوال و ابن ام مکتوم کو پیش نماز مسجد نبوی اور سرگاہ امور خانگی اور خبر داری
مثل محرمیت و اطلاع امور مستورہ پر موقوف ہین کہ بیٹا یا داماد اس کام کی سزاوار ہوتا ہی حضرت امیر کو اونپر خلیفہ کیا چنانچہ حضرت امیر نے
فرمایا اتخلفنی فی النساء والصبیان آپنی فرمایا اما ترضی ان تکون منی بمنزلۃ ہارون من موسی الا انہ لا نبی بعدی
پس نہ خلافت عامہ اور زعامت کبری کہان ٹہری بلکہ تشبیہ ہارونی سی معلوم ہی کہ خلافت مقیدہ تا بمدت رجوع تہی بعد انقضای مدت
رجوع منقضی ہوئی باقی نہین رہی پس جیسے جب موسی نی طور سی رجوع کیا ہارون کی خلافت باقی نرہی ویسا ہی جب حضرت نی تبوک سی رجوع
فرمایا جناب امیر کی خلافت باقی نرہی اور جیسے بعد وفات موسی ہارون خلیفہ نہوئی یہ منصب یوشع بن نون اور کالب بن یوقنا کو ہوا
ویسا ہی بعد انتقال حضرت حضرت امیر خلیفہ نہوئی یہ منصب ابو بکر اور عمر کو نصیب ہوا ہذا ہو مذہب النواصب الخوارج خذلہما اللہ پس معلوم ہوا
کہ مقصود اس تشبیہ سے تشبیہ فی القرابۃ ہی نہ تشبیہ فی الامامۃ والخلافۃ اسواسطی جناب امیر کو استحقاق خلافت کا کسی وقت سوا اوقات
ثابت اور متحقق ہی وہو عین مذہبنا معاشر اہل السنۃ والجماعۃ کثرہم اللہ شرقا وغربا وابقاہم بہجۃ وطربا ۵ قال آمین القادی
ہجنۃ فان ہذا دعاء یشمل البشر یہ ہین خدشہ عبارت ملحقہ عیون برکہ انسی وضع او الحاق ہوا اور وضوح وضع ہی اسی
عبارت ملحقہ طرائف وغیرہ پس اسکی وضع اور الحاق کا یہ بیان ہی کہ قیود کریمہ مذکور یعنی خلافت ارضی اور تسلط
بنی اسرائیل اور پسندیدگی دین اور رواج اور استقرار اور تبدل خوف امن کلی وغیرہ اگر مجموع وعدہ الٰہی میں داخل ہین او شدنی سوای زمانہ

خلفای ثلثہ کو حضرت امیر کی زمانہ پر صلا انطباق نہین ہوسکتا بیشک بشہادت شریف مرتضی فی تنزیہ الانبیا کما سبق موضی سبب نصرت
اہم تین مقصود ہین بس یہ کہ یہ عظیمہ آپکی خلافت کی دلیل کیونکر ہوسکتی ہی اور سعہذا اگر یہ مذکورہ مین الفاظ جمع مستعمل ہین اور جناب امیر نصرت
اور جماعت سے بنا بر اصول شیعہ جمع کی لئی تین فرد چاہئی پس معلوم ہوا کہ اس آیہ کو تنہا اثبات خلافت جناب امیر سے علاقہ نہین ضرور فکر تاسر اپس فرار جمع
اور الحاق محرف ہی ہوا لہذا آب طلوع صادق ہے کہ فقرہ قبل اور ابن عباس کا الحاق نہین فقرات اجماعیہ میں جو عیون اور ظرائف کی لفظ اور معنی
کی مضمون میں ہوا سہوا ہادی لونصیب ے بسدالحمد عجب تھے مطالب آفی الہدین و شمس اسلام غالب آئی قال المجتہد المعزول
آنحضرت کیسا از انجا فعل و کوب جل ہمان باشد کہ خلیفہ زادہ خود افادہ فرمودہ فان لولد شر لابیہ لیس بشر اہد فیہ جمعا بین
القولین و توفیقا بین السبیلین وھذا ہو المقصود فی الخلیفۃ المنکوس علی الاول المقلوب المعکوس اما تدکیر ما حلے عن حاشیۃ
القاموس من عکس التضمینۃ فلا یخلو عن اساءۃ الادب باصاعۃ الناموس فلذا طوینا علی غرہ اضربنا الکشح عن انشاء سرہ
اقول ایمہ قول ملازمان کی یہ خطای ثانی ہی کہ جیسا مثال تحویل کی معنی والٹ کون سمجھی اس مقام میں کہ بھی فرماتی ہین اسپر ظاہر
بد تر از پنہان بلکہ تیرہ درونان کو باطن کیطرح ظلمت افشان ہی نہ جناب عمر کا حوالت رحلی سی فعل ہمراد ہی نہ فعل ایمان النسا
فی الادبار سے پرہیز عمر کا ارشاد لعنۃ اللہ علی الکاذبین اس مقام مین ماجرای شنیدنی ہی اور تماشای دیدنی کہ جب ملازمان نی
خلاف مضمون نہج البلاغۃ کہ انی اکرہ لکم ان تکونوا سبابین لا تسبوا الناس فتکسبوا العداوۃ بینہم علی ما فی الکلینی سب و شتم
تا بجانہ پہونچا دی اپنی ہجا کی شان ... کو خیر کیا ہمارا کیا نقصان آپہی کا مونہ بگڑیگا ے لگی مونہہ بہی چڑانی دیتی دیتی گالیان صاحب
زبان بگڑی تو بگڑی تہی خبر لیجی دہن بگڑا نسبت بجناب عمر داماد داماد خیر البشر یعنی جناب حیدر صفدر زوج بتول اطہر جو باشتہ نسبتی ہی
علاقہ خسرائی اور قرابتی رسم وراہ ہندوستان جنت نزاد بل رواج بواج جالس نصیر آباد و یاد آیا یہانتک مضایقہ نہین بلکہ مقام شکر ہی
کہ اس قوم مین اگر دشمنونکی یہ عزت ہی تو انکی ہاتہون جو رو بیٹی دوستونکی کیا گت ہے وہان اگر شکایت بیوفائی بیجا ہی یہان حکایت سوائی
مرشئی کی یا ضو نہین ہی اہی ہر گاہ انکو اپنی مادر حقیقی سی یہ سلوک بیدریغ بکار ہی اور کا کیا شمار مصنف اخبار المبصرین کہ منجملہ آبای شیعہ
معتبرین ہی اپنی کتاب کی آغاز مین افادہ فرماتا ہی کہ فقیر حقیر کثیر التقصیر عبد الوہاب ابن عبد الرحمن ہے ابن ملجم ملجای جہنم علیہ ما یستحقہ اور دوسری مقام مین
لکھتا ہی کہ داعی اخالہ البیت عایشہ نام متعصب تر از معاویہ آن ولد الحرام پیش زوجہ ملعونہ خود انتقالی زدکذا کذا اور اسیطرح اکثر جا او سنی
ماں باپکی رسوائی اور بیحیائی مین روسیاہ کیا اس مقام مین اوسی لعین پلید کی تقلید ملازمان عنید کو خوش آئی کہ نسبت بجناب فاروق یہ مزاحت اور
ہنسی فرمائی یہ نہ سمجھی کہ اپنونکو اتنا بید لسل ذلیل نہین کرتی کہ لوگ کیا کہینگے ے کیون شیخ بر سین فلک سی انگاری ہی بیٹی دیکر داماد کو مار سے
ملازمان اپنی دروغ بیفروغ کو ملاحظہ فرمائیں کہ ہماری نسبت کسقدر بیجا ہی اور ہماری ریت بی کم وکاست کو مطالعہ مین لائین کہ آپکی نسبت کتنا
کہاوت حمام والی بات یاد ... لو دو چار روپی اور دیکہی ع لا سیما یوم بدارۃ جلجل کسکی حال کا مصداق اور مثال ہی گر یہ امور بیجا
... بعوض گرفتار بلای خبیس سرکار میرکس مرضکی دوا ہین کہین یہی تفضیل المفضول علی الفاضل و تقدیم المفعول علی
الفاضل بضرورت روا ہی اولاد امجاد اور احفاد متعہ زادہ خصوصا منہم الباقر والصادق الدابر کی حرکات ... تمامی اہالیان لکھنؤ یہ

بیمقال او پر گفتگو ہین کروہ لطرونکی تلی رہتی تہی اور لڑونکی دروازی کہلی ہے یا بہم مفتوحۃ للداخلین رجلہم مرفوعۃ للفاعلین جو مستفاے
مجتہد ذاو نکی نسلکی افاد و نسی ہین اگر پاس ناموس اور بیاہ مجوس ہنوتا جمعا لاغواء الانام وطمعا فی الجاہ والاکرام فقیر تو یہی کہتا کہ یہ
حرکات نسوان نتیجہ برکات ملا زمان ہے استند کالا بقولکم النبیہ الولد سر لابیہ اگر کسی دریدہ دہن کی مقابلہ مین آپ ایسا فقیر کو
یاد فرمائیگا ہے اسطرحکا گرا اور پر سیداد کروگی پہ یہ یاد رہی ہمکو بہت یاد کروگی حاشیہ قاموس کہان ہے دکہائی اس بہتان آمیختہ
شیطان کا نشان بتائی نواب معتمد الدولہ کی حضور مین جناب کا فرانلی نی اس قسم کی دیوانگی اور بیہودہ کی کا دعوا کیا تہا آخر
بمواجہہ بعض علمای اہلسنت حاشیہ مذکورہ نہ لائی نواب ممدوح کی خطاب مین آپنی ملا زمان شر مسلک اور ہمیشگی بیان [...]
حضین ہوتی ہین ولیس ہذا اول بیضۃ الشیعۃ کیسہا تحت اقدام اہل السنۃ آپ پر موقوف کیا جناب کی
بہی اس قسم کی باتین بنایا نیا اپنی حدیقۃ شیطانیہ مین لکہتی ہین بایعبارت کہ امام در حکم پیغمبر است و ہمہ این احکام بہ تعرض کرا جہات
وانچہ باوصف آنکہ براءت نبی امام از آن مستغنی عن البیان است گوتعریض است ثانی الشیخین انتہی بعبارتہ الملعونۃ علیہ وعلیہا غرض
تدبیر کوئی اپنی اور اپنی اولاد کی عیب پوشی ہی بہتر تا کہ کوئی رئیس مضعف مزاج میری ملاقات اس سے نہین ٹہرا تا ہے کوئی اقتا
سفارش نہین کرتا افسوس لوگ ہین بیتیبہ ہنصورت بینا کیستی وبالجملہ تحقیق مقام یہ ہی کہ جسبات کا اشیار املا زمان نی تنکیہ مین فرمایا
اوسیکی مشابہ معاذ اللہ نسبت بجناب مرتضوی عبد الحمید ناصبی مغربی وغیرہ کا کتب اور رسائل مین موجود اگی کہ جناب کی کو حصہ نی
علی الرغم رفض ان بچیانکی نسبت بجناب امیر بتایا اور روافض نی علی الرغم نواصب ان لحریات کی اصحاب [...] فاروق [...] اہلسنت کی
نزدیک یہ دونو بزرگ ذی عزت اور مناسب ہین اور وہ دونو گروہ لعنت حرف ہے ناصب سے غرض رافضی کی مطلب شیعی سی غرض خارجی سی مطلب
چولی ہین مجتہد بہار مین جاوین یہ جز پنج وچہار کیا کسی سے مطلب قال المجتہد المغرور فل تاویلہا تحویل محل آن بر دخول فی القبل من
قبل الدبر پس این تاویل علیل پیش نمیرود واین توجیہ غیر وجیہ است نمی آید بدو وجہ یکی آنکہ خلافت پناہ اگر چنین حرکتی مینمود واز پیش پیش
توجہ میفرمود میفرمود کہ ہلکت چہ بیقدر خدا نخواستہ جاہل نبود کہ حرکت پیشین را از پسین باعث ہلاک خود شمرد حاشا وکلا شان خلافت
نشان ارفع از آن بود کہ تردد در آن میفرمود چگنجایش پس وپیش واندیشہ ہلاک در خصوص حول در موضع مخصوص نبود اگر جای تردد
بود در جای غیر مخصوص بحول بود دفع بحول اللہ اقول بنا بر تصریحات اہلسنت جولت علی کی تحقیق حقیقت اور ہلکت کی وجہ
سابق وضح اور لائح ہوئی کہ اس قسم کی احتیاط کمال ایمان کا نشان ہے گو قبل وقوف حقیقت حال کہ بنا بر اعتقاد اہلسنت جناب فاروق
کو نہ علم ما کان تہا نہ علم ما یکون بسبب شہرت ہو کہ اس فعل اتیان النساء من الادبار کو کلام الٰہی کی رو سے بضاعۃ ممنوع بتاتی تہی اندیشہ
پیدا ہوا حضرت کی حضور مین جو یاپی تحقیق آئی مبادا مجہسے خلاف فرمان الٰہی تو صدور نپایا آخر بعد وقع ما وقع جب وعدہ کی غلطی ثابت ہوئے
دلکو اطمینان آیا یہ جای تحسین اور آفرین ہی نہ مقام توہین اور تہجین جناب سابق الاوصاف ملا زمان لاحول [...] تاسف کیطرح گرفتار حسرت
مرا و مینی او مبتلای بلای اجتہاد دنی نتہی کہ با وصف وضوح مراد نصوص جلیلہ خدا اور رسول سی نہین ڈرتی حقیقی [...] سرکی
باندیشہ مضحکہ اطفال اہلسنت بلیجی کہاتی ہین کبیر کی او لٹو انسی گاتی ہین اخترت شہا ربالعار مرض عطالبی مین گرفتار ہین اور طرفہ تر

[right margin note, partly legible:] یعنی نہین ہے ... ملا ... شیعونکا ... کو سنیونکی پیچیدان ... ۱۲

دنیای ناپایدار مبتلای عار و شنار استبعاد آملاز مین اور استحالات اما بہذیانات مجانین خرد خردہ شناس باریک بین کی نزدیک سرتاپا
ابعد بلکہ مستغرب اور مستبعد مین در آنکہ کہولی ہو نہ سی حق با... بولی ائمہ اطہار کہ عند القوم عصمت مین ہمتای انبیا علیہم السلام ہین
اونکی ارشادات اقد کلّت لسانی کثرۃ ذنوبی واذہبت عنی ماء وجہی ملی ما فی خلاصۃ اعمال الشیعۃ وامثال ذلک کس چیز پر محمول
ہونگی باوجودیکہ بحکم علم ماکان وما یکون خیر النحو استند وہ ہیقد جاہل نتہی کہ عصمت و معصیت مین امتیاز نکرتی ہون یا ادنی معصیت کو ذنب
عظیم اور ذہاب ماء وجہ موکد بلفظ قد کہ منجر بہلاکت یقینی ہی اپنی ہلاک کا سبب جانین حاشا وکلا شان ایمہ عصمت و غفران ارفع اسی ہے
کہ اپنی عصمت اور طہارت مین تردد کرین سو ہے کہ گنجایش تردد اور اندیشہ ہلاک بخصوص مرتبہ عصمت مخصوص مین نہ تہا اگر مقام تردد
تہا تو معصیت مین ہے آخر اس مقام مین نہ کسکر یہی ارشاد ہوئیگا جو جناب جامع کتب فی حدیقۃ شیطانیہ مین فرمایا کہ چون بسبب کمالات و علو درجات
ایمہ و کثرت فہم برایشان مکروہات بلکہ مباحات بلکہ متوجہ شدن بجانب غیر جناب اقدس الٰہی عظیم است لہذا حق تعالے این عبارات یعنی معصیت و غیرہا را بر اعمال
ایشان اطلاق فرمودہ و خود ایشان در مقام تذلل و تضرع امثال این عبارات را نیز استعمال مینما یند انتہی بعبارتہ البالغۃ حد البلاغۃ پس
جیسا ائمہ علیہم السلام تذلل و تضرع کی مقام مین عصمت کو معصیت سے تعبیر فرماوین اور جائے اخذ و تشنیع نہین ایسا ہی اگر جناب فاروق رض و فرط خشیت کی جگہہ شہر سہو کو عبث و ہلاک
فرمائین کیا محل مواخذہ اور تشنیع ہے سیاق سمور عدم کتب بینی اور ناخداترسی ورنہ کورد ینی ہی ہی کہ ہمگان ہلکت لفظ ہولت کو صراحۃ یا کنایۃ اپنی خول فی الدین مین استعمال
فرماتی ہین و ہو علطوہم للفہم و مستلزم للوہم حایکجا و بشنو سخن اگر کور انش ناشناختن نیہا ن ململ است ظریفہ یہ ہے کہ بلا زبان بلا ادعان بلفظ حاشا وکلا کہ
[illegible] حالمبین قسم کی جگہہ استعمال یا بایہی ان مختر [illegible] اسیہ اور مبتدعات لاہیہ پر جہوٹہی سوگند کہا رہی ہین اور بکمال جسارت اور
بیباکی سی گردن دیانت کی عوام ہی کفاریکی فکر فرمائی حانیت ہوچکی جہوٹہی اجتہاد کی جہوٹہی حیلی نلاشی سے قسم پر سینا سے
جہوٹہہ کہا بیٹہی ہوتی ہین پہکو کیا اسکا کفارہ ہی یا رسم کی پرستی ہین کیا عجب کہ یہ دروغ بیفروغ بتقیہ ہو یا بزبان نہ بدلہا بنا بر مصلحت کیسی
غرض پر مشتمل کیونکہ ان ایمان ثلثہ مین بناء علی ما فی حق الیقین من لا یحضرہ الفقیہ والاستبصار نہ کفارہ ہے نہ گناہ نہ حنث مسطور ہین اس قوم
مرجع لوم کی قول قرار عہد پیمان شہادت روایت کا یکقلم اعتبار اوٹہہ گیا فاحفظ واعلم فانہ یجلی یات نفع الا تمر فی رد مذہب القوم الاظلم

قال المجتہد المعزول دوم آنکہ اگر چنین بودی از زادہ خلیفہ پنہان نبودی چہ در حرم خانہ عمرت بتقریبا آنکی میباشند و نگاہ ہوا ایش نافع
گفتہ بود کہ من قبلہا فی دبرہا بتحقیق چنین افادہ میفرمود کہ لالاالاتی فی دبرہا این حصر و قصر و این وشد و این اہتمام تمام در تاکید و تکریر بلا نکیر نمود
و کیفما کان اگر در بیان شان نزول باہم اتفاق سید شند فنعم الوفاق و اگر باہم اختلاف بود دیس یکی بحق و دیگری بباطل رابد بود و ہذا القدر لیت
کاف کما ہو لیس بخاف بر طرف گذشتہ شود سود الزام ما را در پی ابطال ہر دو فتح ضرو نسبت بعمارا چہ این قصہ کہ گاو آمد و خر رفت
فیقول العبد اقول سابق مذکور ہوا کہ بات اتنی ہی تہی فی قبلہا من دبرہا اور یہ بات ابن عمر رض کی تخمینی نہ تہی اور نافع نی من قبلہا فی دبرہا کہا
کہا تہا کہ اوسکی جواب مین ابن عمر نے لا الافی دبرہا فرمایا در وغگوئیم بر روئیتو غرائب مالک مین باخراج دارقطنی ملازمان نافع کی زبانی پیشتر یہی حیرانہ قلم
کیا کہ فلیہ دبرہا [illegible] فقال لا الافی دبرہا اس مقام مین قبل کی جگہہ دبر رکہنا کیا معنی او باش مردم ہی ایسی بر معکوس سمجہہ سکتے
[illegible] پہلی تقات اور حصر و قصر کا جواب بہی دیکہہ ہی تکرار کی حاجت نہین معلم الصبیان نہین ہون کہ بار بار رٹاؤن آگے ہدایت بدست خدا

اور وہی ہراہ کا مرجع اور منتہی ہے اور یہ جو ارشاد ہوا کہ اگر در بیان شان نزول الخ یہ شکمہ بیان شان نزول کہ اتیان النساء من ادبارہن
کی اباحت اور اتیان نہیں بلکہ ادبار ہن کی حرمت میں ہے اتفاق ہی فنعم الوفاق اور ہرگز باہم اختلاف نہیں تا ایک محقق اور دو مستدل ہو
باختلاف قوم اس قسم کی ایرادات امام اور زادہ امام پر البتہ جا بجا وارد ہیں مثلا حق الیقین میں ہے کہ آزاد کردہ علی ابن الحسین
از آنحضرت پرسید کہ مرا بر تو حق خدمتی است مرا خبر دہ از حال ابوبکر و عمر حضرت فرمود کہ ہر دو کافر بودند و ہر کس کہ ایشان را دوست دارد
کافر است انتہی و علل الشرایع میں ہے کہ ابو حنیفہ نے امام صادق سے پوچھا کہ کوفی لا یوفی کہتے ہیں کہ آپنے خلفائے ثلثہ سے تبرا کی اجازت دی
فرمایا لم یکن ہذا معاذ اللہ یعنی معاذ اللہ ہرگز یہ بات درست نہیں پس روایت اولی اگر محمول بر تقیہ ہی فنعم الانصاف علی الاتفاق و اگر
محمول بر تقیہ نہیں فبئس الاختلاف والنفاق اس تقدیر پر ان دونو اماموں میں کہ علاوہ ابوة اور بنوة میں تحقق ہی ایک محجت ہو
فما جوابکم ہہنا فہو جوابنا ثمہ اور احتمال تقیہ کا روایت ثانیہ میں باطل ہی کیونکہ قاضی نور اللہ شوشتری نے مجالس میں لکھا کہ یہ جو مشہور ہے
کہ شیعہ شیخین کو کافر جانتے ہیں غلط ہی اور محض افترا کیونکہ شیعہ جناب امیر المومنین کے محاربین کو کافر کہتے ہیں اور شیخین نے اصلا جناب ممدوح سے
محاربہ نہیں کیا انتہی مضمونہ اور ملا عبد اللہ مشہدی ورا ود سکی اتباع محاربین کو کافر نہیں گنتے بلکہ فاسقین میں داخل کرتے ہیں و بالجملہ
جیسے یہ دونو امام عدم کفر شیخین پر اتفاق کہتے ہیں اور اصلا انمیں اختلاف نہیں اسیطرح جناب عمر اور ابن عمر عدم حلت وطی فی الدبر پر متفق ہیں
اور قطعا انمیں اختلاف نہیں بلکہ دونو حق پر ہیں اور منکر انکی باطل و ہذا الفاء کاف للموافقین یا انکان مع الظہور یحتاج علی المنافقین
والمنکر لا یزعہ شی الا دِرۂ عمر سے بات کہے لات مینتی ہیں یہاں سے عمر کی احتیاج جناب جن کو
اپنی سودائے خام بچایا کریں کیا اعتبار سنگ سود برادر شغال ع تا چشم و گوش خویش بہر خر نہ بیلیم قال المجتہد المعزول
تتمیم فیہ تو ہیم حق اینست کہ خلیفہ زادہ ہم متفرد باین فتوی نبودہ بلکہ دیگر بزرگان ہم شریک او بودہ اند از انجملہ است ابو سعید
قسطلانی در شرح صحیح بخاری نوشتہ لم یتفرد ابن عمر بذالک بل رواہ ایضا ابو سعید الخدری کما عند ابن جریر و الطحاوی
فی مشکلہ بلفظ ان رجلا اصاب امرأتہ فی دبرہا فانزل اللہ الآیۃ و در در منثور چنین ما ثور است اخرج ابو یعلی و ابن
جریر والطحاوی فی مشکل الآثار و ابن مردویہ بسند حسن عن ابی سعید الخدری ان رجلا اصاب امرأتہ فی
دبرہا فانکر الناس علیہ ذالک فانزلت نساءکم حرث لکم فأتوا حرثکم انی شئتم و بحول اللہ اقول بتفصیل مذکور
ہو چکا کہ کسی صحابی او فقہای اہلسنت نے اس فعل بد کی فعل کا فاعل کو فتوی نہیں دیا کوئی علامات سابقہ فتوی انکی قول میں نہیں اور
نہ انکی قولوں سے اباحت مفہوم کہیں یہ ملا زمان کا بہتان صریح اور ہذیان فضیح ہی او قسطلانی میں اگر ابو سعید خدری کی روایت ہے تو
انکی اس روایت اور اس روایت میں جو محول بدر منثور ہی لفظ فانزل اللہ اور فانزلت کی بعد فی تحریمہ کا کلمہ مقدر ہے بنا علی ما مر سابقا
جمعا بین قول الجمہور کچھ دریافت نہیں ہوتا کہ ان عبارات مبہمہ سے ملا زمان کیونکر اپنی مدعا کا ادعا فرماتی ہیں ہر چند چاہتا ہوں حضور
میں حاضر ہوں بالمشافہ اس مقدمہ میں مناظر ہوں لیکن مع حسرتا کہ کوئی ایسا نہیں ہی رہبر باش کہ ہمسری لب باش قال
المجتہد المعزول و از انجملہ عبد اللہ بن علی بن سائب است اخرج البیہقی فی سننہ عن محمد ابن علی قال

ابن کعب القرظی فجاءه رجل فقال ما تقول فی اتیان المرأة فی دبرها فقال هذا شیخ من قریش فسئله یعنی عبد الله بن
علی بن سائب فقال قذر و لو کان حلالا و از انجمله است محمد ابن منکدر که قائل بآن بلکه فاعل آن بوده اخرج ابن جریر عن
الدراوردی قال قیل لزید ابن اسلم ان محمد ابن منکدر نهی عن اتیان النساء فی ادبارهن فقال زید اشهد علی
محمد لاخبرنی انه یفعل **و بحول الله اقول** قوله فقال قذر و لو کان حلالا کے معنی ہین کہ علی تقدیر الحلال نجس
فکیف بعد الحرام یعنی بر تقدیری کہ اس فعل کی حلت ثابت ہوئی نجس ہی پھر ہرگاہ اسکی حرمت بکتاب خدا اور خطاب
مصطفے اور آثار اصحاب کبار اور اخبار فقہای نامدار پایۂ ثبوت کو پہونچی کیونکر یہ فعل نجس اور فاعل کو گندہ اور متنجس نکریگا اور اس قسم کے
محاورہ بعض اخبار ائمہ اطہار مین موجود ہین منجملہ ما قاله المامون للرضا اخبرنی عن قول الله عز و جل و لقد همت به و هم بها
لولا ان رای برهان ربه فقال ع لقد همت به و لولا ان رای برهان ربه لهم بها کما همت به لکنه کان معصوما و المعصوم
لا یهم بذنب و لا یاتیه فقال المامون لله درک یا ابا الحسن محصل مضمون بنابر ترجمہ ابن خاتون یہ ہے کہ مامون نے منجملہ سوالات
ایات الی امام رضا سے کہا کہ مرتبہ نبوت اور منصب عصمت میلان عصیان کچھ نہین چاہتا باوجود اسکی آیہ لقد همت الخ اسپر گواہ ہے آپنی فرمایا
اس آیہ کی معنی یہ ہین کہ زلیخا نے حضرت یوسف سے مخالطت کا قصد کیا اگر یوسف کو مشاہدہ برہان الٰہی کا کہ عبارت نور نبوت اور لمعہ
عصمت سے ہے نہوتا بیشک مخالطت ہو چکی تھی اور زلیخا بیجانب جھکی تھی لیکن ہرگاہ آپ کو مرتبہ عصمت کا حاصل تھا اور معصوم معصیت کا
قصد نہین کرتا مخالطت واقع نہوئی مامون نے کہا یا ابا الحسن آپکو حق تعالی جزای خیر عنایت فرماوی پس معلوم ہوا کہ یہ کریمہ
قضیۂ شرطیہ کی حکم مین ہے کہ محصل اوسکا قیاس استثنائی کیطرف رجوع کرتا ہے فافهم و انطبق الحال علی ما لم تکن تعلم اور ابن منکدر کی روایت
مین انه یفعل کا لفظ بر تقدیر صحت درایت دو معنی کو محتمل ہے ایک یہ کہ انه کی ضمیر اتیان النساء کیطرف راجع ہوا اور یفعل کو بصیغہ مجہول
پڑہیے دوسری یہ کہ انه کی ضمیر ابن منکدر کی جانب پہری اور یفعل کو بصیغہ معروف کہئے بر تقدیر اول تقریب ناتمام ہے اسواسطے کہ مدعای ملزمان
یہ ہے کہ ابن منکدر قائل اور فاعل تھا اسصورت مین قائل اور فاعل نہ ٹھہرا غایة الامر غیرون کیطرف یہ نسبت ثابت ٹھہرتی ہے پس جائز ہے کہ وہ
غیر روافض ہون بدلیل صیغۃ التمریض جو مطلوب العریض ہو اور بر تقدیر ثانی گو ملزمان کی تقریب تمام ہے اسواسطے کہ اس ہنگام مین ابن منکدر
قائل اور فاعل ٹھہرتا ہے لیکن جائز ہے کہ اوسکا یہ قول اور فعل اول ہو ہرگاہ اس فعل کی کدورت سے آگاہ اور تحقیق کی راہ ہو صفائی کیطرف
رجوع لایا لفظ اخبرنی بصیغہ ماضی اس مدعا پر قاضی ہے معہذا اہلسنت ابن منکدر کی متابع اور مقلد نہین کہ اوسپر یہ الزام مناسب مقام
ہو غایة الامر کہ شخص من الاشخاص ہے پس اوسکی روایت گو اوسکی اتحاد قول فعل پر دلالت کری روایات اجلہ صحابہ اور مجتہدین کے
مقابل مین کیا نسبت ہے چہ نسبت خاک را با عالم پاک پس ایسی شخص کی قول و فعل سے اہلسنت کا قصد الزام کرنا خالی خطا سے نہین
موقوف نہین ہوتا ہے ہر اک قصد سے انسے کوئی سہو و خطا سے خالی **قال المجتهد المعزول** و از انجمله است عبد الرحمن ابن قاسم
...سیاتی فی آخر الرسالة و از انجمله است ابن ابی ملیکه که بآن قول قائل و بآن مسلک مائل بل آن فعل را فاعل بوده در تفسیر مذکور مروی است
...عن ابن ابی ملیکه انه سئل عن اتیان المرأة فی دبرها فقال قد اردته من جاریة لی البارحة فاعتاص

علی انا فاستعنت بالدهن و فضیحتاه چه بیحیائی و بی شرمی است که ارتکاب فعل را در مقام افتخار بیان میسازد و دیگر از اجمال الیه
قائل غریب مینماید در ذکر ضعف قوة باهمه ہم باکی نمی نماید این همه دلالت بر عدم کراهت آن فعل دارد و بحمد الله کسی از علمای فرقه
حقه باباحت بلاکراہت قائل نشده چه جای ارتکاب امر مکروه والعیاذ بالله ع ببین تفاوت ره از کجاست تا بکجا وبحول الله
اقول جواب عبد الرحمن بن قاسم کی قول کا ساتھ غلطی و من لفظ کی جو ملازمان سے جہلاً یا تجاہلاً وقوع مین آئی آخر رسالہ مین کورینگا
خاطر جمع رہے اور جواب فعل ابن ملیکہ کا اس مقام مین یہ ہے کہ یہ روایت کسی آخی فضی کا افترا ہی بعض نسخ کہنہ تفسیر مین نہین اور بر تقدیر تسلیم اولاً
مذکور ہوا کہ در منثور کی اکثر روایت متکلم او منظور فیہا ہین صاحب تحفہ قدس سرہ فرماتی ہین کہ مصنفین اہلسنت بتقسیم کتب التزام صحت جمیع ما فیہا
نکردہ اند بلکہ بطریق بیاض رطب و یابس درآن جمع نمودہ اند محتاج بنظر ثانی گذاشتہ اند اردبیلی صاحب کشف غمہ و حلی جامع الیقین
قبیل کتب و دفتر در نقل کنند برعم خود گوار میدان می برند ابن طاؤس نیز در موافقات خود از ہمین جنس خروار ہا پر کردہ و باعتقاد خود اہلسنت را
الزام دادہ اور ثانیاً ابن ملیکہ اہلسنت کا مقتدا یا مجتہد نہین کہ اوسکا فعل انکی حق مین حجت لازمہ ہو اقوال افعال احوال مجتہدین و مقتدا انہین
کلام ہی ہرگز خیال مین نہین آتا کہ وا فضیحتاه ابن ملیکہ کی نسبت کس راہ سی استعمال پایا اگر اس سبب سے ہی کہ وہ بسبب ارتکاب وطی فی الدبر بیحیا
اور بیشرمی ہی تو اول امام جعفر اور امام رضا کیجانب سے جواب ارشاد ہو کر صدر موثق کی ورق استبصار ابو جعفر طوسی شیخ الطائفہ سے
منقول ہوئی کہ یہ دونو امام عالیمقام اس فعل کی قائل اور فاعل تھی سائل سی بدیں اندیشہ مضمحکہ تقیةً انکا ملکیہ مین اس فعل کو نہین کرتا
والا در پردہ اس فضیحتاه کو معاذ اللہ اونکی جانب رجوع فرمانا ہے مگر اس راہ سی ہی کہ انہوں نے استعانت بروغن کیا تو اس قسم کی تصریح
بوسہ فروج کا انہسی ماثور ہی اور شاید باین بہانہ اور دروغ افسانہ موہنہ سے تہوک لگانا منظور ہو مشترک ہی ابن ملیکہ تنہا مورد ملامت نہین
بلکہ اوسکا فعل تو اصد طبیہ سے ماخوذ ہی کہ عند الجماع پہلی واطی موطوئہ کو ملاعبت مین لاوی صدر اور ندیین گدگداوی جب جانی کہ عورت
کی طبیعت مشتاق ہوئی ہے استغنا خواہ بانیت استعانت یا بہ دہن دخول فرمائی ہین ابو جعفر امامی اور شیعہ معتقدین کی نزدیک قبل اور دبر دونوں محل
جماع ہین اگر انکی تابعی اور تقلید سی وہ آداب قبل کی دبر مین بجالایا اور برغم اہلسنت انکی آتش شہوت کو بجھایا وا فضیحتا کا محل بھی وہ جماع
خود ناقل تھا کہ جب مین اصل کا بہی عاجز آیا ملازمان نے لعاب غلیظ عنایت فرمایا او فعل انکی او کذا ابتایا پس ہرگاہ بحکم قالو طبیعت فعل معلوم
مذموم نہ ٹھہرا جیسا لکھنؤ مین مشاہد ہی کہ ساری قوم شیعہ معتاد بعمل ہین روغن گل یا روغن بادام اوسمین داخل ہوتا ہی تو حالی نزدیک باستعمال ہین
بر تقدیر صحت روایت و حلت فعل معلوم اگر اوسی بیچاری شہوت کی ماری سی یہ بات وقوع پائی جائی تو فضیحت اور محل مضحکہ نہین اکثر کم باہ اور ضعیف
شہوت اور بیشتر ضعفا حریص مباشرت کو ایسا ہی اتفاق پیش آتا ہی جائز ہی کہ وہ بیچارا ہوس کا مارا آہستن اور ہمین ملازمان
مسن ہو اگر بتعلیم شریف یون او سی اپنا کام نکالا طعن مشترک ہی اور طاعن گرفتار جبکہ اپنی تنیٹر کو نہ دیکھنا اور کی پہلی عیب دینا
کمال جرات ہے ع اینکار از تو آید و مردان چنین کنند غرض اس عریضہ کو بغور ملاحظہ فرمائی تا کہ بہ تصریح کیا خدا کی فضل سی فہمیدہ
ہین سمجھہ جائی سے سرمانی یار کی رکھدینا جیسکی سی تھا کبہی تو گذر یگا اوس شوخ کی نظر سی خط قال المجتہد المعزول
واز انجملہ است مالک ابن انس امام سفیان و مجتہد ایشان کہ قائل آن مقوله و فاعل مفعول ہم بودہ و تفسیر در

اخرج النسائی والطحاوی وابن جریر والدارقطنی من طریق عبد الرحمن بن القاسم عن مالک بن انس انه قیل له
یا ابا عبد الله ان الناس یروون عن سالم ابن عبد الله انه قال کذب العبد او العلج علی ابی فقال مالک اشهد علی
یزید ابن رومان انه اخبرنی عن سالم ابن عبد الله عن ابن عمر مثل ما قال نافع فقیل له قال الحارث بن یعقوب یروی عن ابی
الحباب سعید ابن یسار انه سال ابن عمر فقال یا ابا عبد الرحمن انا نشتری الجواری فنحمض لهن قال وما التحمیض فذکر الدبر فقال
ابن عمر اف اف لا یفعل ذلک مومن او قال مسلم فقال مالک اشهد علی ربیعة لاخبرنی عن ابی حباب عن ابن عمر مثل ما
قال نافع قال الدارقطنی هذا محفوظ عن مالک صحیح و این کلام صریح است در تصدیق نافع و نافع است در تجویز آن و دال
بر تکذیب مکذب نافع و هو انفع و یحول الله قول تفسیر مذکور میں لا یفعل ذلک کے جگہہ ایفعل ذلک مذکور ہی بطریق استفہام انکاری ہر چند
دونوں عبارت سے مدعای انکار حاصل ہی پر استفہام میں تاکید انکار ابلغ ہی اور سطی ملا زمانی نے اس تصرف اور تحریف کو جائز رکہا بہر حال یہ روایت
القسطلانی اور مفعولہ ملا زمانی نسبت بمالک ابن انس اصلا ثابت نہیں بلکہ قول امام مالک کا سالم اور ابو حباب کے تائید کر رہا ہی جو سطیکہ لکہا ہی
مثل ما قال نافع فرمایا اور اسی قدر سے یہ سبق پیدا ہی کہ نافع علی رؤس الاشہاد تحاشی کرچکا کہ لوگوں نے مجہپر افترا کیا میں ہرگز نہیں کہا کہ ابن عمر
وطی فی الدبر کی قائل تہی بلکہ انہوں نے اوسکی اباحت کا فتوی دیا اور سالم اور ابو حباب سے وطی فی الدبر اور تحمیض کی حرمت سابق منقول ہی
پس مراد مثل ما قال نافع سے یہ ہی کہ جیسا نافع اس فعل کی حرمت کا راوی ہے ویسا ہی سالم اور ابو حباب اسکی راوی ہیں پس امام مالک کا ارشاد معمول لا زمانی
کی حرمت کا موید ٹہرا نہ حلت کا شاہد اسیکو دارقطنی نے کہا ہذا محفوظ عن مالک صحیح دلیل اسد عوی کی قسطلانی شرح بخاری میں بطریق ابن مالک
کہ بنا بر نفی توہم کلام سابق آتا ہی موجود ہے لکن ہم نے الخطیب عن مالک من طریق اسرائیل بن روح قال سالت مالکا عن ذلک فقال
ما انتم الا قوم عرب هل یکون الحرث الا فی موضع الزرع لا تعدوا الفرج قلت یا ابا عبد الله انهم یقولون انک تقول ذلک
قال یکذبون علی یعنی راوی کہتا ہی میں نے مالک سے وطی فی الدبر کا مسئلہ پوچہا فرمایا تم مرد زبان ہو تمکو یہی باتیں سوجہتی ہیں اتنا نہیں سمجہتے کہ
حرث بہی غیر موضع زرع میں ہوتا ہے خبردار فرج سے تجاوز نکرو راوی کہتا ہے پہر میں نے کہا کہ لوگ کہتے ہیں کہ آپ اس فعل کی قائل ہیں فرمایا مجہپر ان لوگوں نے
غلط جہوٹ باندہ رکہا ہی میں اسکا ہرگز قائل نہیں پہر اسی قسطلانی میں ہے کہ نقل عن ابن وہب انه قال سالت مالکا فقلت حکوا عنک انک
تراه قال معاذ الله وتلی نساءکم حرث لکم فاتوا حرثکم وقال لا یکون الحرث الا موضع الزرع یعنی ابن وہب کہتا ہے
کہ میں نے مالک سے پوچہا کہ لوگ کہتے ہیں کہ آپ وطی فی الدبر کو روا رکہتے ہیں فرمایا معاذ الله پہر آیہ نساءکم الآیة کو پڑہا اور فرمایا کہ حرث غیر
موضع زرع میں نہیں ہوتا تعجب ہے کہ باوجود ادعای ورق گردانی اور سبق خوانی قسطلانی دیدہ و دبر بین سے یہ روایت رہ گئی اس کا نفع ہرا ہے
فهو فی الآخرة اعمی منکران لقاکہ دیدار الہی سے محجوب رہینگی کلا انهم عن ربهم یومئذ لمحجوبون اگر اس روایت سے بہی محجوب ہوں کیا عجب ہے
نا فہمی ہی پردہ ہے دیدار کیلئے ہزار رہا کوئی حجاب نہیں بار کیلئے و بالجملہ بموجب روایات صحیحہ اور درایات فصیحہ کے کلمات محکمات کی حکم میں
ہیں ارشاد ہوکہ امام مالک قائل یا فاعل اس قول و فعل کی کہاں ٹہرے اگر کسی مفعول مقبول سے ملا زمانی کو اس کی سند پہونچی بسبب تقدم زمانہ
انکی نا مسموع ہی اس کلام میں نافع کی تصدیق یا تکذیب کی قول پر لازم آتی ہی اور اسکی حق میں نافع اور اسکی نسبت ضار ہی ظاہر ا

پاسداری اور حق گذاری نافع کی اگر اس جہت سے ہی کہ نافع مرادف لفظ مفید کے ہے اور یہ مقتدای قوم عنید ملقب بشیخ مفید با ثبوت باید
اس فعل کا قائل ہے تو سراسر نامفید اور غیر نافع واقع ہی بلکہ شر اور اضر فافہم ولا تکن من المستعجلین ان الاستعجال من امر الشیاطین عج کہ تعجیل
کار شیاطین بود قال المجتہد المغرور قسطلانی در شرح صحیح بخاری آورده وقد نقل اباحة ذلك عن جماعة من
السلف لهذه الاحادیث ولظاهر الآیة ونسبه ابن شعبان الی کثیر من الصحابة والتابعین والی الامام مالك
فی روایات کثیرة قال ابو بکر الجصاص فی احکام القرآن له المشهور عن مالك اباحته واصحابه ینفون عنه هذه
المقالة لقبحها وشناعتها وهی عنه اشهر من ان یندفع بنفیهم عنه انتهی وبحول الله اقول حیرت ہے کہ مجتہد
ہو کر اس قسم انتہاب و انتحال کی راہ پر سلوک فرماتی ہیں قسطلانی میں یہ روایت نفی اور رد کی لئے منقول ہی نہ اخذ او قبول کے لئے
اسواسطے کہ کتاب مذکور میں لفظ انتہی کی بعد متصلا لکن روی الخطیب عن مالك الی آخر ما نقلناه هنا لك مذکور ہے کہ بلفظ لکن
جصاص کی قول کو مستدرک کر رہا ہے ان بعد یہ بھی فرمارہا ہے کہ قال بعض المالکیة ان ناقل اباحته عن مالك کاذب مفتر یعنی جسنے
مالک سے وطی فی الدبر کا جواز نقل کیا دروغ باز اور افترا پرداز ہے پھر چند سطر کی بعد بیان کیا کہ انما نسب هذا الی کتاب السر وهو
کتاب مجهول لا یعتمد علیه قال القرطبی ومالك اجل من ان یکون له کتاب السر یعنی جن لوگوں نے کہ وطی فی الدبر تجویز مالک ٹھہرایا
وہ حوالہ دیتی ہیں کہ اس مسئلہ کو مالک نے اپنی کتاب السر میں لکھا حالانکہ کتاب السر کتاب مجہول ہے اوسپر اعتماد نہیں ہوسکتا بلکہ قرطبی نے
تصریح کی کہ مالک برتر ہے اسی کہ کتاب السر اوسکی کتاب ہو غرض حق یہ ہے کہ اس قسم کی جہلا قد مائیہ او خدعہ بیلا سوسطائیہ جنمیں آپ نے
پڑہی ہیں کہ اہل حالت کو عذر ہو دا و پریشان بشل تار پو دکر قصد الزام کا فرماتی ہیں اسی کیا ہوتا ہے ایک عالم کو ڈباتو نی دیا بحر شک
و جلہ ہم بھی تھی تجکو تو سمندر نکلا قال المجتہد المغرور و این عبارت مفید فوائد ثلثہ ہست اول اینکہ اکثری از صحابہ و تابعین از
اسلاف اہل سنت قائل باباحت و جواز فعل مذکور بوده اند وبحول الله اقول آیہ تو اپنی مستفاد ہیں فقرہ وقد نقل اباحة ذلك الخ
سے اور قسطلانی نے نقل کیا کہ یہ نقل مستدرک اور منفی ہی پس ہر گاہ مستفاد عنہ مستدرک ہے تو مفاد بطریق اولی مستدرک ہی اب یہ
تہتک اور تکرار اور تحکم اور اصرار ایسا ہے جیسا پیر بخارا کی شہد و نکو مشاہدہ ہوا کہ مار پر مار پڑرہی ہے پھر بتقاضای غیرت کہی جاتی ہیں کہ ابتو روا
اور قطع نظر اس استدراک کی فی نفسہ یہ تینوں فائدے بیقاعدہ ہیں اول اسواسطے کہ قسطلانی میں نسبہ ابن شعبان کا لفظ واقع ہی
اور ظاہر ہے کہ کسی چیز کی نسبت کسی کی جانب اور چیز ہی اور اوس شخص سے وقعیت اور نفس الامر میں کا ثبوت اور چیز ان مواقع میں نسبت کا لفظ
عدم صحت پر دلالت کرتا ہی نظیرہ ما فی مصائب النواصب ما نسب الی الشیعة من قولهم بوقوع التغیر فی القرآن
لیس مما قال به جمهور الامامیة الی آخر ما نقلته سابقا اور دلیل اس نسبت بمعنی عدم الصحت کی یہ ہے کہ اگر کیا تمام صحابہ
اور تابعین و سائر فقہا اور مجتہدین سے ثابت ہو تا آیا کہ یہ فعل اہلسنت کے نزدیک حرام ہی اور تہذیب وغیرہ سے معلوم ہوتا ہے
کہ شیعہ مذہب میں یہ فعل حلال ہے ان بعد جو کوئی اہلسنت سی حلت نقل کری منقول عنہ حقیقت میں سنی نہیں چھپا شیعی ہی کہ اندر وفن میں
داخل ہی کہ بعض رفضی بتقیہ اہلسنت کے مذہب میں متمذہب ہو کر اس قسم کا اختراع اور تلبیس اور تلمع اور تدلیس ملحوظ رکہتی ہیں

ناطق ہین کہ ابن صحیح نامی شیعی نی تمام عمر بتقیہ اور تزویر اہلسنت مین بسر کی تا آنکہ معتمد علیہ ہوا کسنحلی کا مار ابھی آخر عمر مین کچھ حدیثین
اپنی مذہب باطل کی موافق روایات کرنی لگا من ذلک ما رواہ عن بریدۃ مرفوعا ان علیا ولیکم بعدی کہل گیا پہر را فضی
ہی اسیطرح محمد شاہ بادشاہ کی وقت دو شخص شیعی ہندوستان اور آغا ابراہیم بن علی شاہ صفوی اصفہان مین اہلسنت کی کتب مین
تصرف اور الحاق کرکی خوشخط لکہاتی تہی مسطلا اور مذہب بناتی تہی رہگذر مین بقیمت ارزان بعرض بیع مین لاتی تہی جب علما کو ظاہر ہوا
وہ مختفی ہوئی ایسی شان پر گمان جاتا ہے کہ ابن شعبان مجہول المسمی الشان شاید شیعی ہو کہ اہلسنت کی تغلیط کو بجای کثیر من الائمۃ
والمتشیعین کثیر من الصحابۃ والتابعین کہہ گیا کیونکہ تذبر اور تحفار خصوصا تہذیب اور استبصار سی آشکار ہو چکا کہ
یہی بزرگوار قائل اور فاعل کا رہوتی آئی نہ صحابہ و تابعین اخیار و الاستدراک قسطلانی کی کیا معنی خدا کی پناہ ملازمان کسکس اوٹ مین
آتی ہین پہر بہی مفر نہین پاتی ہین ۵ تم کرو جسی کر بزار مین کرون تمسی نباہ ۞ اجی لاحول ولا قوۃ الا باللہ ۞ **قال المجتہد**
القول دوم آنکہ احادیث متکثرہ مذکورہ و ظاہر آیہ کریمہ دلالت بر اباحت وارد و احادیث تحریم برخلاف ظاہر آیۃ دلالت دارد
و عمل بر روایاتیکہ معاضد بظواہر آیات قرآنیہ باشد مقدم بر روایات مخالفہ آنست و ظاہر است کہ کلمہ انی موضوع برای مکان است قال اللہ
تبارک و تعالی انی لک ہذا قالت ہو من عند اللہ یعنی از کدام جا است ترا این رزق مریم بجواب آن گفت این رزق از خدا است
و لفظ انی شئتم دلالت بر تعدد دارد پس معنی فاتوا حرثکم انی شئتم آنست کہ بیائید زنان خود را بہر جائی و ہر موضعیکہ خواستہ باشید
اگر تسلیم نمودہ شود کہ بمعنی کیف شئتم البتہ دلالت بر تخییر در اوضاع اتیان مرادمی بود و چون انی شئتم فرمودہ مراد ازان تخییر در موضع اتیان
بودہ باشد چہ فرق درمیان انی و کیف ظاہر است و انی بمعنی من این و من این من ذلک و چون اطلاق حرث مجازا بنا بر ادنای ملابست در کریمہ
نساءکم حرث لکم واقع شدہ پس مراد از فاتوا حرثکم انی شئتم چنین باشد کہ فاتوا نساءکم انی شئتم پس دلالت بر تعیین موضع حرث
ندارد بلکہ لفظ انی دلیل بر تخییر و تعدد مواضع دارد بلی اگر میفرمود ارحام نساءکم حرث لکم فاتوا حرثکم تعیین موضع حرث میشد یعنی انی
شئتم در آن بی محل میشد بلکہ بمحل کیف شئتم بودہ و لیکن بعلت عدم تلبیس و مجرد تشبیہ را ادنای مشابہت و ملابست کافی میشود چنانچہ تشبیہ صحابہ بنجوم در
کریمہ کزرع اخرج شطأہ الخ وارد گردیدہ و بنا بر تمثیل ادنای ملابست فرمودہ ۹۳ ہن لباس لکم و انتم لباس لہن و تشبیہ
من کل الوجوہ بیوجہ است کما لا یخفی **و بحول اللہ اقول** احادیث متکثرہ اور ظاہر کریمہ کا فعل معلوم کی حرمت پر دلالت کرنا
ظاہر ہی تا اباحت بکمال رسیاتی بیس حکم ملازمان کہ عمل بر روایاتیکہ معاضد الخ موید اہلسنت ہی نہ معاضد شیعہ اہل ضیعت و العجب
کل العجب و الحیرۃ علی الحیرۃ من فی اہب الی ہذا المذہب کہ اس مطلب مین روایات معاضدہ بظواہر آیات قرآنیہ کو روایات مخالفہ ظواہر آیات
قرآنیہ پر مقدم فرمایا اور روایات مسح پا اور غسل یدین من المرافق کما ہو المعمول المشہور اور طہارت خمر اور خنزیر اور اتخاذ دلو من جلد الخنزیر
ما فی من لا یحضرہ الفقیہ سئل ابی جعفر و ابو عبد اللہ فقیل لہما انا نشتری ثیابا اصابہ الخمر و ودک الخنزیر انصلی فیہما
قبل ان نغسلہا فقالا نعم لا باس انما حرم اللہ اکلہ و شربہ و لم یحرم لبسہ للصلوۃ یعنی امام باقر اور امام جعفر
سی پوچہا کہ ہم کپڑی مول لیتی ہین کہ اونمین شراب و سور کی چربی لگی ہوتی ہی ایا بی دہوئی ان کپڑون سی نماز پڑہین فرمایا ہان

مضایقہ نہیں اسی فی سور کا کھانا اور شراب پینا حرام فرمایا اور نماز کیواسطی پاک کپڑی پہننی کو حرام نہیں فرمایا تقیہ سئل
الصادق عن جلد الخنزیر یجعل دلوا قال لاباس یعنی امام صادق سی پوچھا کہ سور کی چمڑی کا ڈول بنانا کیسا فرمایا
کچھ مضایقہ نہیں و امثال ذلک ما ضاہاہا مما لا یتناہی حالانکہ یہ مخالف ظاہر قرآن ہین قال اللہ تعالی یا ایہا الذین امنوا اذا
قمتم الی الصلوۃ فاغسلوا وجوہکم وایدیکم الی المرافق و امسحوا برؤسکم وارجلکم الی الکعبین یعنی ای ایمان والو
جب نماز پڑہنی کا قصد کرو تو اپنی مونہہ دہوو اور ہاتھ کہنیوں تک اور سر کی مسح کرو اور پاؤں دہو لو ٹخنوں تک و قال انما الخمر و
المیسر الی قولہ رجس من عمل الشیطان و قال فی حق الخنزیر فانہ رجس یعنی فرمایا کہ شراب و جوا اور سور رجس ہے
اور رجس کہتی ہین شدید نجاست کو پس ان چیزونکی نجاست کے روایات کو کہ معاضد ظاہر قرآن ہین کیون مقدم نہ بتایا
تا چہ خواہد کرد بر ما تاب لطف عارضت + حالیا نیرنگ رنگ خوش بر آب انداختی + اور یہ جو فرمایا ظاہر است کہ کلمہ انی موضوع الی قولہ
و الحق ہذا من فن الک پس ارشاد ہو کہ اس ظہور سی کیا مراد ہی اگر یہ مراد ہے کہ آیات قرآنیہ یا احادیث ایمانیہ ہمیشہ اپنی ظاہر معنی
پر رہتی ہین اس حد سی تجاوز نہیں کرتی تو اولا تقیہ کا پردہ پہٹتا ہی حالانکہ عند الشیعہ بزبان ائمہ التقیۃ دینی و دین آبائی ارشاد ہے
دوم ثانیاً جناب مجتہد کا کیا جواب ہوگا جو حدیقہ سلطانیہ مین فرماتی ہین بدینعبارت کہ بدانکہ آنچہ از حضرت آدم ابو البشر و از بعض دیگر
انبیا کہ بعضی از امور بظہور رسیدہ و در ظاہر قرآن مجید تعبیر از ان بمعصیت یا ظلم در قول او تعالی و عصی آدم ربہ فغوی مانند آن
واقع شدہ یا عتابی در مقابل آن وارد گشتہ الی ان قال محمول است بر مجاز و استعارہ و محمول است بر ترک اولی چنانکہ در محل خود ثابت
نوالد بر تشبیہ خالق بمخلوق محمول است بر تاویلات صحیحہ انتہی لفظہ الحلوم المذموم و اگر یہ مراد ہے کہ انی وضع المقام مین ظاہر بنا بر کلام ہے نہ تجاوز عن ہذا الظاہر تو پس
یہ غیر مسلم ہی اسواسطی کہ انّی مشترک ہی این اور متی اور کیف کی معنون مین کہ اول کو انّی مکانی کہتی ہین اور ثانی کو زمانی اور ثالث کو کہتی
ہین پس انّی مکانی کی وضع اگر چہ بمعنی مکان ہی ظاہر ہی اور تعدد اور تخییر مکان کو مستلزم لیکن ظہور اس معنی کا امکان پر مبنی غیر مسلم اسواسطی کہ
جائز ہی کہ مکان سی فرج مراد نہو بلکہ بالاخانہ یا تہ خانہ یا صحن سرا وغیرہا مراد ہو اس تقدیر پر معنی انّی شئتم کی یہ ہین کہ اپنی عورتونسی صحبت
کرو جس مکان مین چاہو خواہ وہ مکان بالاخانہ ہو یا تہ خانہ یا صحن سرا نہ یہ کہ ہر عضو زنمین دخول کرو خواہ دہن ہو خواہ گوش خواہ بینی
خواہ مقعد ہو یا بوش فلما بطل ہذا المعنی بہذا الاحتمال بقی المعنیان الاخیران و ہو عین مذہب اہل السنۃ مؤیدہ تفاسیر اہل اللہ
بین شیعہ تفصیل اس اجمال کی یہ ہی کہ انّی زمانی کی نص فریقین کی تفسیر مین موجود ہی فی المفاتیح الخامس انّی شئتم معناہ متی شئتم
من لیل و نہار و فی الصافی عن الصادق انّی شئتم ای متی شئتم فی الفرج و فی روایۃ اخری ای ساعۃ شئتم لیکن یہ معنی مختار نہین
فی الکبیر فاما الاوقات فلا مدخل لہا فی ہذا الباب لان انّی لا یکون بمعنی متی و انما یکون بمعنی کیف پس جمہور محققین سنی شیعہ کی نزدیک
انّی بمعنی کیف مختار ہی لما یدل تفسیراتہم و تعبیراتہم فی الجلالین انّی کیف شئتم من قیام و قعود و اضطجاع و اقبال و ادبار و فی الصافی
تحت انّی شئتم و فی اخری من قدامہا و من خلفہا فی القبل و فی منہج الصادقین انّی شئتم ہر گونہ کہ خواہید خواہ روی زنان سوی
شما باشد یا پشت یا غیر آن از ہیات جماع و فی توضیح المجید انّی شئتم جس طرح سی چاہو مقاربت کرو خواہ آگی طرف سی

انطرف چاہتے ہو غیر اسکی اشکال مجامعت سی اور دلیل اس دعوی کی کہ انی اس مقام مین کیف کی معنی مین ظاہر ہی کہ مانع اتیان
فی الادبار ہی یہ معنی ہین مین کہ تجوز اتیان فی الادبار ہی چند چیزین ہین از انجملہ ایک احادیث کما سبق ذکر بعضہا و منہا ما فی الکبیر و المعالم
مما روی خزیمۃ ابن ثابت ان رجلا سأل النبی صلعم عن اتیان النسأ فی ادبارھن فقال حلال فلما ولی الرجل دعاہ فقال
کیف قلت فی ای الخربتین او فی ای الخرزتین او فی ای الخصفتین امن قبلها فی قبلها فنعم ام من دبرها فی قبلها فنعم ام من دبرها
فی دبرها فلا ان اللہ تعالی لا یستحیی من الحق لا تاتوا النسأ فی ادبارھن اراد بخربتیها مسلکیها والخرزتین و کذا
الخصفتین کنایتان عن المأتین کذا فی بعض التفاسیر یعنی خزیمہ سی مروی ہی کہ کسی نے حضرت سے مسئلہ دخول فی الدبر کا پوچھا
فرمایا حلال ہی جب وہ مونہہ موڑ کر چلا آپنے اوسکو بلایا اور فرمایا کیونکر کہا آیا عورتکی دونو مقام مین آنا قبل کیجانب سے قبل مین یا پس پشت سے
یا دبر کیجانب سے قبل مین یہ بھی درست ہے یا دبر کیجانب سے دبر مین پس یہ حرام ہی اور نادرست اللہ شرم نہین کرتا حق بات کی بیان مین اور
مراد خربتین سی مسلکین ہے اور حرزتین اور خصفتین سی ماتین ہین فی الکلینی سئل الصادق ع عن اتیان النساء فی اعجازھن فقال
ھی لعبتک لا تؤذیہا فی روایۃ والمرأۃ لعبۃ لا تؤذی و ھی حرث کما قال تعالی یعنی امام صادق سی مسئلہ دخول فی الدبر کا پوچھا فرمایا
عورت تیرا کھلونا ہی اوسکو نہ ستا اور دوسری روایت مین ہی کہ عورت کھلونا ہی اوسکو ستانا نچاہئی اور وہ کھیتی ہی جیسا حق تعالی
نی فرمایا دوسری شان نزول فی المجمع ان الیہود کانوا یقولون من اتی المراۃ من دبرها فی قبلها جاء الولد احول فانزل اللہ
ھذہ الآیۃ لتکذیب قولهم فکان الاولی حمل اللفظ علیہ یعنی یہود کہا کرتی تہی کہ عورتکی قبل مین پس جانب الدبر آنا موجب
احولیت فرزند ہی پس انکی تکذیب کو آیہ نسائکم الآیہ نازل ہوا بنا بر علی ہذا حمل لفظ قرآن کا اسپر اولی ہی و فی الصافی عن الرضا
ان الیہود کانت تقول اذا اتی الرجل المراۃ من خلفها خرج ولدہ احول فانزل اللہ نسائکم حرث لکم فاتوا حرثکم انی
شئتم من خلف او قدام خلافا لقول الیہود ولم یعن فی ادبارھن یعنی امام رضا سی مروی ہی کہ یہود کہا کرتی کہ
اگر مرد عورت کی پشت کیجانب سے وطی کریگا لڑکا احول پیدا ہوگا اسپر اللہ نے برخلاف قول یہود آیہ نازل فرمایا کہ تمہاری عورتین کھیتی
ہین اپنی کہیتی مین جیسی چاہو پشت کیجانب سے یا رو کی جانب سے اور نہین ارادہ کیا اس نے دخول فی الدبر کا تیسری سیاق کیونکہ نسائکم کی
پہلا ان اللہ یحب التوابین و یحب المتطہرین ارشاد ہی اور ظاہر ہی کہ طہارت اجتناب مستقذر کا نام ہی خواہ یہ مستقذر حدث ہو خواہ خبث
یا جماع حایض جیسی فی الدبر پس اتیان فی الدبر کی حرمت اس آیہ سی ثابت ہے اشارۃ چوتھی سیاق کیونکہ انی شئتم کی پیچھی و قدموا لانفسکم
ارشاد ہوتا ہی یعنی جب تمکو اتیان موضع حرث کی اجازت ملی تو اب موضع حرث مین آؤ اور منافع راجع الی الدین جیسی فرزند کی حفظ اور تحصین
کا قصد کرو اور اولاد صالح چاہو کہ یہ باعث ثواب ہی ہو تا اور استغفار کیا کری سے برگ عیش بگور خویش فرست کس نیارد ز پس تو پیش فرست
کیونکہ امور مباحہ نیت صحیحہ کی سبب عبادت مین شمار ہوتی ہین اور ظاہر ہی کہ حصول اولاد سوای اتیان موضع حرث کی موضع غیر حرث مین
نہین پانچوین یہ کہ کیونکہ وطی فی الدبر بلکہ وطی مطلقا مستقذر ہی خواہ ادبار رجال مین ہو خواہ ادبار یا اقبال نساء مین اسی سبب
واطی اور موطوء پر غسل واجب آتا ہی لیکن وطی فی القبل بضرورت ابقای نسل مباح ہوی بشرط نکاح اور عدم محرمیت اور برائت و طہارت

[illegible] حرمت [illegible] حرمت [illegible]

اور [illegible] جال کی حرمت منصوص قطعیہ اور باجماع [illegible] اور قوم لوط کا ہلاک اسکی سبب [illegible]

منصوص ہے اور ہلاک [illegible] کا منصوص احادیث [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ [illegible]

[illegible] حرمت [illegible]

[illegible]

نجاست [illegible] حرام ہوگی [illegible]

اور [illegible] مباشرت حرام ہے بعد انقضای [illegible] باتیاں [illegible]

[illegible] نجاست [illegible] تو جاننا چاہئے کہ نجاست [illegible] حرمت [illegible] کا سبب ہے کیونکہ

[illegible] نجاست [illegible]

[illegible] بسبب [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] حرام [illegible]

[illegible]

[illegible] القرآن [illegible]

اما من جهة الطبيعة [illegible] اما من جهة [illegible]

كثيرا ما يكون [illegible] مبتلا ہوتا [illegible] حرام [illegible] فعل [illegible]

[illegible] حاجت [illegible] محتاج ہوتی ہی [illegible]

[illegible] ضرر [illegible]

[illegible] کتاب [illegible] اور اسکی شرح [illegible] وغیرہ میں لکھا ہے [illegible]

وذلك [illegible] الولد [illegible]

العضو [illegible]

[illegible]

[illegible] ہوتا ہے [illegible]

ادم سعادت ابنا [illegible] کی اصلاح پذیر ہو اسیواسطی زنہار رب جلیل نی اس فعل رذیل کو اپنی حبیب کریم کی امت پر پسند کیا او نظر انہین
قباحتونکی شنایع نی اسکی فاعل پر تعزیر کا حکم دیا غرض نظر انہین وجوہ کی آئی یعنی این مقتضی تعدد مکان مراد نہین بلکہ اس مقام مین انی بمعنی
کیف مراد ہی جو اختلاف اوضاع جماع کو چاہتا ہی فافہم ولاتکن من الغابرین اور یہ جو فرمایا کہ چون اطلاق مجاز الی قوله بلکہ محل کیف کشتم
بوده محض غلط اور غلط محض ہی اسواسطی کہ باتفاق مفسرین سنی و شیعہ مراد حرث سی مقام حرث ہے فی الجلالین نساءکم حرث لکم ای محل
زرعکم للولد فاتوا حرثکم ای محله وهو القبل وفی الصافی نساءکم حرث لکم مواضع حرث لکم وفی المنہج نساءکم حرث لکم زنان
شما موضع کشت شما اند کہ آن جای پیدا شدن اولاد است اس تقدیر پر مراد حرث سی ظاہر اور لفظ انی کا عدم تخییر اور تعدد
موضع پر دلالت کیا اور ظاہر ہی کہ مانحن فیہ مین موضع حرث واحد ہی نہ متعدد تا وطی فی الدبر پر محمول ہو نی کہیتی موضع حرث مین بیج آتی ہے
موضع حرث ہی مین موضع فرث زمین شور ہی یعنی اوسرکہ اوسمین تخم اوگنی کی امید نہین ع زمین شور سنبل بر نیارد درو تخم عمل
ضایع مگردان اور یہ جو فرمایا کہ مجرد تشبیہ ادای مشابہت الی آخر القول فی الواقع امر واقعی ہی لیکن ادنی مشابہت ہی تو
تحقق ہو حرث کو نساسی جمیع عضا مین ہرگز مناسبت نہین نہ ادنی نہ من کل الوجوہ ہان ادنی مناسبت سہا تمین البتہ ہی کہ جیسا
کہیتونمین بیج ڈالی سی غلہ پیدا ہوتا ہی اسیطرح عورتونکی جسمونمین نطفہ ڈالی سی اولاد پیدا ہوتی ہی فی المطہر فی الصافی باتحاد فیہ بما
یلقی بہا تشبیہا لما یلقی فی ارحامهن من النطف بالبذور وفی المنہج حق تعالی زنہا تشبیہ کردہ بمزرعہ [illegible] از ابراع و
انجم و [illegible] فی توضیح المجید [illegible] کہیتی کی اسواسطی ہی کہ گویا نطفہ بجای تخم کی ہی او رحم بجای زمین اور فرزند بجای حاصل [illegible]
[illegible] بجای [illegible] آباد نامی مشابہت ملا زمانکی [illegible] طبع راد [illegible] مسلم راد بحکم ان تفسیرونکی خصوصا بشہادت تفسیر جناب ابوالکلب جاوی ہی
راد ملا زمان جاوی ہاتھ سی گئی اور مشابہت بمعنی مطلوب بحکم ان تفسیرونکی ہاتہ ہی اور تشبیہ صحابہ کی جو زرع کی ساتہ آیہ مین [illegible]
معلوم نہین کہ ملا زمان کی طور پر اوسمین ادنی مشابہت کیا ہی بیان ہو تمامی اہلسنت و شیعہ کے نزدیک ادنی مشابہت [illegible]
[illegible] ماکہیت مین پہلی بیج اوگتا ہی پہر اوسکی جڑ مضبوط ہوتی ہی پہر موٹا ہو کر اپنی نال پر کہڑا ہوتا ہی اسیطرح اسلام مین اول ایک
[illegible] تہا پہر دو ہوئی پہر زیادہ پہر قوت بڑہتی گئی حضرت کی وقت اور خلیفونکی خلافت مین اور تشبیہ مفید اہلسنت ہے نہ مؤید ملا زمان
مین مگر [illegible] مجتہد ہونا اور [illegible] اور مغز سخن کو نہ پہونچنا اور [illegible] ع مجتہد گشتی و آگہ نیستی خود کجا او از کجا [illegible]
[illegible] ملا زمان [illegible] حافظ [illegible] یا تو اول کلام مین وہ شور اشور ہے کہ اما [illegible] یہان وطی فی الدبر حرام ہے یا آخر اس مقام مین
[illegible] کہ اوسکی حلت قرآن سی بیان فرمانی لگی ع نہان کی ماند آن رازی کزو سازند محفلہا ثابت قائلین حرمت پر
تنگ ہوگا اور قائلین حلت کا میدان فراخ ع یوسف کی خریدار ہمین پڑ جائینگے رخنی اوس شوخی کہر کی سر بازار کہ کالی صاحب جو
و سینہ زور کو بکو [illegible] کی اقرار موجب تکفیر الزام مین جکڑ دیا آئندہ جزا سزا کا حاکم کو اختیار ہے والسارق والسارقة فاقطعوا ایدیهما جزاء
بما کسبا [illegible] فائدہ مخفی نہ رہی کہ یہ فاضل خادم مجتہد عظمی مسترق ہی استدلالات اکابر قوم سی تفصیل اس مقام یہ ہی کہ علم الہدی نے
ادلہ بعض طرح سی غیر [illegible] خلق [illegible] غیر مرضی [illegible] القوم المجوسی نی اپنی اس فعل کی اباحت اور حلت پر چار طرح سی استدلال فرمایا

[illegible]

[illegible] اہل سنت [illegible] اور ظاہری [illegible]

[illegible] عام [illegible] اور جواب [illegible]

[illegible] تصور ہوگا [illegible] اور قسم [illegible]

[illegible] کی بیت کی افسوس [illegible]

[illegible] حرام [illegible]

[illegible] کیا [illegible]

[illegible] نفسانی اور [illegible] شیطانی [illegible]

[illegible] و فیل و یوزہ

[illegible] قول [illegible]

[illegible]

ابا عبد اللہ نعمان الکجی کان یتلبس لاهل السنة بصورة الشافعية بالتقية والتزوير يعني شيخ ابو عبد اللہ گنجی تقیہ
تزویر آپکو شافعیوں میں شہر اہلسنت کہ قریب میں لاتا تھا اور گاہی اس قوم کی علما فقہ میں کوئی کتاب بنا کر وہ روایات کہ اہلسنت پر موجب
قدح اور طعن ہیں اوسمیں داخل کرتی ہیں اور اوسکو کسی ایک مذاہب اربعہ والی کیطرف نسبت دیتی ہیں مثل کتاب مختصر کہ اوسکو شیعہ نے تصنیف کیے
اور امام مالک کیطرف نسبت کیا اور اوسمیں لکھا کہ مالک کو اپنی مملوک کی ساتھہ لواطہ درست ہے لعموم قولہ تعالی وما ملکت ایمانکم
محقق دہلوی فرماتی ہیں کہ مجھسی بالمشافہہ ایک معتبر نی نقل کیا کہ میں نی اس قسم کی کتاب اصفہان میں دیکھی منسوب بامام ابو حنیفہ کہ اوسمین
مسایل فقہیہ مندرج تھی غالبا یہ کیدان کیا دکا اسطور پیش جاتا ہی کہ مغرب و موصل زمین کہ مالکیوں کا مسکن ہے اوسمین اس قسم کی تالیف
کو امام ابو حنیفہ کیطرف نسبت کرتی ہیں اور ہند اور توران کہ حنفیوں کا موطن ہی اونمیں اسطرح کی تصنیف کو امام مالک کیطرف اضافت دیتی ہیں
اور بنابر سابق کہ ہر اہل مذہب اپنی امام کی روایات کو بخوبی جانتا ہی نہ غیر کی امام کی روایات کو مغالطہ میں آوی صاحب ہدایہ اور امام رازی ایسے
علام عالیمقام کو بابت نسبت متعہ اور وطی فی الدبر الی المالک یہی مغالطہ پیش آیا اب اس تحقیق سی واضح ہوا کہ مالکی اور مالکیوں کی امام کی
نسبت نایرہ تشنیع منطفی اور مضمحل ہی اور شیعی اور شیعوں کی امام کی نسبت نایرہ تشنیع ملتہب اور مشتعل دراغصہ کو تہاتب کر ضد کو چہوڑکر
کتاب تہذیب اور استبصار ملاحظہ میں لائی دیکہی تو احادیث ایمہ حلت وطی فی الدبر میں کس ملا اور شد کی ساتہہ کسقدر موجود ہیں اور صرف
ابہہ قطع نظر اسکی کہ آپ اس فعل کی مرتکب ہیں بشہادت قرآن نسبت بنات لوط زبانی لوط اس فعل مذموم اور نام لوط کو ثابت کر رہی ہیں یا نہیں
پس نایرہ تشنیع امام مالک سنی کی نسبت ... شیعی کی نسبت مشتعل گہہ سگ در دہان سینڈ ہس ۵ گوی حق
بروی از خوبان عالم شاد باش جام کیخسرو طلب کافراسیاب انداختی قال المجتہد المعزول واخرج ابن جریر فی کتاب النکاح عن ...
ابن وهب عن مالک انه مباح فخر رازی در تفسیر کبیر بعد ذکر روایت نافع گفتہ کہ مذہب مالک ہمین بودہ و ایضا از بعض جابہا
ظاہر میشود کہ امام مالک چنانکہ قائل اینقول بودہ فاعل اینفعل ہم بودہ و خود بزبان مبارک اقرار و اعتراف باین امر نمودہ حیث قال السائل
سئلت عنہ ... ابی سلیمان الجرجانی اذ سئل عن مالک عن وطی الحلائل فی الدبر اخرجہ الخطیب فی رواة مالک و بحول
اللہ تعالی تقول کتب رجال میں مذکور ہی کہ ابن جریر دو شخص ہیں ایک محمد ابن جریر ابن رستم آملی اور شیعی ہی کتاب ایضاح اور مسترشد فی الامامة
اسکی تصنیف ہے دوسری محمد ابن جریر ابن غالب طبری ابو جعفر صاحب تفسیر اور تاریخ کبیر اور یہ علمای اہلسنت میں ہے اور سابق ہو چکا
کہ مالک بھی دو شخص ہیں ایک شیعی کہ دخول ادبار اور متعۃ النسا کو حلال جانتا ہی دوسری امام مالک سنی کہ ان دونو فعلوں کو حرام اور
موجب یا تعزیر بتاتی ہی اور خطیب بیشک محدثین اہلسنت کی طبقہ متاخرہ میں ہے جیسی دیلمی اور ابن عساکر وغیرہما انکی تالیفات کا یہ
حال ہی کہ ہرگاہ ان لوگوں نی دیکہا کہ اہلسنت کی متقدمین نی احادیث صحاح اور حسان کو کما ینبغی ضبط کیا اونمیں جا خالی جا
باقی نہیں اجار احادیث ضعیفہ اور موضوعہ اور مقلوبة الاسانید والمتون کی جمع اور تالیف میں مشغول ہوئی تا بطریق بیاض فراہم کر کر
بعض تہمت موضوعات کو حسان لغیرہا سی ممتاز کریں لیکن قلت فرصت اور کوتاہی عمر کی سبب مہم سرانجام کو نہ پہونچا سکی
متاخرین انکی بعد پیدا ہوئی ان لوگوں نی کچہہ کچہہ موضوعات کو حسان لغیرہا سی امتیاز دیا ابن جوزی نی موضوعات میں احادیث ضعیفہ کو

۷ یعنی ابو سلیمان جرجانی نی مالک سی پوچھا اور وطی در دبر بیبی کا کیسا کہا ابھی ایسا کیا سبب غسل کیا ۱۲

جدا لکھا اور سنادی نی مقاصد حسنہ مین جہان لغیرہا کو علیحدہ کیا اور بعد صاحب جامع الاصول افادہ فرماتی ہین کہ خطیب نے شریف مرتضی برادر رضی ہی احادیث شیعہ روایت کے کہ بعد جمع اور تالیف اونمین نظر ثانی کری کہ ان حدیثون کی کچہہ اصل ہی یا نہین لیکن اوسی عذر سنا کے باعث یہ نقد رہا تہہ آیا پس بنا بر اس تمہید کی ما نحن فیہ مین امر مشتبہ ہی اسنو بتحقیق معلوم نہین کہ ابن جریر او مالک شیعی مراد ہین یا اور خطیب نے جو رواۃ مالک سے اخراج کیا وہ روایت کسکی ہی ظاہر اور واضح ہوتا ہی کہ یہ ابن جریر او مالک شیعی رواۃ مالک شیعی کیونکہ سابق امام مالک اور مالکیہ کا حال معلوم ہو چکا کہ مالک اس فعل کی نسبت تکذیبون علی فرماتی ہین اور مالکیہ بہتان بناتی ہین اور ابن وہب کا قول بحوالہ قسطلانی معرض بیش خوانی مین آ چکا پس کیونکر کہئی کہ مالک اس فعل کی مبیح ہین یا امام رازی نی اسکو امام مالک کا مذہب قرار دیا پس شبہ ابن سبکی قول مین مالک شیعی مرادہی واگر بالفرض بالتحقیق ثابت ہو کہ ان راویون مالک سے امام مالک مراد ہین تو بقیاس گذشتہ جواب صاف ہے کہ فی بمعنی من ہے استدلال اباحت وطی فی الدبر سراسر غباوت ہے ٥ باسیدل جیسو دگفتن وعظ نزو دمیخ آہنی در سنگ قال المجتہد المعزول سبحان اللہ ابن سنت حال کثیر الاختلال ایسے ضلال متخلفین سفینہ عترت و آل و بحول اللہ اقول بارک اللہ کیا جرأت اور بیباکی اور وقاحت اور چالاکی ہی کہ متمسکین سفینہ عترت و آل کو متخلفین اور متخلفین سفینہ عترت و آل کو متمسکین بتاتی ہین عترت اور آل کا آیا یہی تمسک ہی کہ علم بنا تی تعزیہ بنائی حالانکہ من لا یحضرہ میں ہے کہ من جدد قبرا او مثل مثالا فقد خرج عن الاسلام اقول فی قولہ من مثل مثالا انہ من ابدع بدعۃ ودعی الیہا او وضع دینا فقد خرج من الاسلام وقولی فی ذالک قول الائمۃ یعنی جسنی قبر کی نقل کی یا کوئی تمثال بنائی یعنی بدعت نکالی اور لوگونکو اوسکیطرف بلایا اور ایک نیا دین ٹہرایا تو وہ اسلام کی حد سی باہر آیا یہی عمل اہلبیت کا تمسک ہے کہ دلدل سدہائی تابوت پہرائی حالانکہ مختار کا یہ فعل نامختار ہی کہ طفیل ابن جعدہ کندہ ہکی دوکان سے کرسی اوٹھا لایا اوسکو تابوت السکینہ نام کرکے بہجوایا آیا یہی تمسک ہے کہ بہس اوڑہائی جہنتیو نمین نوحہ گائی حالانکہ کلینی مین امام سجاد سی مروی ہے کہ انما یحتاج المرءۃ الی النوح حتی تسیل دمعتہا ولا ینبغی لہا ان تقول ہجرا اعورتکو نوحہ مین اتنا ہی چاہئی کہ آنسو بہ نکلین اور بیہودہ بکنا نچاہئی آیا یہی تمسک ہے کہ ڈہول بجائی مرثیہ کی پردہ مین حضرت شہربانو کا رنڈیا گائی حالانکہ یہ فعل باتفاق حرام ہی آیا یہی تمسک ہے کہ لوگونکو ناحق رولائی کتاب سنیہ اوڑہ مین جناب نرگس کا سہاگ پوڑا دکہائی حالانکہ یہ ہذیان بست شیطان ہے آیا یہی تمسک ہے کہ شریعت کی مخالفت کیجئی تجویز مجلس وغیرہ سلاطین کی آگی سر جہکائین وسجدہ کیجئی حالانکہ بنص قرآن ممنوع ہی لا تسجدوا للشمس ولا للقمر واسجدوا للہ والاجناب سید الابرار و ائمہ اطہار اس سجدہ سے زیادہ تر سزاوار تہی نہ شاہ عباس و رطہماسب خناس آیا یہی تمسک ہی کہ جناب مرتضی کو خائف و جبان اور آپکی اولاد کو از راہ تعصب مظلوم ٹہرائی حالانکہ یہ شجاعت کی منافی ہی آیا یہی تمسک ہی کہ بتقلید مجوس بی ننگ و ناموس عید ثلثہ سوی العیدین احداث کیجئی حالانکہ خم غدیر مین کب حضرت نے جناب امیر کو خلیفہ کیا کہ جسپر عید غدیر مقرر ہوئی اور جو شہادت فاروقی سنکر خوشی مین آئی احمد ابن اسحق شیعی نی اسلام مین اسکو رواج دیا مصائب النواصب مین ہے کہ علمائی اس عید کے جواز کا فتوی نہین دیا بلکہ اسلاف نے پیشتر عید بسبیل خلاف تجویز کیا اور عید نوروز کی حقیقت ہے کہ اوس دن آفتاب نقطہ ربیعی سی گذر کر برج حمل مین آتا ہی اس سی شروع ہوتا ہی ایرانیہ گبری پرستاو مجوسی الفطرت تہی بطور عید اوس دن جشن کرتی آئی انکی یادگار شیعہ شرار نی اسلام مین داخل کیا اور جشن ساتی ہی

دن جناب مرتضوی سریر آرای خلافت مصطفوی ہوئی انهم الفو آباءهم ضالین فهم علی آثارهم یهرعون غرض یہ تشتی نمونہ ہی کہ
ملازمان آپ اور آپکی دونو بہائی باپ اسکی رنگت کو متمسک بناتی ہین اور مجتنب کو متخلف فرماتی ہین ف یہی پسران نصر بافی بی نور بر عکس نہند
نام زنگی کافور بالجملہ سرگاہ ملازمان نے اس مقام میں تمسک اور تخلف کا ذکر چھیڑا ضرور ہی کہ متمسکین اور متخلفین کا کچھ نشان بتا دین پس
اصحاب میں ... اور ... ہین اور اعتماد پر مخفی نہین کہ تخلف خلاف ہے تمسک کا اور احادیث ماثورہ تمسک نجات اور فلاح کی نسبت وارد ہین
حدیث تقلین یہ کہ انی تارک فیکم الثقلین ما ان تمسکتم بهما لن تضلوا بعدی احدهما اعظم من الآخر کتاب الله وعترتی اهل بیتی یعنی
بخطاب امت حضرت کا ارشاد ہی کہ مین تم مین دو چیز گرانبہا چھوڑی جاتا ہون کہ جبتک تم اون دونو سی تمسک کرتی رہوگی ہرگز گمراہ نہوگی
ایک اون دونو مین بزرگتر ہی دوسری سی قرآن خدا اور میرے اقربا دوسری حدیث نجوم اصحابی کالنجوم بایهم اقتدیتم اهتدیتم یعنی میری صحاب کا
حال ستارون کی طرح ہی انمین جسکی اقتدا کروگی راہ پاؤگی تیسری حدیث سفینہ کہ مثل اهل بیتی فیکم مثل سفینة نوح من رکبها نجی
ومن تخلف عنها غرق میری گہر والون کا حال کشتی نوح کا سا ہی کہ جو اوس کشتی پر سوار ہوا نجات پایا اور جو اوسی پیچہی رہا غرق ہوا
ملا یعقوب ملتانی افادہ فرماتی ہین کہ ان دونو حدیثون میں جو صحابہ کو نجوم اور اہلبیت کو سفینہ ارشاد ہوا اسمین یہ اشارہ ہی کہ شریعت کو
صحابہ سی سیکہنا چاہیی اور طریقت کو اہلبیت سی اسواسطی کہ غرض دریای حقیقت اور معرفت مین بدون محافظت شریعت او طریقت کے
محال ہی جیسا سفر دریا کہ بدون کشتی کے کو سبغن اور اہتدا نجوم متعذر ہی پس وصول الی المطلوب جیسا تنہا بدون مراعاة نجوم غیر متصور ہے ویسا ہی
بغیر مراعاة رکوب سبغن بے اثر پس ملازمان نی دونو حدیثون سی تعرض فرمایا اسواسطی کہ اول مین تمسک قرآن اور ثانی مین تمسک صحابہ کا بیان ہے
اور فی الواقع مین منافی تقریب ہے صرف تیسری حدیث کا اشارہ بتایا کہ بظاہر اسمین منافی تقریب نہین اور جلی النظر فضلا عن دقیقہ حاکم ہی کہ
تینو حدیثون کا مفاد کہ تمسک قرآن اور عترت اور اہلبیت کا امر فرماتا ہی مخل مدعای ملازمان ہے بیان اول کا یہ ہی کہ خلاف محققین قوم بناسی بعض
متعصبین تو جب اللوم آپ اور آپکی بہائی باپ قرآن موجود کو صحت اور کمال سی معرا اور تحریف بشیرومن فی الجملہ تبدیل اور تغیر سی محشی جانتی ہین
کما سبق فی السابق خصوصا خود بدولت گرفتار تعصب بحالت کہ اس قرآن معظم الرحمن کو صلا تمسک اور حجت کی قابل نہین جانتی اور اپنی بارقہ ضبیعہ
مین بایں عبارت پر حسارت فرماتی ہین کہ چون نظم قرآنی نظم عثمانی ست بر شیعیان احتجاج بآن نہ شاید و فی موضع آخر منها علاوہ آنکہ چون ناظم قرآن
خلیفہ ثالث است لہذا احتجاج بآن بر شیعیان درست نمیتواند شد انتهی بعبارتہ الفضیحة الی جسارتہ اور بیان ثانی کا یہ ہی کہ اثنا عشریہ بالخصوص حضرت
عباس اور ابن عباس کو کہ جناب رسالت کی چچا اور چچا زاد بہائی ہین بد کہتی ہین اس سبب سے کہ حضرت فاروق اور کلثوم کی تزویج مین واسطہ
ہوئی تہی حالانکہ شوستری کی مجالس وغیرہ مین موجود ہی کہ حضرت خیر الناس جناب عباس کے عظمت بجا لاتی تہی اور اونکی حقمین صنو ابی
فرماتی تہی اسیطرح زبیر ابن العوام کو کہ مادر ... ہی عمہ مکرمہ جناب مصطفویہ اور مرتضویہ ہین جنگ جمل کی شرکت کے سبب دشمن بتاتی ہین
حالانکہ کشف الغمہ مین مکشوف ہے کہ جب اس جنگ مین ابن جرموز لعین نے آپکو شربت شہادت پلایا حضرت امیر کو مژدہ سنایا کہ مینی تیری بدخواہ کو
تہہ تیغ ... پہونچایا آپنی فرمایا کہ مجکو خیر العباد سی یاد ہی کہ زبیر کا قاتل جہنمی ہی غصہ مین آیا اپنی تئین آپ خنجر سی ادہر جہنم مین پہونچایا حضرت
امیر نے فرمایا لقد صدق رسول الله بشر قاتل ابن صفية النار اسیطرح رقیہ اور کلثوم کو حضرت کی بنات طیبات ہین بہہت تحقیق

ف یعنی بیشک سچ فرمایا حضرت نی کہ قاتل ابن صفیہ کو دوزخ کا مژدہ سناؤ ١٢

علاقۂ زوجیت جنہماو بین سیدنا عثمان غنی حضرت سی نکالتی ہین چنانچہ احقاق الحق مین ہے کہ رقیہ و ام کلثوم نہ حضرت کی دختر تہین نہ بطن خدیجہ سی اور منہج الفاضلین مین ہے کہ سوای حضرت فاطمہ آپکی کوئی دختر نہین حالانکہ قرآن مین بصیغہ جمع ارشاد ہے یا ایہا النبی قل لازواجک و بناتک اور ظاہر ہے کہ اطلاق جمع کا تین سے کمتر پر درست نہین و مہذ ازاد المعاد مین ہے کہ اللّٰہم صل علی رقیۃ بنت نبیک وصل علی ام کلثوم بنت نبیک اسیطرح اکثر اولاد حسنین کو بہی نہین مانتی اور امام نہین جانتی حسن ابن حسن مثنی اور عبداللہ محض اور نفس زکیہ وغیرہ کو کہ حسنی ہین کافر بتاتی ہین حالانکہ جامع اخبار مین ہے اکرموا اولادی من مات علی حب آل محمد مات علی السنۃ والجماعۃ میری اولاد کو گرامی رکہو فقال محمدی کی نسبت تو وہ مرا سنت اور جماعت پر اور امام حسین کے اولاد مین اختلاف عظیم بل اعتساف فخیم پیدا کر رکہا ہی کیسانیہ بعد حضرت امیر اور مختاریہ بعد حسنین محمد ابن حنفیہ کو امام کہتی ہین زیدیہ امامت علی ابن الحسین کے قائل نہین باقریہ امام باقر اور ناووسیہ امام جعفر تک امامت کی منقر ہین موسویہ بعد امام جعفر کی حضرت موسی کاظم کو امام کہتی ہین افطحیہ عبداللہ ابن جعفر کو اور سماعیلیہ اسمعیل ابن جعفر کو قرامطیہ بعد اسمعیل انکی بیٹی محمد کو امام جانتی ہین اور اثنا عشریہ جعفر ابن موسی کاظم اور جعفر ابن علی برادر حضرت امام حسن عسکری کو کذاب بتاتی ہین اور سلسلہ امامت کا امام حسن عسکری تک پہونچاتی ہین من بعد جعفریہ جعفر ابن علی کی امامت کے قائل ہین اور کہتی ہین کہ امام حسن عسکری لاولد تہی اور بعضی کہتی ہین آپکی فرزند امام آخر الزمان ہین کہ صغرسن مین باپکی روبرو وفات پائی اور بعضی سن بلوغ کو پہونچایا فاختلفوا فیہ فقال بعضہم مات فی الصلوۃ فجاءۃ و قیل قتل و قیل حی غائب منتظر واللّٰہ اعلم ؎ کس ندانست کہ منزلگہ آن یار کجاست ۰ اینقدر ہست کہ بانگ جرسی می آید ۰ اور بیان ثالث کا یہ ہی کہ اہلبیت حقیقی یعنی ازواج مطہرات جنکی حق مین آیہ تطہیر انما یرید اللّٰہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت و یطہرکم تطہیرا نازل ہوا جیسا ابن عباس وغیرہ نی فرمایا کہ انہا نزلت فی النساء النبی خصوصا صدیقہ و حفصہ کو اس سبب سے کہ انکی زوجیت سے شیخین کی فضیلت اور عظمت ثابت ہوتی ہی اہلبیت مجازا بہی نہین جانتی اور جو مجازا داخل ہین انہین حقیقت کو صرف کرتی ہین حالانکہ شان نزول مذکور اور سباق سیاق اسی پر دال ہی کہ یہ آیہ ازواج کی حق مین نازل ہوا اسواسطیکہ ابتدای یا نساء النبی لستن کاحد من النساء سے لفظ والحکمۃ تک انہی کی جانب خطاب ہے پس بدون انقطاع کلام سابق اور افتتاح کلام لاحق درمیان مین اور کا حال مذکور کرنا مخالف نص قرآنی ہی اور سیوطی و ترمذی وغیرہ مین آیا کہ ہرگاہ اس آیہ نی نزول پایا حضرت نے آل عبا کی حق مین دعا فرمایا کہ اللّٰہم ہؤلاء اہلبیتی فاذہب عنہم الرجس وطہرہم تطہیرا ام سلمہ نی عرض کیا الست من اہلک یا رسول اللّٰہ فرمایا انت علی خیر وانت علی مکانک یعنی تو بطریق اولی بجای خود اہلبیت ہے پس معلوم ہوا کہ یہ آیہ ازواج کی حق مین ہے خصوصا اور اولاد کی حق مین عموما والا دعا کی کیا حاجت تہی اقول و معہذا ہرگاہ بعض روافض خصوصا جناب ابو الکلب کا مدار تطابق اعداد پر ہی کہ جن دو اسمونکی عدد مطابق ہوتی ہین انکو مطابق کا حکم دیتی ہین پس اہل البیت ذوجات نبی کی عدد برابر ہین اس تقدیر پر بہی مدعا واضح ہی کہ یہ آیہ ازواج نبی کی حق مین ہے خصوصا اور [illegible] عموما ہذا ما سنح لی ربی الان ولعل اللّٰہ یحدث بعد ذلک امرا اور بیان رابع کا یہ ہی کہ یہ فرقہ باجمعہا تمامی صحابہ کو کافر اور مرتد اعتقاد کرتا ہی اللّٰہم الا شاذ معدود منہم کلینی نی بروایت امام صادق لکہا کہ لما مات النبی ارتد الصحابۃ کلہم الا اربعۃ منہم مقداد و حذیفہ و سلمان و ابوذر حالانکہ جامع الاخبار مین ہی من سب اصحابی فقد کفر جسنی میری اصحاب کو بد کہا کافر ہوا اور کتاب خصال مین بابوی امام صادق موجود ہے کہ کان اصحاب رسول اللّٰہ ﷺ

یعنی ای نبی کہدی اپنی بیبیون اور بیٹیون سی ۱۲

یعنی ای اللہ رحمت بہیج اپنی نبی کی بیٹی پر اور رحمت بہیج ام کلثوم اپنی نبی کی بیٹی پر ۱۲

یعنی سوای اسکی نہین ارادہ کرتا ہی اللہ کہ دور کرے تم سی پلیدی ای اہلبیت اور پاک کرے تمکو ۱۲

یعنی کیا مین نہین ہون آپکی اہلبیت سے یا رسول اللہ ۱۲

یعنی ہرگاہ حضرت نے وفات پائی سب صحابہ مرتد ہو گئے سوای چار شخص کے مقداد و حذیفہ و سلمان و ابوذر ہین ۱۲

[illegible]

اثنا عشر نفراً ثمانية آلاف من المدينة والفين من غير المدينة والفين من الطلقاء لم ير فيهم قدري ولا مرجي ولا حروري

ولا معتزلي ولا صاحب راي كانوا يبكون الليل والنهار ويقولون اقبض ارواحنا قبل ان ناكل خبز الخمير يعني حضرت کی اصحاب تعداد مین

بارہ ہزار نفر تہی آٹہ ہزار مدینہ والی اور دو ہزار غیر مدینہ کی اور دو ہزار طلقا کہ نہ اونمین کوئی قدری تہا نہ مرجی حروری نہ معتزلی نہ صاحب

رای اور یہ لوگ رات دن رویا کرتی اور کہتی کاش ہماری روح قبض ہو جاتی پہلی اسی کہ ہم خمیر کی روٹی کہائین جناب سجادین فضل صحابہ اور

یا غایۃ التعصب انکی عداوت او بیزاری کو عین عبادت سمجہتی ہین تا آنکہ اونکو صنم قریش قرار دیکر دعای صنمی قریش بنا یا ہی اور اوسکو

دعای قنوت جناب مرتضوی بتایا ہی سو یہ ہی اللهم العن صنمي قريش وجبتيهما وطاغوتيهما الذين خالفا امرك وانكرا وحيك و

انكرا انعامك وعصيا رسولك وقلبا دينك وحرفا كتابك الى آخر الهذيان حالانکہ احقاق الحق مین بہ نی امام صادق اونکی حقمین موجود ہے

هما امامان عادلان قاسطان كانا على الحق وماتا عليه فعليهما رحمة الله يوم القيامة یعنی شیخین دونو امام عادل تہی حق ہی پر رہی

اور حق ہی پر مری پس او نپر اسکی رحمت ہے قیامت کے دن پس اعتقادات اربعہ سی کالنور علی قلل الجبال اتضاح حال ہوا کہ متخلف سفینہ نجات

وآل رفض ہین عموماً اور ملا زمان مثنی تمسک خصوصاً کہ بفحوای افتؤمنون ببعض الكتاب وتكفرون ببعض اکثر قرآن اور عترت اور بیشتر

اہلبیت اور صحابہ حضرت کی ساتہ بغض اور کفران کہتی ہین نہ اہلسنت کہ بفحوای لا نفرق بين احد منهم سائرین بزرگوار ہی کی نسبت انکو محبت

اور ایمان ہی عموماً اور ختنین کی نسبت خصوصاً او شیخین کیہنا ہین خصوصاً بیان او لکین کا ظاہر ہی کہ اہلسنت قرآن کو علی الراس والعین

قبول رکہتی ہین شبانہ روز اوسکی خدمت مین مصروف ہین کثرت حفاظ او وفور تلاوۃ اسپر دلیل و شن ہے حیاً و میتاً اوسکی تلاوت کو باعث

نجات اور ثواب درست جانتی ہین اور کسی عترت اور اہلبیت اور احاد صحابہ خیر العباد سے بد نہین جیسا کہ امجاد و محاکم کتب احادیث ثقات

وغیرہ انکی روایتون سی مشحون ہین من شاء فليطالعها اور بیان ثالث کا یہ ہی کہ اہلسنت کے طور پر باخراج طبرانی عن ابی الدرداء حدیث صحیح

وارد ہی کہ حضرت بخطاب امت فرماتی ہین کہ لا ادري بقائي فيكم فاقتدوا باللذين من بعدي ابي بكر وعمر فانهما حبل الله الممدود فمن تمسك بهما

فقد تمسك بالعروة الوثقى لا انفصام لها یعنی مین اپنا بقا تم مین نہین دیکہتا سو تم اقتدا کرنا میری بعد ابو بکر اور عمر کی کہ

وہ دونو اللہ کی دستاویز مضبوط ہین جسنی اونکو تمسک کیا مضبوط رسی پکڑی کہ اوسکو ٹوٹنا نہین ہے اس مقام مین دو شبہ کہ اثنا عشریہ کے

سنگ راہ ہین ایک یہ کہ تمسک کل اہلبیت کی کیا حاجت تمسک بعض اہلبیت نجات کے لئی کافی ہی ہم الائمۃ الاثنا عشر سو اسطیکہ تشبیہ اہلبیت کے

سفینہ کی ساتہ اسکو مقتضی ہی کہ اگر کوئی کشتی کی ایک کنج مین بیٹہا تو بہی غرق سی امین ہے دفع اس شبہ کا یہ ہی کہ اس ہنگام مین اثنا عشریہ کا حال

کیسانیہ مختاریہ زیدیہ ناؤسیہ اسماعیلیہ موسویہ افطحیہ جعفریہ کو گمراہ اور ناری نجانین کیونکہ ہر ایک نی اس کشتی کی ایک کنج کو لیا ہی اور یہ کنج

نجات کو کافی ہی بلکہ اس صورت مین تمیز تشبیہ باطل اور منافی ہی پس بنا بر اس نقض کی تمام مذہب اثنا عشریہ کا برہم ہوا اور اس سخن کا

بطلان حل یہ ہے کہ ایک کنج مین بیٹہنا اوسوقت غرق سی باعث نجات کا ہوتا ہی کہ دوسری کنج مین رخنہ پیدا نکری اور ہرگاہ ایک کنج مین بیٹہا اور

دوسری کنج مین رخنہ کیا تو شبہ غرق سی نجات نہین اور سوقد ظاہر ہی کہ شیعہ کا کوئی فرقہ ایسا نہین کہ ایک کنج مین بیٹہی اور دوسری کنج مین رخنہ ڈالی ہان

اہلسنت ہر چند اہلبیت مختلفہ مین آمد و شد کرتی ہین لیکن انکی کشتی سالم ہی کسی کنج مین رخنہ نہین کرتی کہ غرق ہونیکا ڈر رہی یہ کہ بدر ملا زمان تمسک مقام

یعنی کیا ایمان لاتی ہو تم بعض قرآن پر اور بعض کی ساتہ کفر کرتی ہو ۱۲

عماد الاسلام میں فرماتے ہیں کہ یہ حدیث اقتدا مجمل ہی اسواسطیکہ اسمیں تو نہیں کہ کس چیز میں شیخین کی اقتدا چاہیئے اس اجمال سے گمان ہوتا ہی شاید سبب
اس حدیث کے ارشاد کا یہ ہوگا کہ جس حضرت تشریف لیجاتے ہونگے اور شیخین عقب شریف پر ہونگے اسمیں کسینے پوچھا ہوگا کہ میں کس راستی سے آؤں جو آپکو پاؤں آپ نے فرمایا
ہوگا کہ شیخین کے پیچھے پیچھے آؤ مجکو پاؤگے اہل انصاف پر ظاہر ہو گیا ہوگا کہ ملا زمان کی باپ جو اعاظم علما و اولیا ست اور مدعای فہم و فراست
یہ کیا اجتہاد کی لے رہی ہیں اور کسکو بنی قصدًا و ھدم مصرًا تمام تمسکات قوم کی تار و پود کو برباد دیتی ہیں نہ اونکی اقتدا سمجھی گئی ہی بلکہ اجمال
اور احتمال کہ اس حدیث میں واقع ہی اگر منافی اقتدا شیخین ہوی تو وہ اجمال اور احتمال کہ احادیث متواترہ مقبولہ قوم مستوجب العذاب ہی
تمسک اہلبیت کے نسبت وارد ہین کیونکر مجوز اقتدای ایمہ ہونگی یا عترت شیعہ پیدا ہی کہ حصول نجات کیلیے حدیث ثقلین سے کوئی حدیث بڑھکر نہیں
اسمیں بھی وہی اجمال اور احتمال پیدا ہی اسواسطیکہ اصلا اسمیں تو نہیں کہ کس چیز میں انکی ساتھ تمسک کرنا چاہیئے آیا محبت اور اخلاص میں یا اتباع
اور پیروی میں پھر اس تقدیر پر بھی مجمل و محتمل ہی کہ آیا اصول میں تمسک چاہیئے جیسا توحید باری اور امامت ایمہ وغیرہ میں یا فروع میں جیسا
عین نماز میں خصیوں اور قضیب کے ہمیلنے میں یا فرج کا بوسہ لینی یا دخول فی الدبر وغیرہ میں من بعد اسمیں کلام ہی کہ جمیع اہلبیت مراد ہین یا بعض
بر تقدیر اول حصر اثنا عشر باطل ہی اور بر تقدیر ثانی ترجیح بلا مرجح بل ترجیح مرجوح لازم اور سیحنا احادیث کہ بلفظ طریق سلوک بحق کشتی دریا
بیابان بحر امروی ہین اونمین بھی یہی احتمال راہ پائیگا کہ کسینی پوچھا ہوگا کہ فلانے شہر میں کیونکر پہونچوں حالانکہ اثنای اوس میں دریای ناپیدا کنار
اور صحرای دشوار گذار واقع ہین حضرت نے فرمایا ہوگا کہ علی بن ابیطالب کے ہمراہ چاہیئے جانا کہ نشیب و فراز ان میدانوں کا جانتی اور عمق دریا پایاب
اس دریا کی پہچانتی ہی الی غیر ذلک من الاحتمالات این گل دیگر شگفت فافہم ولا تکن من الغافلین ف نازم کہ از رقیبان دامن کشان گذشتیم گو مشت خاک
ما ہم برباد رفتہ باشد آب اہل انصاف از روی ایمان بلا اعتساف فرمائیں کہ متمسک یا متخلف سفینہ عترت آل اہلسنت ہین یا شیعہ ضال ٹہری کا
سر پچا من بعد ملا زمان اپنی ہٹ دہرمی سی اگر آپکو متمسک عترت آل بتائیں وہی بات کے مصداق ہونگی کہ جولاہی کو مومن اور صدیقی خور کو مصلے
اور حبشی کو سید اور نجاست گشش کو حلال خور کہتی ہین مشرکین مکہ ہمیشہ آپکو تابع ملت ابراہیمیہ جانتی تہی اور مسلمانونکو صابی یہود و نصاری
آپکو موسوی عیسوی کہتی تہی اور عبد اللہ بن سلام اور نجاشی وغیرہ کو بیدین و مغوی لیکن سوای فرط رسوائی کی اور کیا حاصل تہا نام کسیکا
لینا اور خلاف اوسکی دل دینا کمال وقاحت اور بیحیائی ہی ف کار پاکان رفتنی و گرمیست ٭ کار دونان حیلہ و بیشرمیست ٭ واللہ الہادی
قال المجتہد المعزول و ملا عبد الرحمن جامی کہ اسم سامی او مانند مسمی او مطابق مسمی لقب گرامی او دال برینکہ جامی از حروریت و نصب تمام
او نصیب کردیدع و للارض من کاس الکرام نصیب ف بحول اللہ قول رفض اور نصرانیت کا لقب شیعہ کی نسبت بشہادت زید ابن علی ابن الحسین
اور بارشاد جناب سید الثقلین مسلم الثبوت ہی کہ رفضونا فہم الروافض و القدریۃ مجوس ہذہ الامۃ والمشبہۃ یہود ہذہ
الامۃ والرافضۃ نصاری ہذہ الامۃ علی ما فی الملل والنحل للشہرستانی لیکن نصب اور ... خصوصا ملا زمان نے
جو اس رسالہ میں مولانا عبد الرحمن جامی اور طعن الرماح میں بحر العلوم مولانا عبد العلی علامی کی نسبت بتایا بایں عبارت کہ صاحب مسلم و شارح
ناصبی متعصب مولوی عبد العلی در بیان مسئلہ وقوع تعبد بخبر واحد نوشتہ و فی موضع آخر منہ قال بعض من عاصرنا وہو الفاضل الناصب المتعصب
المولوی عبد العلی فی ذیل قول صاحب المسلم لا ینعقد الاجماع باہل البیت وحدہم انتہی بکلماتہ الواہیۃ ادعای حصر کرور

ف بیٹھ جاؤ تمکو تنہا چھوڑ کر ... ۱۲

ف یعنی ... ۱۲

ف یعنی ہمارے بعض معاصرین کہ ہمارے فاضل ناصبی متعصب مولوی عبد العلی ہی نے بل قول صاحب مسلم میں کہ اجماع تنہا اہلبیت کا منعقد نہیں ہوتا ۱۲

بی اصل کی ظاہر ہے اس تقریر سے معلوم ہوتا ہے کہ مولانای جامی کی نسبت یہ ادعا تین وجہ سے خالی نہیں ایک تو شاید اس سبب سے ہے کہ مشہور ہے کہ مولانا
موصوف نے ایک رافضی غالی کی مقابلہ میں فرمایا کہ ناری وہ لوگ ہیں کہ جنمیں حسد کا روگ ہے کیونکہ حسد کی بہتّر عدد ہیں جنمیں حسد ہے بہتّر میں
داخل ہے پس حسد فرقۂ اہلسنت ہے کہ کسیکی نسبت نہیں وہ ناجی ہے اور حسد با بہتّر فرقہ میں وہ ہی ناری ہیں خصوصاً رفض کے سبب سے اور بغض
بغض بدگمانی اوسی تعصب اونکی گھٹی میں داخل ہے دشنام بمذہب کا طاعت باپ مذہب معلوم و اہلمذہب معلوم دوسری یہ کہ مولانا جامی کا اسم
سامی ابن ملجم ناصبی حروری مسامی ہے جیسا اس رسالہ سے مفہوم ہوتا ہے لیکن باطل ہے اسواسطے کہ یہ اسم بہتر اسماء ہے حدیث صحیح میں وارد ہے
کہ احب الاسماء الی اللہ عبداللہ و عبدالرحمن اگر یہ نام نامی ابن ملجم ناصبی حروری کا مسامی واقع ہوا کیا قباحت لازم آئی ذرا اپنی کتب رجال
ملاحظہ فرمائیے کہ کتنی راوی حدیث اس نام کی گذری ہیں کہ اونپر بھی حروریت و نصب کا اتہام محال ہے لیکن جو انکی جناب سے تحاشی کریگا
وہی تحاشی اس طرف سے بھی ایسی کریگا و نیز اسم مولانای ممدوح کا اسم شریف اگر ہمنام ابن ملجم ہے تو ملا زمان کا اسم لطیف ہمعدد ابن ملجم ہے سید محمد
اور ابن ملجم دونو کی عدد برابر ہیں اگر یہی اسکی جواب کا فکر کیجئی من حفر بئرا لاخیه فقد وقع فیه سید محمد جونپوری ہمنام ملا زمان نے بیاباں میں
مہدویت کا دعوا کیا افاغنہ دکن اور راجپوتانہ اوسکی تابع ہوئی اپنا لقب مہدی مشہور کرتی آئی حالانکہ مدعی امامت باعتراف امامیہ کافر ہے
پس اگر مولانای جامی ہمنام ابن ملجم حروری ہیں ملا زمان ہمنام سید محمد جونپوری ہیں ایک نشد دو شد واللہ الهادی الی الرشاد تیسری یہ کہ ملا زمان کے
بعض مستفید سے دریافت ہوا کہ مولانای جامی نے سلسلة الذہب میں بضمن حکایت شیعہ سنی جناب مرتضوی کی مذمت کی وہ حکایت یہ ہے **ابیات**

۹ سنی جو اپنی ایمانی کیا بیگا
سنوان کے مودیگا
حروری کا آدمی بین

شیخ بپرسید ز سنی فاضل
از کرامی علی سخن خواهی
شرح این نکته را تمام بگو
گذرانیده بر او احوال
بندۂ نفس خویش چون مرتو
شد ابوبکر در میان حائل
در تک و پوی بہر این مطلوب
خود نبود دست ور نباشد به
بود از غایت فتوت خویش
پیش آن دست بنیه بود زبون
چیست گر زانکه از ظهور وجود
در جنگ و مخالفت نگشاد
لاجرم نصرت شریعت را

گفت کای در علوم دین کامل
زان علی کش تو نبی ظهیر
آن کدام است این کدام بگو
پهلوانی بروت مالیده
فارغ از دین و کیش چون ...
بعد بوبکر خود هست دیگر یار
همه غالب شدند و مغلوب
وان علی کش منم محب بنده
خالی از جهل خویش قوت جو
دید زافات خود خلافت را
زو مکرر نبود صفهای جهود
چون همه وی نقاب شدند
متکفل شد آن ودیعت را

بازگو رمزی از علی ولی
یا از آن کش منم رهی رهین
گفت آن کو بود گزیدهٔ تو
بهر کین و وفا سگالیده
در خیبر به زور خود کنده
لیک آن هر عمر گرفت قرار
تا چنین وهم و ظن بنا داده
شهلت نفس شوم راکنده
قدرت فعل حق از ذره
به ضرورت نخواست آفت را
تا کسی بود زانحراف مصون
ذره سان محو آفتاب شدند
بود سر کمال مصطفوی

که ترا یافتم ولی علی
گفت من گرچه اندکی دانم
نیست چون نقش تو کشیدهٔ تو
گر بنبی پر تهور و بیباک
بود با دوش دعوا افکنده
چون از این بطه خرت بست عمر
اسدالله غالبش خوانی
بر صف اہل تیغ با دل صاف
کند بیخویشتن در خیبر
هر چه بر دل نشسته از وی گرد
کاید آن کار زاو ... برون
غیر از کوس نرخاص و عام بود
گشت ختم خلافت بر وی

گفت کی در ولای این ...
در دو عالم علی یکی دانم
پیکری آفریدهٔ بخیال
کینه جوی مفتن و سفاک
بخلافت دلش بسی مائل
شد خلافت نصیب یار دگر
این علی در شماره که و مه
بهر اعلای دین شدید مصاف
خواجه خیبر که خیبر گردون
هست در چشم مرد آگه مرد
بود با او موافق و منقاد
که تواند بآن قیام نمود
بود ختم رسالت نبی ...

شد علی خاتم خلافت وی
شاه سپهری چو علی
رست باز حسب بلعنت دوست
دغلی بهر خود تراشیده

جمعی از بیعتش اباکردند
گر کسی گشت زینی دغلی
نیست در هیچ معنی و جهتی
خاطر از مهر او خراشیده

وانکه بر ان کرشتی خطا کردند
این علی در کمال خلق و سیر
نفسی را بدو ... شاهتی

گر شنیدند امر اهل کمال
عین ... بر ... عین عمر
او بموهوم خویش دارد رو

هست ... ناشی ... نقش و بال
لعن ایشان مکن که لعنت او
زانکه موهوم اوست خواه

پس ... توهم بھی باطل ہی اسواسطے کہ ہرگاہ نسبت ... علیہم السلام اس قسم کے اعتبارات اور کلام بنابر الزام اخلاف ... نہین ایسی نسبت کیون ... حضرت امام غزالی ... اس قسم کے اعتبارات سے ... کیا حیث قال ... امنا بروح اللہ وکلمتہ الذی کان بو ... صلعم ... علی نفسہ انہ عبد ... فانکان عیسے الذی ہو ... روح اللہ وکلمتہ لیس ہو الذی آمن ... صلعم ... ہو الذی ... العبودیۃ ... انتہی بقدر الحاجۃ یعنی ... اوس عیسی پر ایمان لائی ہین جسنی حضرت کی تصدیق کی ... مقدم کی بشارت دی اور اپنی عبودیت کا قائل رہا پس تیری نزدیک اگر عیسی وہی ہی کہ ... حضرت کی تصدیق کی ... بشارت دی اپنی عبودیت کا قائل رہا تو ہم ایسی عیسی پر ... ہین پس اگر ... قسم کی الزامات سے ... نصب ... خروج لازم آتا ہی اس قسم کے اعتبارات ... کفر ... لازم ہی ... غرض ثابت ہوا کہ مولانا ہی جامی پر نصب ... کا گمان ... بہتان ہے ... حال اضطرار اور اختیار میں ... اور جان نثار حیدر کرار اور ... آئی کیا ... گوش ... کرجب ... الاوصاف یار ... روضۂ قدس ... نظر آیا آپنی ... قصیدہ مدحیہ انشا فرمایا کہ اوسکا مطلع یہ ہے قد ... مشہد مولای ... کہ آن کیست علی ... اور بنابر ... اپنی عقاید نامہ منظومہ مین ... خطای اجتہادی کو خطای منکر فرماتی ہین کہ ہے آن خلافیکہ داشت با حیدر ... در خلافت صحابی ... حیدر بود ... خطا منکر ... لیکن ... یہ بہی ... سلسلۃ الذہب ... ابو فراس فرزدق ... ابیات دلکش گفتہ ... بمنقل آن ... ابیات

میزد اندر طواف کعبہ قدم
زین عباد بن حسین علی
زد قدم بہر استلام حجر
... تجاہل کرد
گفت ... شناسمش بنکو
ناو دان مقام ابراہیم
... الشہدا ...

لیکن از ازدحام اہل حرم
در کسا ... نور
گشت خالی ز خلق ...
گفت ... نیست
زوجہ ... من کیش
مروہ ... صفا حجر عرفات
... شاخ دوحہ زہراست

استلام حجر ... ست
بر حریم حرم فگند عبور
شامی کرد از ہشام سوال
... ست
... مکہ و بطحا
طیبہ کوفہ کربلا و فرات
میوہ باغ احمد مختار

پور عبد الملک بنام ہشام
بہر نظارہ گوشہ ... نشست
ہر طرف میگذشت ...
کیست این ...
بو فراس آن سخن ...
زمزم ... حیف ...
ہر یک آمد بقدر آن ...
لالۂ ... حیدر کرار

در حرم بود با اہالی شام
ناگہان ... نبی و ولی
وصف خلق ... تشکاف
از جہالت ... تعلل کرد
... میان حاضر
حرم وحل بیت و رکن حطیم
بر علو مقام او واقف
چون کنم جای در میان ...

رود از فخر بر زبان قریش	که برین سرور ستوده کیشم	به نهایت رسید فضل و کرم	ذروهٔ عز تست منزل او	حامل ولست محمل او
این نسب زد ز دولت ظاهر	هم عرب تا عجم بود شاهر	جد او در مسند تمکین	خاتم الانبیاست تمکین	لا یجی از روی او فروغ هدی
فایح از خوی او شمیم وفا	طالعش آفتاب روز افروز	روشنائی فزای ظلمت سوز	جد او مصدر هدایت حق	از چنین مصدری شده مشتق
از حیا نایدش بر او	که کشاید بروی کس دیده	خلق از روی دیده خوابانند	کز مهابت نگاه نتوانند	نیست سبقت تبسم او
خلق او ساخت تکلم او	در عرب در عجم بود مشهور	گو ندانش مغفل مغرور	همه عالم گرفت پرتو خور	گر ضرر دیدن دیدن زانچه ضرر
شد بلند آفتاب بر افلاک	بوم گر زان نیافت بهره چه باک	بر نکو سیرتان چه بدکاران	دست او ابر موهبت باران	فیض او ابر بر همه عالم
گر بریزد ... نگردد کم	هست زان معشر بلند آئین	که گذشتند ز اوج علیین	حب ایشان دلیل صدق و وفا	بغض ایشان دلیل کفر و نفاق
قدر ایشان پایهٔ علو و جلال	بغض ایشان با عتو و ضلال	گر شمارند اهل تقوی را	طالبان رضای مولی را	اندران قوم مقتدا باشند
واندران خیل پیشوا باشند	گر به پرسد ز آسمان بالفرض	سائلی کز حیا ز اهل الارض	بر زبان کواکب و انجم	هیچ لفظی نیاید الا هم
هم غیوث الندی اذا جادوا	هم لیوث الثری اذا اسدوا	ذکر شان سابق است تا او	در همه خلق بعد دیگر آنکه	سر هر نامه را علاج افزا
نام ایشان بعد نام خدا	ختم هر نظم و نثر الحق	شهد از یمن نام شان رونق	انتهی بقدر الحاجة اب اہل انصاف سے انصاف طلب ہے کہ یہ	

ستائش نبی یا ان اور ستائش نمایان دلیل اصبیت اور محرومیت ہے یا سبیل محبت اور شکوہ یت یہ کیا انصاف ہے کہ جس موہنہ سے جسکی مدحت کیجیے پھر اوس موہنہ سے اوسکی مذمت پہونچے و نہ لعنت کا تو تبرا ۵ سنّی فقط ہیں شیفتہ حبّ اہلبیت ، ہرگز فریب شیعہ جلیگا یہاں نہیں ہا تعصب کا بہتان عبد الاعلی بحر العلوم پر بس اوسکا یہ سبب ہے کہ باعتراف ملا زمان قطع الرماح مولانا نے اپنی شرح مسلم میں نسبت جناب فاطمی یون فرمایا کہ اهل البیت کسائر المجتهدین یجوز علیهم الخطاء فی اجتهادهم وهم یصیبون ویخطئون وکذا یجوز علیهم الاثم له وهی وقوعهم فی الذنب بغیر تعمد کما وقع لسیدة النساء من هجرانها خلیفة رسول الله حین منعها من فدک من جهة المیراث بتقدیر صحت ہرگاہ اہلسنت نزدیک اہلبیت معصوم نہین اور شیعہ کی نزدیک جناب فاطمی کی اہلبیت سے عدم اہلبیت ہونیمین ابن کاچ نے ہی کہا ہے الناصر علیہ الخلیل القزوینی فی شرح الکلینی تحت حدیث اہل بیت کل نبی اوصیاؤه وعلی هذا یمکن دخول فاطمة رض فی اهل بیته باعتبار انها وسیلة ویمکن ان لا یکون داخلة فی اهل البیت انتہی یعنی اہلبیت ہر نبی کی ایمہ اور اوصیا ہوا کرتی ہین اور جناب سیدہ امام اور وصی نہین ہو سکتین بس ممکن ہے کہ ما در ائمہ اطہار اور وسیلہ اوصیاء ابرار ہین تکلف اہلبیت میں آپکا داخل کرنا ممکن ہے اور یہ بھی ممکن ہی کہ وہ مطہرہ اہلبیت میں داخل نہون اگر ارتکاب ذنب بلا تعمد کہ بمعنی زلت ہے مرتکب ہونا ثابت کیا جاتی تو کا بیت شکایت اور شماتت کیجگہہ یہ ہی کہ جناب ممدوحہ مشمول کسا اور ملبوسہ عبا کو اہلبیت خارج کیجیے فاضل فیض آبادی مدت تدبر سیاتی وابیہ جائمہ علی من اخرج من اہل البیت الفاطمہ مین نجم حسین کے خوب جتہاد فرمائی ہی جس شاء الا سعیاً الکبیر الی تہ الکتاب وبالجملہ اس تقدیر پر مولانا بحر العلوم کو تہمت نصب ہے ، احال ور ہیں کیف لا حالانکہ بحمد اللہ ونکی اولاد احفاد کثرہم اللہ وکثر افرادہم فی البلاد والعباد کہ فرنگی محل انہیں ہے تلامذ برکات عنایت ہے آج تک سنّی المذہب موجود ہین ملازمان کیطرح نہین کہ طریقہ حقہ آبائیہ سے منحرف ہو کر بطمع زخارف دنیای نا پائدار دو ایک پشت سے مذہب رفض و نفاق میں جا پہنسی اور نصیر آباد کی مسافت سے قدر بعید نہین کہ یہ حال منکشف نہو سکے

عشائر اور اخوان ملا زمان کہ ہنوز طریق قدیم آبائی پر مستقل اور مستقیم ہیں کان لگا کر سنیں کہ آپکی نسبت کیا بتا رہے ہیں عیان راچہ بیان
اور آپکے جد مولانا ممدوح کو اپنا معاصر بتایا تو اولا ہمعصری ابو جہل کی جناب ختم الرسل کی ساتھ کیا نافع ہوئی جو ہمعصری ملا زمان کے
مولانا کی ساتھ نفع بخشی ثانیا یہ دعوا کیونکر باور ہے اس عصر میں مولانا کہاں جو آپکی معاصر ہون ملا ن آپکی باپ کے اوستاذ الاوستاذ احمد اللہ سندیلی
شارح تصدیقات [illegible] کی معاصر تھی کیونکہ سندیلی ہذا مولانا کی والد ماجد استاذ الاساتذہ عماد الجہابذہ مولانا [illegible] اونکی ادنی کفش
بردار بھی نہ تھا جسکی بیٹی سے ملا زمان کی باپ نے پڑہا اور حمقای لکہنؤ میں یہ رتبہ بڑہا یزید پلید کہ مرثیہ خوانونکی سال بہر [illegible] کیا
پہر اوسکا احسان نہیں مانتی ملا زمان کو یہ منصب مولانا کی غلامان غلام کی صدقہ میں پہونچا اگر اسی عنوان جہان فراموشی اور محسن کشی فرمانا
اور مولانا کو ناصبی بتانا ہے کیا مضائقہ اگر فرمانی کہ معاصر ناشستنی عصر یعنی اشہر زمان ہے تو بہی تو مولانا نے روافض کو نہیں بخشا ملا زمان کی
کتاب نصیحۃ المسلمین فضیحۃ الشیاطین ملقب بتحفہ اثنا عشریہ میں الٹا لکو ستا پانچواں پٹہ ہینکا ہی وکتاب آج تک اونکی حق میں [illegible]
اہلبیت کو جو یزید بن ناصب لعین ہتاوی اوسکی یہی سزا ہی کہ انتزاع ملک اور انقلاب ملک ہو ع دیدہ عبرت کشا قدرت حق را ببین شامت اعمال تو
تشکل نصاری گرفت ابہی کیا ہوا انجام کی خبر سنائی معرکہ اودہ نمونہ کربلا کہ باشارہ پیشوائی شارہ ملا زمان کربلا کیصورت مجمع دار ہوا اور اوسکا انتقام
باقی ہی اب آئندہ بقیۃ الباقی ع تیری رسوائی کی خون شہدا بہی ہی ہوش دامن یار خدا ڈہانک لی پردہ تیرا قال المجتہد المعزول در کتاب
بہارستان فرمودہ نظم گفت مملوکہ با مالک خویش کہ تقاضایش گرفت راہ فساد ترک این فعل کن کہ جائز نیست نزد دین وران نیکنہاد
گفت خامش کہ شیخ دین مالک بہچنین عیش رخصت داد گفت مسکین ز زیر او کہ خدا در زد و گیر مالک انداز اوہ ہر گاہ حال مالک چنین باشد حال
مما لیک او چہ خواہد بود و نحن نقول نقل کلام بہارستان سے اگر یہ غرض ہی کہ مولانا جامی قدس سرہ السامی کا یہ مذہب ہے
یا ظاہر اس حکایت کا اسپر دلالت کرتا ہی کہ بشہادت مولانا ممدوح مالک کا یہ مذہب ہے فحاشا وکلا نہ وہ مالکی المذہب تہے نہ مذہب مالک کا بیان
منظور ہے یہ اسطرح ملا زمان کیطرح ایسی بیخبر اور باوجود شیخوخت آپکو بارہ برس کا نہیں جانتی تہی کہ تحقیقات سابقہ سی آگاہ ہوں لفظ مطائبہ ہے
کہ اوس مالک نے اپنی مملوکہ کی ساتھہ یہ معاملہ چاہا اور امام مالک کیطرف اوسکی نسبت کی حریص بیچاری شہوت کی ماری اپنی کام نکالنی کو بہانا
کچہہ کیا کرتی ہیں اونکا کہنا یا اونکی کلام کو نقل کرنا دلیل مذہب نہیں ہوسکتا کیا گوش مراحت نیوش میں یہ مطائبہ نہیں پہونچا کہ ع ایک
فرتوت اپنی جورو سی بحالت جماع میں دم باکر لگا کہنی کہ سنی جورو میری اوپر خدا اور نیچی تم اگر اس قسم کی مطائبہ سی مذہب ثابت
ہوا اس مطائبہ کی مودی پر قسمت فوق اور تحت جناب کبریا اور زن مرفوع یا میں لازم آئیگی اور گفتگو طول پائیگی اور حق یہ ہی کہ کتاب مذکور
میں قبیل از نظم کی یہ مطائبہ نثر میں متصلا بایں عبارت مزبور ہی کہ علوئی در بغداد زنی را بخود خواند آن زن از وی ہزار درم خواست
علوی گفت تو با آن راضی نیستی کہ جزوی از اہل خاندان نبوت وخانوادہ ولایت در تو فرود آید زن گفت این فیصلہ با قحبگان قم وکاشان گوی
واز قحبگان بغداد این آرزو را جز بدینار و درہم مجوی قطعہ بسفلہ تا ندہی ضعف آن کزو خواہی بطمع مدار کہ زو کام دل بدست آید گرہ کشای
از آنچہ گم کنی بمقدار وہ تو تہی عطا کہ ہیچ مشکل نگشاید انتہی پس یہ قرینہ سابقہ صاف دلالت کرتا ہی کہ مرد وہ مالک سے بہی علوی شیعی ہی کہ
بسبب اتحاد اوقات ادبار بازار ہر گاہ قحبہ بازاری سی شاہد مقصود آغوش میں نہ آیا بحکم خصلت مالک شیعی قضای مملوکہ کیجانب توجہ فرمایا مملوکہ

اسپر سنا یا جو سنا یا پس یہ فعل علوی کا ہی نہ کسی صدیقی یا فاروقی کا اور بالفرض اگر کسی دلیل سی ثابت ہوئی کہ یہ علوی غیر اوس مالک کا تھا
تو اس جزم اور یقین کا کون مانع ہی کہ وہ مالک شیعی المذہب تھا تابع مالک شیعی کا کہ مجوز متعہ اور محلل وطی فی الادبار ہی کہ اوسنی اپنی مذہب کی
موافق مملوکہ کو یہ ہدایت کی اسیواسطی مولانا نی اسپر مطائبہ فرمایا اور ملازمانکی مورد تشنیع ہوئی کہ اونکو ناصبی اور خروجی بنایا فی الواقع
عادی فعل پر خلاف فعل کا بیان گران گذرتا ہی خصوصا وہ لوگ کہ ایام عن جدہم نکہ بازی اور معاشرت متمتعہ بہا کی مشتاق اور معتاد اور
مشتاق اور معتاد ہو رہی ہین کیونکر اونپر شاق نگذریگا ســـ روح پدرت شاد کہ میگفت باوستاد فرزند مرا عشق بیاموز دگر ہیچ
وبالجملہ ہرگاہ ثابت ہوا کہ اس مالک مملوکہ اور مالک مرخص سے مالک شیعی مراد ہی پس ارشاد ملا زمان کہ ہرگاہ حال امالک الخ نہایت بے موقع اور
پر بیجا ہی عجب صبا آفرین جزاک اللہ بات یونہیں سمجھکر کہنی چاہئی کہ جیسے مخالف وجہ سوالف حیثا و میتا ذکر جمیل سی رطب اللسان اور عذب البیان
رہین ــــ کی ذکرت بتحسین کنند نہ بعد از تو برگو نفرین کنند قال المجتہد المعزول حال الاحال امام دیگر سفیان کہ شافعی ہیں سنت
باید شنید فی الدر المنثور اخرج الطحاوی والحاکم فی مناقب الشافعی والخطیب عن محمد ابن عبد اللہ ابن عبد الحکم ان الشافعی
سئل عنہ فقال ما صح عن النبی فی تحلیلہ ولا تحریمہ شیء والقیاس انہ حلال وبحول اللہ اقول امام دیگر سفیان بخاری دیگر
امام سفیان کی ایراد مین شاید قلم جو مین قدم کو زلہ عارض ہوئی والا امام دیگر سفیان اور چیز ہی اور دیگر امام سفیان اور جنہ تشان
بینہما کما لا یخفی بہر حال ہرگاہ ما نحن بصددہ سے یہ بحث خارج ہی روایت محولہ در المنثور کا جواب ملاحظہ ہوئی قسطلانی شرح بخاری
کہ جب ابو نصر ابن صباغ نی اس منقبت بی اصل کو گوش فرمایا بحلف اور ایمان غلاظ و شداد بتایا کہ باللہ الذی لا الہ الا ہو لقد کذب
ابن عبد الحکم علی الشافعی فی ذلک فان الشافعی نص علی تحریمہ فی ستۃ کتاب مرتبہ یعنی قسم بخدا کہ سوای اوس واسطے کی
کوئی معبود بحق نہین بیشک عبد اللہ ابن عبد الحکم نی اس بات مین امام شافعی پر جھوٹ لگایا کیونکہ امام شافعی نی اپنی تصنیفوں سی چھ کتابوں مین
اس فعل کی حرمت پر نص فرمایا حاصل کہ ہرگاہ شافعی سی تحریم فعل کی نص ثابت ہی اب اسکی مقابل تحلیل کا قیاس کیا کام کرتا ہی ایسی روایت سے
استدلال صحیح نہین ــــ کون سنتا ہی کہانی تری ای یار غلط کیون بغل مین لئی پھرتا ہی تو طومار غلط قال المجتہد المعزول واخرج
الحاکم عن ابن عبد الحکم ان الشافعی ناظر محمد ابن الحسن فی ذلک فاحتج علیہ ابن الحسن بان الحرث انما یکون
فی الفرج فقال لہ فیکون ما سوی الفرج محرما فالتزمہ فقال ارایت لو وطیہا بین ساقیہا او فی اعکانہا افی ذلک
حرث قال لا قال افیحرم قال لا قال فکیف تحتج بما لا تقول بہ وبحول اللہ اقول الفاظ اس مناظرہ کی نسبت بعض کتب مین بجای
ان الشافعی ان ابن ادریس مشاہدہ ہیں اور یہ لفظ مشترک ہی دو شخص مین ایک امام شافعی کی کنیت ہے دوسرے شاعر شیعی کی کہ جسکا شعر
مشہور ہے ــــ نفسی تمنادیانی لمحمد ووصیہ وبنیہ لست بباغض انجبہم من نفر الذی بولاء اہل البیت لیس بناقض وقال ابن ادریس بتقدیم
الذی قد سمعوہ علی علی مرتضی اسی اشتراک کنیت کی سبب امام شافعی پر تہمت ہوئی کہ یہ کلام اونکا ہے اور اسکا مضمون اونکا
عقیدہ اس بیان سی گمان جاتا ہے کہ اسی ابن ادریس شاعر شیعی نی امام محمد سی مناظرہ کیا ہوئی بمرور ایام اشتراک کنیت کے سبب ناقلین نیا غلط
مین آئی اور لفظ ابن ادریس کی جگہ شافعی کا لفظ لائی ورنہ الشافعی کتب شافعی سی ظاہر ہی کہ وہ ہرگز اس فعل کی قائل نہ تھی قدیما نہ جدیدا جیسا

نظر کیونکہ امام شافعی امام محمد کی ربیب اور شاگرد ادیب تھی اور شافعی حیّا اور میّتاً تخلیہ او تجلیہ میں اونکی ثناخوان کہ ما رأیت سمیناً
افقه واحفظ من محمد پس معلوم ہوا کہ یہ مناظرہ شیعی ابن ادریس کا ہی محمد کی ساتھ نہ شافعی ابن ادریس کا سیوطی تفسیر مظہری وغیرہ میں ہے
بر تقدیر صحت حکایت مناظرہ کلام موضع تحریف میں ہے کہ وطی ابن مستقل ہوی اور یہ بھی سابق میں مذکور ہوا کہ حرمت وطی فی الدبر کا سبب استقذار ہے
اور یہ دونوں امر یعنی تحریف اور استقذار وطی میں بلیساقین او ر اعتکاف وغیرہ میں منتفی ہین پس شافعی کی حجت کو گنجائش نہین اسی سبب محمد نے سکوت فرمایا
اس مناظرہ ہنوز محل نزاع اور قیاس مع الفارق سی آگاہ نہین ہو بر تقدیر یکہ شافعی غالب آئی لیکن بقول قسطلانی یہ غلبہ در الزام بطریق مناظرہ تہا
نہ یہ کہان ثابت ہوا کہ یہ شافعی کا مذہب ہے سو اسطے کہ اونکی نزدیک تحریم فعل کی حجت اور ہے جو امام محمد کی حجت اور ہی چنانچہ کتاب الام سے معلوم ہوتا ہے
پس قادح دلیل میں محدث نہ ہوئی [illegible] والله اعلم **فائدہ** اہلسنت کو اطلاع ہوی کہ جیسا مالک اور ابن ادریس شیعہ کی قوم میں بعض کما مر ایسا ہے
محمد ابن حسن اور ابو حنیفہ نامی دو شخص اس فرقہ میں ہی کی لسان المیزان میں ہی کہ ابو حنیفہ ناووسیہ کی نسبت ہے اور ایک شخص مکنی بہ ابو حنیفہ [illegible] معتقد
زرارہ ہی کہ جسکا حال کشی میں بروایت ابو بصیر یوں مروی ہے کہ قال قلت لابی عبد الله الذین آمنوا ولم یلبسوا ایمانهم بظلم قال اعاذنا الله
واياك يا ابا بصير من ذلك الظلم ذلك ما ذهب اليه زرارة واصحابه وابو حنيفة واصحابه يعني ابو بصير كہتا ہی میں نی اس آیه کو
امام صادق کی حضور میں پڑہا فرمایا ای ابو بصیر حق تعالی مجکو اور تجکو اس ظلم سی پناہ مین رکہی یہ ظلم زرارہ اور ابو حنیفہ اور ان دونوں کی اتباع
کا مذہب ہے صافی شرح کافی میں ہے کہ مراد اس ابو حنیفہ سی ابو حنیفہ بصری ہی منجملہ قوم بنی عامر فقہ کو خوب جانتا تہا اور اجتہاد کرتا تہا تا اینکہ ایک
روز سید کی مجلس میں حاضر ہوا اور دعوا کیا کہ امام صادق اور آپکی اصحاب افضل ہین جو تہا پڑا خلیفہ کی حکم سی اپنی اتباع کی ساتھ مارا گیا [illegible]
اہلسنت کی جن کتب میں ہے کہ ابو حنیفہ کا ذم آیا یا جسنی اونکو مرجیہ بتایا مراد اوس سی یہی ابو حنیفہ ناووسیہ یا ابو حنیفہ بصری ہے نہ امام ابو حنیفہ [illegible] کی
ہی لی استقصاء الافحام میں جو شہادت خطیب بغدادی اور بارشاد سیدنا غوث الثقلین شیخ عبد القادر جیلانی آپکو خارجی جہمی مرجی بتایا
اسی سبب سی لکہا کہ یا اور غنیۃ الطالبین کی عبارت میں مغالطہ کی لئی بعد لفظ اصحاب ابی حنیفہ کی نعمان ابن ثابت کا لفظ بڑہا یا حالانکہ غنیہ کے نسخ صحیحہ
میں یہ لفظ نہین ہی سیوطی ملا علی قاری نی فقہ اکبر کی شرح میں مخالفت کی دلیل بتائی ہان غسانیہ نی جو امام موصوف کو مرجیہ بتایا باوجود تکذیب صاحب [illegible]
مع تنبیہ السفیہ میں اوسکا منشا باین عبارت مذکور ہے که ومعهذا غسانیه را هم اشتباه واقع شده که ارجای سنت را ارجاع بدعت فهمیده اند ارجا
سنت همین قدر است که اعمال داخل در حقیقت ایمان نیستند نه آنکه شرط نجات هم نیستند و ارجای بدعت که آنرا ارجاع غسانی نیز گویند آنست که
اعمال را بی تاثیر محض دانند لا شرطا ولا شطرا و ارجای سنت که مذهب امام ابو حنیفه است باکی ندارد که مطابق ثقلین است عطف عمل صالح بر ایمان در کتب بسیار
راهم ملزم کردن در کلام ثقلین جابجا واقعست انتهی پس بنا بر این براهین بیان ہدایت عنوانکی جناب کا فراز لی کا اتہام اور ابن قلی کی قلعیا تمام ہوئی استقصاء الافحام
کی تمام اس مبحث شنیع کی رد کو مراعاة اس کلیہ کی کافی اور وافی ہی فاحفظ ذلک واتقنه آئندہ اگر سمانیں مچاتیں [illegible] انکسی کی [illegible] زور [illegible]
جو اسکی جواب میں ہے **قال المجتهد المعزول** ہرگاه شافعی باین حجت غالب آمد بر محمد ابن الحسن بطلان او واضح گشت که او قائل باباحت آن بود
و از کتاب الخصم خود را ملزم و مفحم ساخته **ونحول السدقول** بیان [illegible] سی ہے [illegible] پس ابن ادریس شافعی یا شیعی کا قیاس
مع الفارق ہے اسکی سبب سے کر کتاب الام سے الزام اور افحام ممکن نہین جو علی تقدیر تسلیم [illegible] سی مستنبط ہوتا ہے استفادہ ہوا کہ مفحم یا ملزم کا وہ قائل کا مذ

ہوتا ہے المعترض لا مذہب لہ شا ید فرایا دخاطر رہا اگر کوئی اہلسنت میدان مناظرہ مین آوی اور بمواجہ ملازمان
فرماوی کہ امام زمان کیون روپوش اور خانہ بدوش ہوئی موافق قرارداد قدمای شیعہ تھا کہ یہی فرمائیگا کہ بخوف اعدا و بامید تشیع و
آل عباوہ کہیگا اس ہنگام مین لطف اور اصلح کہان رہا اور باعتراف قوم امامت کیواسطے شجاعت لازم ہی جبانت لازم آئی بصورتین
کہ بیشک ملزم اور مفحم ہو جاییگا تو کیا ملزم اور مفحم کا مذہب لطف و اصلح ہوجائیگا ہو شکی باتین ہیچ ہی اگر ملزم اور مفحم کا مذہب لطف و اصلح
ہوجای مذہب شیعہ کی نسبت ما انقلاب عظیم پیدا آئی کہ شیعہ بسبب سکوت قائل جبانت امام ہوئی اور سنی بسبب التزام بلطف و اصلح
قائل شجاعت امام ٹھہری بل ہذا الا انقلاب المذہب و تبدیلہ ه قدم رکھنا سنبھلکر صحبت مین ندانکی اور زاہد یہان پگڑی اوچھلتی ہے
اسی سبحانہ کہتا ہے قال المجتہد المعزول بعد ازان حاکم گفتہ لعل الشافعی کان یقول ذلک فی القدیم واما فی الجدید فصرح
بالتحریم وبحول اللہ اقول مفاد قول حاکم کا یہ ہی کہ اگر یہ قیاس اور مناظرہ امام شافعی کا صحیح ہو جسکا مودی تحلیل ہے
تو تصریحات شافعیہ اور شافعی کی بھی صحیح ہی جسکا مودی تحریم ہی پس بین القولین تناقض لازم آیا کہ وا الشافعی یقول انہ حلال ویقول انہ
لیس بحلال اور دفعیہ اسکا یہ ہی کہ شاید شافعی کا اس مقدمہ مین دو قول ہو قدیما حلت کی قائل ہوں اور جدیداً حرمت کے
کہ بعد ملاحظہ ادلہ قاطعہ حرمت تحریم کیجانب رجوع لائی پس باوجود تحقق رجعت ملا ومانکی استدلال حلت کیونکر متمشی ہوسکی
مع ان کلمۃ لعل للاحتمال والاحتمال یبطل الاستدلال فکلمۃ لعل یبطل الاستدلال ه چل دور ہوا آگی سی مری باد صبا تو ٭
گل تک نہ کبھی لیگئی پیغام ہمارا ٭ قال المجتہد المعزول مارا غرضی از قدیم وجدید ش نیست اصل غرض بیان قائل بودن
او بحلت ہست خواہ در قدیم باشد وخواہ در جدید وبحول اللہ اقول یہ بات گھر جانی بچونکی سی کہانی ہی کوئی عاقل قول مرجوع
عنہ کو مذہب کہہ سکتا ہی چہ جای استدلال اگر باوجود قول جدید قول قدیم بھی قابل استدلال ہی شیعہ آفت ناگہانی مین گرفتار ہونگے
ہشامین وغیرہ رواۃ شیعہ ظاہر ہی کہ مجسمہ اور فاسد العقیدہ تھی چنانچہ کلینی مین محمد ابن فرج سی مروی ہی کہ قال کتبت
الی ابی الحسن اسألہ عما قال ہشام ابن الحکم فی الجسم وہشام ابن سالم فی الصورۃ فکتب دع حیرۃ الحیران
واستعذ باللہ من الشیطان لیس القول ما قال الہشامان یعنی ابن فرج کہتا ہی کہ مینی ابو الحسن کو لکھا کہ ابن حکم خدا کی لئی جسم ثابت
کرتا ہی اور ابن سالم صورت تجویز کیا کہ حیرۃ حیران کی چھوڑ دی اسکی پناہ چاہ شیطان سی ان دونو ہشاموں کی قول باطل ہین جناب مجلسی
انکی حمایت کو تعلیم مجلس نقل محمد یقہ شیطانیہ مین فرماتی ہین کہ یہ لوگ قبل حضوری خدمت ایمہ فاسد العقیدہ تھی جب انکی خدمت مین
حاضر ہوئی صحیح العقیدہ ہوئی اب یہان وہی فرمائی کہ ما را غرضی از قبل و بعد نیست الخ پہر وہ لوگ جو ملا زمانکی اصل اور بنیاد دین ہین
اسیطرح کہینگے کہ ہمکو آپکی رفض سی کیا کام آپکی اسلاف تو سنی ہوتی آئی اور کذاب کی اولاد ستان خدا ہی کہ بحکم حق بر زبان جاری ہے
اہلسنت کے مذہب کے حقیقت اسی جا سی نکل آئی اللہم انصر من نصر دین محمد واخذل من خذل دین محمد ه وصال یار مقدر مین ہی تو
ہوئیگا ٭ خدا کرے انہی ہجران کہین بلا کہیں قال المجتہد المعزول بار در تفسیر مذکور در بورست اخرج الطحاوی من طریق
اصبغ بن الفرج عن عبد الرحمن بن القاسم قال ما ادرکت احدا اقتدی بہ فی دینی یشک فی انہ حلال یعنی

وطی المرأة فی دبرها ثم قرء نساءکم حرث لکم ثم قال فای شیٔ من هذا **و بحول اللہ قول** معلوم نہین کہ من ہذا
کا متعلق ہی ظاہرا معلوم ہوتا ہی کہ اصح کا لفظ خامہ خطای ختامہ سی رہگیا کیونکہ ملازمان کی ترجمہ مین ای شیٔ ہذا بلفظ
کدام حجت صریحتر خواہد بود مترجم ہی خدا جانی کس مصلحت کیواسطی عمداً یا سہواً ترک متعلق سی بارادہ متعلق ہوا یہ نقصان خاتمہ کا خاتمہ کے
نقصان پر دلیل ہی خبر لیجئی کہ خاتمہ بخیر نہین معلوم ہوتا و بالجملہ بر تقدیر صحت روایت یہ بہی منافی تقریب ملازمان ہی ہو سطر کیا یا
من اول الکلام الی ہذا المقام جو اقلام ہوا کہ جمعاً بین النصوص والاخبار و توفیقاً بقول الجمہور کالا بوا ایسی موقع
مین حرمت کا لفظ مقدر ہی یا فی بمعنی من ہی یعنی فی حرمة وطی المرأة فی دبرہا یاتی وطی المراة من دبرہا اب سوای تجاہل و رجہل یا نافہمی ہل
کی کیا مناقشہ ہی افسوس ع گفتہ گفتہ من شدم بسیار گو۔ از شما یکتن نشد ہمرازجو **قال المجتہد المنصف** دام ظلہ این کلام
واضح ولایح است کہ در زمان عبدالرحمن کسی از مقتدایانش قائل بحرمت آن نبودہ بلکہ اجماعی الوقت بودہ وہم ظاہر میشود
کہ آیۂ کریمہ را نص صریح و حجت واضح بر اباحت آن میدانستہ اند وہمین سنت سنیہ ائمہ سنیہ در ان زمان بودہ **و بحول اللہ**
اقول یہ بر تقدیر صحت منقول اور تقدیر لفظ حرمت یا اخذ فی بمعنی من اسکی اباحت مین اصلا شبک نہین ہان بر تقدیر
عدم تقدیر حرمت اور عدم اخذ فی بمعنی من البتہ اسکی اباحت مین شک بلکہ حرمت کا یقین ہی ائمہ اربعہ او جمہور اہلسنت
اسکی حلت کی قائل نہین لما فی القسطلانی و مذہب احمد والشافعی و مالک وابی حنیفة و صاحبیہ والجمہور
التحریم لورود النہی عن فعلہ و تعاطیہ یعنی چارون امام اور صاحبین امام ابو یوسف بانی اور امام محمد ابن الحسن الشیبانی
اور جمہور اہلسنت اس فعل کو حرام بتاتی ہین اسواسطی کہ اسکی فعل اور تعاطی مین نہی وارد ہی کما مر فی السابق بلکہ بشہادت
استبصار خلاصہ تہذیب اور ارشاد وغیرہ بابلغ وجوہ وضوح واضح ہوا کہ اس فعل کی قائل اور فاعل رفضہ خفضہ اور انکی ائمہ
مفترضہ منقرضہ ہین اگر اوسقدر بیان پر طمانینت اور تسلی نہین ہوتی اپنی کتب فقہیہ ملاحظہ ہوئی فی الشرایع یجوز الاستمتاع
بما عدا القبل فی شرح مدارک اتفق العلماء کافة علی جواز الاستمتاع من الحائض بما فوق السرة وتحت الرکبة
واختلفوا فیما بینہما حلا موضع الدم فذہب اکثر الی جواز الاستمتاع بہ ایضاً وقال السید المرتضی
فی شرح الرسالة لا یحل الاستمتاع بہ الا بما فوق المیزر ومنہ الوطی فی الدبر یعنی سوای قبل اور عضو مین حائض سی تمتع
درست ہی اور اسقدر متفق علیہ ہی اختلاف ماعدای موضع دم مین ہی پس اکثر اسکی استمتاع کو بہی منع نہین کرتی اور سید
مرتضی منع کرتا ہی اور کہتا ہی حلال نہین استمتاع اس موضع کا الا بما فوق المیزر اور اسی قبیل سی ہی وطی فی الدبر یہ چند سطر کے
بعد مدارک مذکور مین مذکور ہی وقد ورد بذلک روایات کثیرة کموثقة عبداللہ ابن بکیر عن بعض اصحابہ عن ابی عبداللہ
قال اذا حاضت المراة فلیأتہا زوجہا حیث شاء ما اتقی موضع الدم یعنی عبداللہ ابن بکیر نے امام جعفر صادق سی روایت کیا کہ آپنی
فرمایا کہ جب عورت حیض کیحالت مین ہووی تو مرد کو اختیار ہی اوسکی جسم مین جہان چاہی وطی کری پر موضع دم یعنی فرج کو بچاوے
وروایة عبدالملک بن عمرو قال سألت اباعبداللہ عما یصاحب المراة الحائض منہا قال کل شیٔ ما عدا

المقبل بعینه یعنی عبد الملک کہتا ہی میں نے امام صادق سے پوچھا کہ مصاحبت زن حائض کی کیسی فرمایا سوائے قبل کی ہر شے
درست ہی و صحیحۃ عمر ابن عبد العزیز قال قلت لابی عبد اللہ ع ما للرجل من الحائض قال ما بین الیتیھا یعنی ابن العزیز
کہتا ہی میں نے امام صادق سے سوال کیا کہ مرد عورت کی حالت حیض میں کیا کرے فرمایا اوسکی ما بین سرین میں وطی کرے انتہی مع الترجمۃ منہ
تحتہا یہ ہیں روایات صحیحہ شیعہ کہ [illegible] کی بنا بر ضرورت تقیہ یا باندیشہ تشنیع امرائے بقیہ اس فعل سے ہوں اور حرکت واگذاشتن کو کرتے
اسکی مجمع علیہا اصحاب ملت بیضا ہی اپنی جانب لیا اور حلت اسکی کہ مفتی بہا ارباب نحلت ہے ضیا ہی اونکی جانب دیا الحمد للہ کہ یہ خدع
اور تزویر اور یہ مکر بے تاثیر فروغ پذیر نہیں ہوا و مکروا ومکر اللہ واللہ خیر الماکرین اب اہلسنت کے نسبت انکی ہرزہ چانگی خوب نہیں اہل التشیع
قسمت سے کرامات [illegible] میں یہ ناخوب اور اس قسم کی دیوانگی معیوب نہیں ؎ تا چند ژاژخائی و بیہودہ درسرائی [illegible] ترک [illegible]
ترکی تمام شد قال المجتہد المعزول فالآن حصحص الحق ولاح ۞ واتضح حق الاتضاح ۞ ان قدماءھم کانوا
یقولون بانہ مباح ۞ فیا ایھا المنصف اطف المصباح ۞ فقد طلع الصباح وبحول اللہ اقول معناہ
علی حقیقۃ ما عناہ فالآن حصحص الحق ولاح ۞ ان الاتیان فی الادبار عند اھل التدلیس حلال مباح ۞
واتضح حق الاتضاح ۞ انہ لدی اھل التدلیس حلال کالنکاح ۞ فان قدماءھم جمھور المجتہدین من المحدثین
سرا کانوا قالوا وکان یقول انہ لا باس بہ بل ھو مباح ۞ فیا ایھا المنصف الخایض فیما مضی والفایض
[illegible] اما من روایات الفریقین و درایات الطریقین بالایضاح ۞ اطف مصباح الزور الذی [illegible] الادبار واباح ۞ فقد
طلع فجر المنور الذی [illegible] فی ضوء النہار وضحوۃ الصباح ۞ ھھنا قد تم رد السہم الثاقب للمجتہد
الغاوی الذاہب المسمی بالقبقاب لآل الکذاب فالحمد للہ فی الصباح والرواح ؎ للہ الحمد کہ مرکا بی لگی محنت میری کی طی ہوئی
آجکی منزل میں مسافت میری ۞ اب احباب دین اور ارباب یقین پر واضح ہو کہ ہنگام صیرورت انکی مفتاق ملازمانکی
یہ پریشان اوراق ہاتھ آئی پر وارو ہی درست ہوا رجواب نے انتظام پائی اسقدر بھی سد ضلال ضال کو کافی ہی
رد مقال الخیال کو وافی اگر اس مقدار ناگزیر سے زیادہ اتفاق تحریر اور انطلاق تقریر کا ہوتا لا جرم اور ناگزیر ؎
اور تو کیا کہوں بس جان [illegible] جاتی پھر پاتی صورت بھی سیکو نہ نظر آتی پھر ۞ برادران دینی اور اخوان یقینی کو لازم ہے
کہ ابلہ فریبونکی گفتار میں نہ آویں اور انکی لنبی چوڑی جبتی دستار پر نہ جاویں کہ صلاح ظاہر فی فلاح باطن دلیل ضلال ہے
بلکہ خود اوسکی ضلالت پر دال ولا احسن من قال شہادۃ لھذا المقال ؎ زر سے گل کا خدنگ تر ہو نہیں جاتا ۞
ہر قطرۂ ناچیز گہر ہو نہیں جاتا ۞ قلعی سے کبھی آئینہ قمر ہو نہیں جاتا ۞ مس پر جو ملمع ہو تو زر ہو نہیں جاتا ۞ جس پاس
عصا ہوا و سے موسی نہیں کہتے ۞ ہر ہاتھ کو عاقل ید بیضا نہیں کہتے ۞ ہذا آخر دعوانا ان دعوانا ربنا اخرجنا
من ہذہ القریۃ الظالم اھلہا واجعل لنا من لدنک ولیا واجعل لنا من لدنک نصیرا و ھو الھادی
بیدہ ازمۃ مخاتم الامور والمبادی ۞

استفتای فرقهٔ ضاله وافتای صاحب رساله

کیا فرماتے ہیں علمای اہلسنت اس مقدمہ مین کہ حدیث من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللہم وال من والاہ وعاد من عاداہ
کہ مروی ہے ... جماعۂ کثیر بشان جناب امیر ہی اور بحکم اینکہ مولے بمعنی اولی بالتصرف ہی آپکی خلافت بلافصل کیجانب مشیر ہیں
... کیون اس خلافت بلافصل کے منکر ہین بینوا توجروا ھو المصوب حدیث مذکور مین مولی بمعنی محب ہے
... موال من والاہ وعاد من عاداہ بمعنی متصرف تا مضمون خلاف ... مروی ہو الا اولا یکتین مستقل تکرار
... مین لازم آیگا کیونکہ لفظ بعدی کے ساتھہ یہ فقرہ مقید نہین اور معہذا مولی بمعنی اولی کلام عرب مین غیر موجود ہی
... النقل اور حق یہ ہی کہ حدیث مذکور مین خلافت بلافصل یا بفصل کا اصلا ذکر نہین نہ سنی کیطور پر نہ شیعہ کے طور پر بیان اول کا
... جناب حسن مثنی ابن جناب حسن مجتبی سی روایت کیا کہ اگر یہی حدیث مین خلافت مراد ہوتی یون ارشاد ہوتا ایہا الناس
... بعدی والقائم علیکم بعدی فاسمعوا لہ واطیعوا اور بیان ثانی کا یہ ہی کہ کتاب جمن المومنین
... ہی کہ کلینی وابن بابویہ وشیخ طوسی وشیخ مفید واکثر محدثین خاصہ وعامہ باسانید معتبرہ از امام زین العابدین وامام باقر
... سلام وغیر ایشان بروایت کردہ اند کہ چون مرض پیغمبر صلعم شدت نمود جناب امیر المومنین و عباس عم خود را طلب فرمود
... روز ... حضرت پر از اصحاب مہاجر وانصار بود سر مبارک در دامن علی گذارد و عباس پیش روی حضرت ایستادہ بود و باشتیان
... بارش ... نمود پس آنجناب دیدہ کشود و فرمود ای عم ... ایام شاہ مصطفی راہ عدم گیرد رہ
... ماتم و غم گیرد از این دنیای فانی رو نہد بر گلشن باقی جہان جاودان اسر بسر تکیف و کم گیرد بر رسول کاسد دنیا
... مکان قدر چو سروش بر لب جوی ارم گیرد قبول ارث من کن ای عم و وز غم مرا برہان عمو باید برادر زادہ را از
از غم و ... گیرد ... گفت عباس ای پیمبر کو توانائی کہ این کاسیہ خود بر گردن این کوہ الم گیرد سزد شاہنشہی فرماندہی ہیچو
... کند ... باشد آنرا او در کف جام جم گیرد محمد را سر او است حیدر جانشین باشد وصی مصطفی باید کہ صد چون من خدم گیرد
... علی برجای پیغمبر ہمان ماند کہ شبنم بی تکلف جای یم گیرد انتہی بعبارتہ پس اس کلام سے صاف ہویدا ہی کہ جناب
امیر ... خلافت مصیبت تھی جو جای بلافصل بفصل والاجناب خیر الناس حضرت عباس پر وراثت اور خلافت کو کیون عرض فرماتی اور
حضرت عباس جناب خیر الناس کو لیاقت جناب امیر کی کیون جتاتے فافہم ولاتکن من المشاغبین ہی یہ بات کہ اہلسنت کو قوم امیہ اور بکری بتایا
... اپنی رای فاسد ... تقلید مجتہد قمقام ہی کہ طعن الرماح وغیرہ مین اہلسنت کو تعریضا باین القاب یاد فرماتی ہین حالانکہ اسمعیلیہ و قرامطیہ وغیرہ
... امیہ ایک فرقہ ہی کہ معراج کا منکر ہی اور جناب مرتضوی کی شراکت نبوت پر مصر اور جناب ابو الکلب بر ادر مجتہد عظم مطلم کا مدار تفسیر
... اعداد پر ہی کہ نیک اور بد کو تطبیق عدد کی سبب برابر گنتی ہین جیسا کہ علی بد اکبری اور حیدر جی ہمعدد ہی جو تعریض
... یہان محروم ہی واللہ اعلم بالصواب از نتایج طبع مولف رسالہ بتوفیق خداوند یکانہ چو شد تالیف
... گفت تاریخش کہ دیدہ چنین قسم ہاب بہر آن کذاب از نتایج ... بعض اسرار ... سپاہی بدین ... شد
... رکاب النظر سیراب مضمون خوش ... کما البصر ... غیرا منتخب ... تاریخ

٤١٨٩٢

Date	No.	Date	No.